

# طلسمانی دنیا

ماہنامہ

ایک طلسم خاص

جولائی ۲۰۰۶ء دیوبند

خوشحالی کے طریقے

تسخیر خلائق کا بے مثال عمل

دانش عامری

RS. 20/-





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پاکستان سے  
زر تعاون سالانہ 6 سو روپے انڈین  
غیر ممالک سے  
سالانہ زر تعاون 12 سو روپے انڈین  
لائف ممبری ہندوستان میں  
7 ہزار روپے  
لائف ممبری پاکستان میں  
15 ہزار روپے انڈین  
لائف ممبری غیر ممالک سے  
25 ہزار روپے انڈین

# ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

جلد نمبر ۱۳  
شمارہ نمبر ۷  
جولائی ۲۰۰۶ء  
سالانہ زر تعاون ۲۴۰ روپے سادہ  
ڈاک سے  
چار سو روپے رجسٹرڈ ڈاک سے  
فی شمارہ ۲۰ روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے  
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

آفس ہاشمی روحانی مرکز  
فون (01336) 223377

پوسٹنگ منجر:  
ابوسفیان عثمانی  
فون (01336) 224455  
موبائل 09359210273

ایڈیٹر  
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند  
فون نمبر (01336) 224748  
موبائل 09358002992

اطلاع عام  
اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی  
دریافت ہے اس کے کسی کلمی یا جزدی مضمون کو شائع کرنے سے  
پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس  
رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ ماہنامہ  
طلسماتی دنیا کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے  
ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے، خلاف ورزی  
کرنی والے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

TILISMATI DUNYA (Monthly)  
HASHMI ROOHANI MARKAZ  
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

کپڑنگ  
(عمر الہی، راشد قیصر)  
ہاشمی کمپیوٹر  
محلہ ابوالعالی، دیوبند  
فون: 223377

بینک ڈرافٹ صرف  
"TILISMATI DUNYA"  
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ  
بحرین قانون اور ملک کے غداروں  
سے اعلان بے زاری کرتے ہیں

انتباہ  
طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی  
سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو  
ہوگا۔

(منیجر)

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز  
محلہ ابوالعالی دیوبند 247554

پرنٹر پبلشر حسن احمد صدیقی نے شعیب آفیسٹ پریس دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالعالی دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Hasan Ahmed Siddiqui Shoaib Offset Press Delhi  
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband U. P.

# کیا اور کمال

اسماء رحمۃ للعالمین ۱۵	علاج بالقرآن ۱۳	ذرا سوچئے ۱۱	مختلف پھولوں کی خوشبو ۶	اداریہ ۵
مخزن العجائب ۲۳	روحانی ڈاک ۲۳	فالنامہ کلیم الارقامی ۲۲	تفسیر سورہ رحمن ۱۹	پتھروں کی خصوصیات ۱۸
اعداد کا جادو ۵۹	کرشمات جفر ۵۸	علم الاعداد ۵۷	چہرے کو پڑھنے کافن ۲۹	سیکولرزم کے بغیر جمہوریت ناممکن ۲۸
عجیب و غریب داستان ۷۲	دستخط بولتے ہیں ۶۹	حضرت انسان ۶۵	صرف سوچئے نہیں عمل بھی کیجئے ۶۳	زبان ۶۱
خبرنامہ ۹۸	انسان اور شیطان کی کشمکش ۸۹	پاکیزگی اور صحت ۸۷	اذان بتکدہ ۸۰	



اداریہ

# موت العالم موت العالم

بقلم خاص

یہ بات مشہور عام ہے کہ جب کسی عالم کی وفات ہوتی ہے تو ایک انسان نہیں بلکہ ایک جہاں اور ایک عالم رخصت ہو جاتا ہے اور عالم کی وفات درحقیقت ایک عالم کی وفات ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ایک عالم دین کے گزر جانے سے ایک دنیا کا نقصان ہوتا ہے اور وہ فوائد ختم ہو جاتے ہیں جو عالم دین کی ذات سے وابستہ ہوتے ہیں۔

اس حقیقت کا انکار کون کر سکتا ہے کہ عالم دین کا وجود ایک ہمہ گیر وجود ہے۔ ایک عالم کی موت ایک عالم کی موت ہے، ایک عالم کی حیات ایک عالم کی حیات ہے۔ ایک عالم کے علم کی خوشبو سے ایک عالم معطر ہوتا ہے اور ایک عالم کے علم کی روشنی ایک عالم کو منور کرتی ہے۔ اس حساب سے اگر یہ کہا جائے کہ علماء کا وجود مسعود تمام عالم کیلئے زبردست اہمیت رکھتا ہے اور علماء دین ہی اس کائنات کی روح رواں ہیں تو قطعاً غلط نہیں ہوگا۔ علماء کی ذات سے ہزاروں لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ ہزاروں لوگ علماء کے علم سے ان کے فہم سے، ان کے مشوروں سے اور ان کی عالمانہ رہنمائی سے استفادہ کرتے ہیں اسی لئے جب عالم کا وصال ہو جاتا ہے تو ایک دنیا سو گوار ہو جاتی ہے اور ایک عالم میں درد و غم کے اندھیرے بکھر جاتے ہیں۔ لیکن یہ تصویر کا صرف ایک رخ ہے تصویر کا دوسرا رخ یہ بھی ہے کہ اگر عالم بگڑ جائے تو ایک عالم بگڑ جاتا ہے۔ اگر ایک عالم میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے تو ایک عالم خراب ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی ایک شخص بگڑ جاتا ہے تو اس کا بگاڑ صرف اس کی ذات تک محدود رہتا ہے لیکن اگر کوئی عالم بگڑ جائے تو ایک قوم بگڑتی ہے اور عالم کے بگاڑ سے عالم بگڑتے ہیں اور علماء کی خرابی ایک کائنات کو خراب کر دیتی ہے۔

امام ابوحنیفہؒ نے جب کسی لڑکے کو یہ نصیحت کی تھی کہ ذرا سنبھل کر چلو تم پھسل جاؤ گے تو لڑکے نے جواب دیا تھا۔ امام عالی! میری فکر نہ کریں میں اگر پھلسا تو تنہا ہی پھسلوں گا اگر آپ پھسل گئے تو ایک قوم پھسل جائے گی۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ علماء دین کی ذمہ داری کس قدر ہے اور انہیں کس قدر محتاط ہو کر زندگی گزارنی چاہئے۔ جب ایک عالم کی موت ہوتی ہے تو ایک عالم کی روحانی اور اخلاقی موت سے ایک عالم کی روحانی اور اخلاقی موت واقع ہو جاتی ہے۔

علماء کو چاہئے کہ وہ اپنی رفتار اپنی گفتار اور اپنے کردار پر بار بار نظر ثانی کرتے رہیں اور اس دنیا میں پھونک پھونک کر قدم رکھیں۔ ان کی ایک ادائے غلط ایک خلقت کو غلطیوں میں مبتلا کر سکتی ہے آج مسلم قوم میں جو بگاڑ پیدا ہو رہا ہے خدا نخواستہ وہ علماء کی غفلت یا دنیاداری کا نتیجہ تو نہیں ہے؟ تمام علماء کو یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے کہ اگر کوئی ایک عالم بے حس ہو گیا تو سمجھ لیجئے ایک عالم بے حس ہو گیا کیونکہ ایک عالم کی بے حس ہزاروں لاکھوں انسانوں کو بے حس، مردہ اور بے ضمیر بنا دیتی ہے۔





# مختلف بصورتوں

- اگر ایک پیارا دوست سو بار روٹھ جائے تو اسے سو بار منالو کیونکہ موتیوں کی مالا جتنی بار ٹوٹی ہے اتنی بار موتی چن لیے جاتے ہیں۔
- خدا کے بعد تمہارا بہترین ساتھی تمہارا اعتماد ہے۔

## علم کا دروازہ

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے پاس ایک دن تین تاجر ۱۱ اونٹوں کے ساتھ حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ ”امیر المؤمنینؓ یہ اونٹ ہماری مشترکہ ملکیت ہیں مگر مسئلہ یہ ہے کہ ایک تاجر کا اس میں آدھا حصہ ہے دوسرے کا تیسرا اور تیسرے کا نوواں حصہ ہے۔ ہم انہیں کیسے آپس میں تقسیم کریں کہ ہمارا حصہ مل جائے۔“

حضرت علی کرم اللہ وجہہ مسکرائے اور فوراً اپنی طرف سے ایک اونٹ سترہ اونٹوں میں شامل کر دیا۔ اس طرح ان کی تعداد ۱۸ ہو گئی۔ اب آپؓ نے فرمایا۔ ”جس تاجر کا اس میں آدھا حصہ ہے وہ ۹ اونٹ لے لے اور جس تاجر کا تیسرا حصہ ہے وہ ۶ اونٹ لے لے اور جس تاجر کا نوواں حصہ ہے وہ ۲ اونٹ لے لے، اس طرح ۱۱ اونٹ بھی پورے ہو گئے اور تاجروں کو ان کا مطلوبہ حصہ بھی مل گیا پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنا دیا ہوا اونٹ واپس لے لیا۔

## خوبصورت جذبے

- زندگی کی بساط پر وہ لوگ قابل تحسین ہیں جو دوسروں کی خطائیں معاف کر دیتے ہیں لیکن قابل پرستش ہیں وہ لوگ جو خطائیں معاف کر کے ان کو گلے لگا لیتے ہیں۔
- شکستہ قبروں پر غور کرو کیسی کیسی صورتیں مٹی ہو رہی ہیں۔

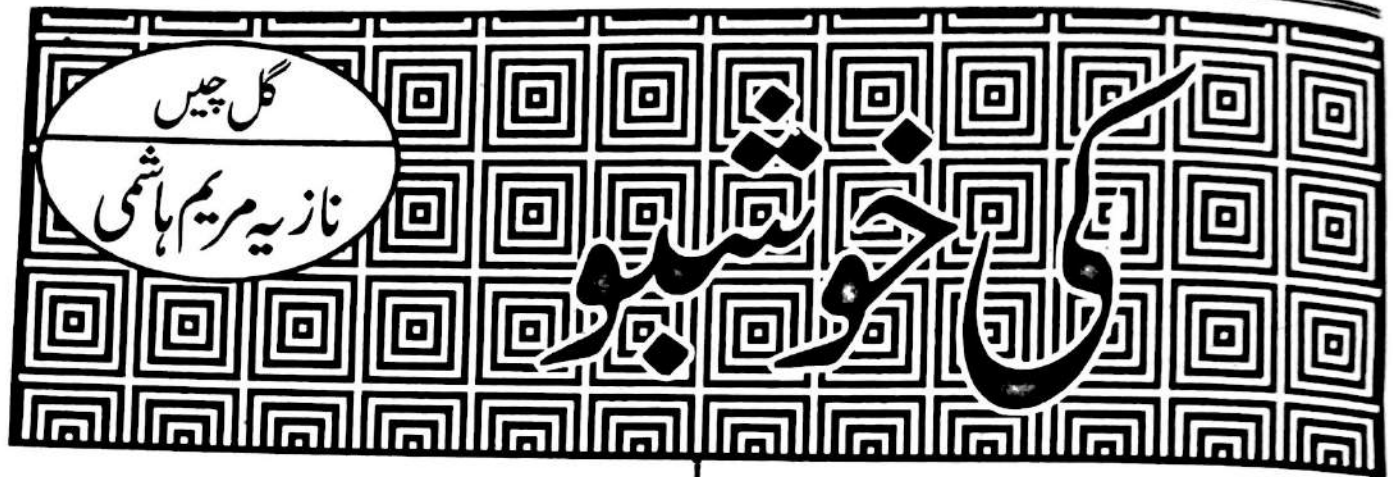
## ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

- اگر ننھے بچوں کو ماں کا دودھ نہ پلایا جا رہا ہوتا، بوڑھے لوگ عبادت میں نہ جھکے ہوتے اور چھوٹے جانور میدان میں چر نہ رہے ہوتے تو یقیناً تم پر سخت عذاب نازل ہوتا۔
- اگر تمہیں قسمت سے پار ساعورت ملے تو سمجھو کہ ساری سورتیں تمہارے لئے ہیں۔
- جو شخص ایک لڑکی کی پرورش کرتا ہو وہ جنت میں جائے گا
- اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم اپنے اہل و عیال کو نظر انداز کر دو۔
- راستے سے غلاظت دور کرنا صدقہ ہے۔
- اگر تم میں کوئی شخص اپنے بچے کو ظلم و ضبط کی تعلیم دیتا ہے تو یہ اس کے لئے اس کام سے بہتر ہے کہ وہ خیرات کرے۔
- تین لعنتوں سے بچو۔ پانی کی گزرگاہ اور ذخیرے، عام راستے اور درختوں کے سائے میں قہائے حاجت کرنے سے۔

## مہکتے ہوئے لفظ

- اعتماد ایک روح کی طرح ہوتا ہے جو ایک دفعہ چلا جائے تو واپس نہیں آتا۔
- جو لوگ چپ چاپ سب کو برداشت کر لیتے ہیں ان کے بارے میں طے ہے کہ ان کا دل زخم خوردہ ہے۔
- انسان کو سورج کی طرح شفیق، دریا کی طرح خنکی اور زمین کی طرح نرم ہونا چاہئے۔





● کسی دانا کا قول ہے کہ جس کا آج گزرے ہوئے کل سے اچھا نہیں وہ خسارے میں ہے تو کیوں نہ ہم کل کی طرف لوٹ جائیں آج کو بنانے کے لئے۔

### شمع فروزاں

● کوئی شیشہ انسان کی اتنی حقیقی تصویر پیش نہیں کر سکتا جتنی اس کی بات چیت۔ (ہنریس جنس)  
● گفتگو ختم کرنے کا وقت وہ ہوتا ہے جب دوسرے کچھ کہے بغیر اثبات میں سر ہلارے ہوں۔ (ہاپکنز)  
● نگی سے نگی بات کی تائید کے لئے بھی کوئی نہ کوئی حمایتی نکل ہی آتا ہے۔ (گولڈ اسمتھ)

● جو بات معلوم نہ ہو اسکے اظہار میں شرم نہ کرنی چاہئے۔ (ارسطو)  
● اچھی بات چاہے کسی نے کہی ہو وہ اچھی ہے۔ اچھے غور سے سنو۔ (بقراط)

● سچ بات کہنے کی عادت ڈالو چاہے وہ کتنی ہی کڑوی ہو، سچ سننے کی عادت ڈالو چاہے وہ تمہارے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ (حکیم محمد سعید)

### رہنما باتیں

● جو لوگ معمولی معمولی باتوں پر روٹھ جائیں ان سے بہتر ہے کسی بچے سے دوستی کر لیں۔  
● ہم انصاف کو تو بے حد پسند کرتے ہیں مگر انصاف کرنے والوں کو بہت کم۔  
● بہت زیادہ بولنے والے کی بہت کم باتیں لوگوں کو یاد رہتی ہیں۔

● محبت اس کائنات کا سب سے خوبصورت جذبہ ہے۔  
● محبت انسانیت کا دوسرا نام ہے۔

### انمول موتی

● انسان ہو کر ایسے کام نہ کرو جس سے انسانیت رسوا ہو۔  
● دلوں کو فتح تکوار سے نہیں، عمل سے کیا جاتا ہے۔  
● اپنے کردار کو اتنا بلند کرو کہ لوگ تمہاری مثالیں دینے لگیں۔  
● کسی کو ناراض کرنا بہت آسان ہے لیکن منانا بہت مشکل ہے۔  
● اپنا راز کسی کو بتا کر اس کو پوشیدہ رکھنے کی درخواست کرنے کے بجائے اسے نہ بتانا ہی بہتر ہے۔  
● زبان کی طاقت ہتھیاروں کی طاقت سے کئی گنا خطرناک ہوتی ہے۔  
● کتنی حسین ہے وہ سادگی جو عیش و آرام سے زیادہ پرکشش ہوتی ہے۔  
● اپنے دوست کو محبت دو مگر راز نہ دو۔ انسان پہاڑ پر سے گر کر تو سنبھل سکتا ہے لیکن کسی کی نظر سے گر کر نہیں۔

### کل اور آج

● کل تک کا مرد اپنی بہن بیوی ماں اور بیٹی کے خیال سے کسی کی طرف نگاہ نہیں اٹھاتا تھا آج نظر کے دیکھنے کو وہ گناہ سمجھتا ہی نہیں۔  
● کل تک مسلمانوں کے لئے اس کے دشمنوں کے ہتھیار نیزہ، اور تکوار تھے آج ڈش کیبل اور وی سی آر ہیں۔



## خوشبو باتوں کی بہت دور تک

- منزل تک پہنچنے کے لئے راستے کا انتخاب ضروری ہے۔
- جو استادوں کی قدر نہیں کرتے کامیابی نہیں پاتے۔
- گناہ کے مضر اثرات سب سے پہلے دل پر اثر انداز ہوتے ہیں
- اگر دل خراب ہو تو سب کچھ خراب ہے۔
- حاسد کبھی تم کو اپنی آنکھوں کے سامنے ترقی کرتا نہیں دیکھ سکتا۔
- شیطان کو اس بات کا سخت خطرہ ہے کہ کہیں تمہیں کہیں سے حق کی بات نمل جائے۔
- زندگی میں کچھ بننے کے لئے سخت محنت کی ضرورت ہے۔
- بار بار غصہ مت کرو بلکہ غصہ کی وجوہات بہتر طریقے سے ختم کرو۔
- شرارتی لوگوں پر شیر کی آنکھ رکھو کیونکہ یہ تمہاری عزت، مال اور کردار کے ساتھ کھیلنے کے شوقین ہیں۔
- ایک وقت میں ایک راستے کی پیروی کر کے کئی منزلیں عبور کی جاسکتی ہیں مگر ایک وقت میں کئی راستوں کی پیروی کر کے ایک منزل بھی عبور نہیں کی جاسکتی۔

- ہم دولت سے ہم نشیں حاصل کر سکتے ہیں، دوست نہیں۔
- ہم دولت سے نرم بستر حاصل کر سکتے ہیں، نیند نہیں۔
- ہم دولت سے غذا حاصل کر سکتے ہیں، اشتہا نہیں۔
- ہم دولت سے کتابیں حاصل کر سکتے ہیں، علم نہیں۔

- دل آزاری سب سے بڑی معصیت ہے۔
- نیکی کا آغاز مشکل اور انجام خوش آئند ہے۔ بدی کی ابتدا لذیذ اور انجام تلخ ہے۔

## فکر و نظر

- کوئی تم سے بے اعتنائی برتے تو جواباً تم اس سے محبت سے پیش آؤ اور اسے روئے کی مٹھاس سے شرمندہ کرو۔
- بے رخی، بے اعتنائی، بے اعتباری کہنے کو تو یہ صرف تین لفظ ہیں لیکن ان میں ان دیکھی قیامتیں چھپی ہوئی ہیں۔
- جسم پر لگنے والے زخم اتنے نہیں رستے جتنے کہ روح پر چر کے

- وقت سے پہلے کبھی اپنے ارادے کا اظہار نہ کرو۔
- بہترین کی امید رکھو اور بذترین کے لئے تیار رہو۔
- جو شخص اپنے غلوں کی قسم کھائے اس پر کبھی اعتبار نہ کرو۔
- ہمیں کل کی کچھ خبر نہیں ہمارا کام آج خوش رہنا ہے۔
- آنسو غم کو مایوسی بننے سے روکتے ہیں۔

● یہ نمکین پانی کے چند قطرے جن کو ہم لوگ آنسو کہتے ہیں اپنے اندر غم اور خوشی دونوں سمیٹے ہوئے ہیں۔ غم کے موقع پر آنسو ٹپکنا ایک عام سی بات ہے کیونکہ آنسو ہی غم کا اظہار ہیں اور آنسو ہی غم میں انسان کا ساتھ دیتے ہیں مگر بہت زیادہ خوشی ملنے پر بھی آنسو ٹپک پڑتے ہیں۔ وہ آنسو خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔

آنسو بھی پھولوں کی مانند ہیں جو غم اور خوشی دونوں ہی میں انسان کا ساتھ دیتے ہیں یہ مختلف انداز میں آنکھوں سے بہتے ہیں، کسی کے نکھڑنے پر، کسی کی جدائی پر یا کسی کے اچانک مل جانے پر یہ آنسو موتیوں کی طرح ہماری آنکھوں سے بہنے لگتے ہیں۔

جسے لے گئی ہے ہوا ابھی وہ ورق تھا دل کی کتاب کہیں آنسوؤں سے مٹا ہوا کہیں آنسوؤں سے لکھا ہوا

## چراغِ راہ

- زندگی کے ہر غم کو پہلا غم سمجھ کر برداشت کر لینا چاہئے۔
- جن میں پھول کبھی بھی پیدا نہیں ہو سکتے جب تک کہ کانٹے پیدا نہ ہوں۔

- کسی پر نکتہ چینی کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانک لو۔
- آسمان پر نظر ضرور رکھو مگر یہ نہ بھولو کہ پاؤں زمین پر ہی رکھے جاتے ہیں۔

- نصیحت اگرچہ ناخوشگوار ہوتی ہے لیکن اس کا انجام خوشگوار ہوتا ہے۔

- زندگی اتنی خوبصورت ہے جتنا ہمارا اعتماد۔
- دوسروں کے مال طمع نہ کرنا بھی دراصل سخاوت ہے۔
- خوش کلامی ایک ایسا پھول ہے جو کبھی نہیں مرجھاتا۔
- بری محبت سے تنہائی بہتر ہے۔
- کسی کی بے بسی پر کبھی خوشی نہ مناؤ۔



تکے ہیں تو وہ فگار ہو جاتی ہے۔

● اگر تم دنیا میں کسی کو اپنی ذات سے خوشی نہیں دے سکتے تو اسے دکھ کا ذریعہ بھی مت بناؤ۔

● نفرت کا بیج بڑھ کر تناور درخت کی شکل اختیار کر لیتا ہے لیکن محبت کی ایک میٹھی پھوار اس کو بھسم کر دیتی ہے۔

● اکثر لوگ زندگی کی کتاب پڑھنا شروع کر دیتے ہیں بغیر اس کے کہ انہوں نے زندگی کی زبان سیکھی ہو۔

● وہ انسان نہیں بلکہ زمین پر ایک داغ ہے۔ جو سکھ چین میں ساتھ دے اور دکھ میں دامن کھینچ لے۔

## راہِ عمل

● پھل بھی اس کو ملتا ہے جو کچھ پانے کی کوشش کرتا ہے۔

● خالی بہادری نقصان دہ ہے۔ انسان میں عقل اور حکمت بھی ہونی چاہئے۔

● دھوکے باز ساری مخلوق کو دھوکا دے سکتا ہے لیکن اپنے ضمیر کو نہیں۔

● دعوے تھوڑے اور عمل زیادہ کرو کا میاب ہو جاؤ گے۔

● یہ اللہ تعالیٰ ہی کی صفت ہے کہ جو اپنے ناشکروں کو بھی کھلا رہا ہے اور صالحین کو بھی۔

● خدا لفظی عبادت سے نہیں عمل سے ملتا ہے۔

## منتخب اشعار

ایک حادثے میں بن گیا اخبار کی خبر  
خبریں جمع جو کرتا تھا اخبار کے لئے

یہ زندگی بھی کیا ہے کہ آئے چلے گئے  
وہ زندگی جیو کہ زمانہ مثال دے

مقتول سے کچھ یوں بھی پریشان ہے قاتل  
نیزے پہ ہے سر، سر پہ ہے دستار ابھی تک

جہاں میں ایسے بھی کچھ انقلاب آتے ہیں  
سوال کچھ نہیں ہوتے جواب آتے ہیں

یہ منظر بھی عجب حیرت زدہ ہے  
میرا دشمن میرے فن پہ فدا ہے

بیچ دیتا ہے جو مطلب کے لئے اپنا ضمیر  
وہ کبھی قوم کا سردار نہیں ہو سکتا

## اقوال زریں

● مومن کو چاہئے اپنے آپ کو ذلیل نہ کرے جو کام طاقت سے باہر ہو اس میں ہاتھ نہ ڈالے۔

(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

● عورت میں گھمنڈ حسن کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس کی نیکی اس کے مداح پیدا کرتے ہیں اور اس کی وفا اسے دیوتائی صورت میں نمایاں کر دیتی ہے۔ (ولیم شیکسپیر)

● جو کوئی ایسا دوست تلاش کرے گا جس میں کوئی عیب نہ ہو وہ ہمیشہ دوست سے محروم رہے گا۔ (کے خسرو)

## ماں

● ماں کی خدمت اپنے اوپر لازم کر لے کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔ (حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

● میری محفوظ ترین پناہ گاہ میری ماں کی آغوش ہے۔ (ابن جوزی)

● دنیا میں ماں سے زیادہ ہمدرد ہستی کوئی ہے ہی نہیں۔

(خلیل جبران)

● جس کی ماں مرجائے وہ اس کائنات کا مفلس ترین آدمی ہے۔

(گوئے)

● اگر میری ماں مجھ سے جدا کر دی جائے تو میں پاگل ہو جاؤں۔

(فردوسی)

● اس بات سے ہر وقت بچنے کی کوشش کرو کہ ماں نفرت کرے یا بددعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ (بوعلی سینا)

● اگر کوئی اس حقیقت کو جان لے کہ ماں اس دنیا میں سب سے زیادہ مہربان ہستی ہے تو وہ کبھی بھی ماں کی نافرمانی کا تصور بھی نہ کرے۔

جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں رونے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یاد میں جو آنسو گرتے ہیں حق تعالیٰ کے نزدیک ان آنسوؤں کی قدر شہیدوں کے خون کے برابر ہے۔

## کام کی باتیں

- زندگی میں وہ راہیں اپناؤ جہاں سے کچھ حاصل کر سکو۔
- دوست ہزار بھی کم ہیں، دشمن ایک بھی زیادہ ہے۔
- اس خوشی سے دور رہو جو کل غم بن کر دکھ دے۔
- محبت کرنا اور محبت کو کھودنا محبت نہ کرنے سے بہتر ہے۔
- عقل مند کہتا ہے۔ ”میں کچھ نہیں جانتا۔“ مگر بے وقوف کہتا ہے ”میں سب کچھ جانتا ہوں۔“
- جو اپنے محسن کا ناشکرا ہے وہ اپنے اللہ تعالیٰ کا ناشکرا ہے۔
- کسی کا دل نہ دکھاؤ۔ ہو سکتا ہے اس کے آنسو تمہارے لئے سزا بن جائیں۔

## مہکتی کلیاں

- تمہارا راز تمہارا قیدی ہے لیکن افشاء ہونے کے بعد تم اس کے قیدی بن جاؤ گے۔
- بد قسمتی بہتان ہے جو کالوں کی طرف سے خدا پر لگایا جاتا ہے۔
- جس شخص کے انجام کا تمہیں پتہ نہ ہو اس کے بارے میں حتمی فیصلہ نہ کرو۔
- سردی کی شدت میں وہ چھن نہیں جو دوستوں کی بے رخی میں ہے۔
- بات الفاظ کی نہیں لہجہ کی ہوتی ہے۔
- جب کسی کو چاہو تو اپنے دل کو جھوٹ، فریب اور شکوک و شبہات سے پاک رکھو۔



- بچے کے لئے سب سے اچھی جگہ ماں کا دل ہے خواہ بچے کی عمر کتنی ہی ہو چکی ہو (شیکسپیر)
- ماں محبت کا عظیم پیکر ہے۔ (حضرت ابن عباسؓ)

## باتوں سے خوشبو آئے

- اگر کچھ پانے کی تمنا ہے تو کھونے کا تصور پہلے سے ذہن میں رکھو۔
- بعض رشتوں کو برقرار رکھنا نکلے توڑ دینے سے زیادہ اذیت ناک ہوتا ہے۔
- خوشی انسان کو اتنا نہیں سکھاتی جتنا غم سکھاتا ہے۔
- مسلسل محنت کرو کیونکہ پانی ایک جگہ مسلسل گرتا ہے تو پتھر میں بھی سوراخ ہو جاتا ہے۔
- صورت بغیر سیرت کے ایسا پھول ہے، جس میں کانٹے زیادہ ہوں، مگر خوشبو نہ ہو۔
- دوست کا ظلم دشمن کے کرم سے بہتر ہے۔

## موتی سمجھ کر شان کریں نے چن لئے.....

- (۱) حضرت یزید رقاشیؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص اپنے گناہوں پر روتا ہے تو اس کے (پاس رہنے والے اس کی حفاظت کرنے والے اس کے اعمال لکھنے والے) فرشتے اس کے گناہ کو بھول جاتے ہیں۔
- (۲) حضرت زاذانؓ فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جو جہنم کے خوف سے رویا اللہ اس کو جہنم سے پناہ دیتے ہیں اور جو جنت کے شوق سے رویا اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کریں گے۔
- (۳) حضرت مالک بن دینارؓ فرماتے ہیں کہ بندے کا گناہوں پر رونا اس کے گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح ہوا خشک پتوں کو درختوں سے جھاڑ دیتی ہے۔
- (۴) حضرت کعبؓ فرماتے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اگر میں اللہ کے خوف سے روؤں اور آنسو میرے رخسار پر بہنے لگیں، یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کروں۔
- (۵) مولانا عارف رومیؒ فرماتے ہیں کہ وہ آنکھیں بڑی مبارک ہیں



# ذرا سوچئے

اسلامی جنتی میں اگلا مہینہ رجب کا کہلاتا ہے۔ ہندوستان میں اس کی خاص شہرت اس بنا پر ہے کہ اسی مہینہ کی چھٹی تاریخ کو یہاں کے ایک مشہور ولی خواجہ معین الدین حسن چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اس دار فانی سے رحلت فرمائی تھی۔ اور اسی مہینہ کے ابتدائی عشرہ میں ان کا عرس بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ عرس کے موقع پر جو بہت سی مخالف شرع ریسیں انجام دی جاتی ہیں، ان پر بے شبہ ماتم کیجئے کہ آج کوئی بھی اسلامی شعار اپنی اصلیت پر نہیں قائم ہے، لیکن کیا آپ کو نفس واقعہ کی اہمیت سے انکار ہے؟ کیا خواجہ کی شخصیت کی عظمت آپ کے دل میں نہیں؟ کیا خواجہ کی زندگی اور موت دونوں کے بابرکت ہونے میں آپ کو شبہ ہے؟ اللہ کے نیک اور برگزیدہ بندوں کی زندگی اور موت دونوں بابرکت ہوتی ہیں، کیا خواجہ کی شخصیت اس قانون سے مستثنیٰ ہے؟

وہ ایک شخص تھا جس نے اپنا رشتہ ماسوا سے توڑ کر اللہ سے جوڑ رکھا تھا۔ وہ ایک شخص تھا، جس کی عمر کی ایک ایک گھڑی اطاعت الہی میں بسر ہوتی تھی۔ وہ ایک شخص تھا، جس کی زندگی صدق و صفا، زہد و تقویٰ، عبادت و طہارت کی عملی تفسیر تھی۔ وہ ہندوستان میں آیا، اور تنہا ایسے وقت آیا، جب سارا ملک گمراہی و جہالت سے گونج رہا تھا۔ اس اکیلے نے بے یار و مددگار اس کفر و شرک کی سرزمین پر توحید کا جھنڈا بلند کیا۔ اس کی تبلیغ ہماری انجمنوں کی طرح نہایت تھی۔ اس کی تبلیغ سچی تبلیغ تھی۔ اس کے سینہ سے جو سانس نکلتی تھی، تبلیغ کرتی تھی۔ اس کے جسم کا رویاں روایاں دعوت اسلام کا کام کر رہا تھا۔ اس پر بلائیں آئیں، آفتیں ٹوٹیں، مصیبتیں اٹھیں، لیکن دیکھتے ہی دیکھتے اس نے اس سرزمین پر اسلام و توحید کا پودا لگا دیا۔ اس کے پاس نہ کوئی سرمایہ تھا۔ نہ خزانہ، نہ فوج تھی نہ سپاہی، نہ تو توپ تھی نہ تلوار، نہ لکچر تھے نہ رسالہ۔ البتہ سچائی کا سرمایہ تھا، خلوص کی فوج تھی، اور صداقت کی تلوار تھی۔ وہ اس سچے گروہ کا سچا چیلہ تھا، جو ساری دنیا کے لئے اٹھاہ پریم کا ساگر بن کر آیا تھا۔ اس نے اپنے اسی پریم کے بل سے سب کے دلوں کو موہ لیا۔ بڑے بڑے راکشس اس کے مٹانے اور دبانے کو جھپٹے، پر آپ ہی اس سے ٹکرا کر چکنا چور ہو کر رہ گئے۔

کیا خواجہ کے زمانے میں بھی مسلمانان ہند کی تعداد سات کروڑ کی تھی؟ کیا خواجہ کے پاس بھی کسی تبلیغی انجمن کا کوئی بڑا دفتر تھا؟ کیا خواجہ بھی پوسٹروں کے ذریعہ تبلیغ کا کام انجام دیتے تھے؟ پھر یہ کیا ہے کہ خواجہ باوجود اس بے سروسامانی کے، باوجود اپنی تنہائی کے، باوجود بے یار و مددگار ہونے کے کامیاب ہو گئے اور ہم باوجود اپنے ذرائع و وسائل کے باوجود اپنے اخبار و رسائل کے باوجود اپنی انجمنوں اور اپنے دفاتروں کے، باوجود اپنی کثرت تعداد کے، قدم قدم پر ناکام ہو رہے ہیں؟ کیا خواجہ کی زندگی سے ہم کوئی سبق ہدایت نہیں حاصل کر سکتے؟ آپ کہتے ہیں کہ خواجہ کے مزار پر جانا ناجائز ہے، اس لئے کہ وہاں بہت سے مراسم شرک ادا کئے جاتے ہیں، لیکن کیا یہ ممکن نہیں کہ ہم خواجہ کے مزار پر جا کر بجائے ان سے اولاد مانگنے کے، بجائے ان سے مقدمہ میں اپنی جیت چاہنے کے، بجائے ان سے کسی بڑے عہدے کی طلب کرنے کے، محض یہ تصور جمائیں، دل میں یہ نقشہ قائم کریں، دماغ کے اندر یہ سجاوچائیں کہ جس قادر مطلق نے بے یار و مددگار، یکہ و تنہا معین الدین حسن سبکی سے بت کدہ ہند میں اشاعت اسلام و دعوت توحید کا کام لیا، وہی ہماری نیتوں میں خلوص، ہمارے دلوں میں ایمان، ہماری ہمتوں میں استقامت نصیب کرے اور جو فیضان الہی اجمیر کے اس اچھے اور سچے بندے کے حصہ میں آیا تھا، کاش اس کا عشر عشر اس کا کوئی ادنیٰ حصہ بھی ہم بدکار و خطا شعار بندوں کے حصہ میں آجائے؟ کیا یہ تصور بھی شرکاً نہ ہے؟ کیا دل میں اس آرزو کا پیدا ہونا اور لب پر اس دعا کا آنا بھی کوئی جرم، کوئی معصیت ہے؟

\*\*\*

# ایک منہ والا ردراکش

## پہچان

ردراکش پٹھ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

## فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

## خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گناہ کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند



فن عملیات پر عظیم الشان کتاب

## تحفۃ العالمین

بفضل رب العالمین منظر عام پر آگئی ہے

☆ اگر آپ کامیاب عامل بننا چاہتے ہیں تو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔

☆ یہ کتاب فن عملیات کے پوشیدہ رازوں سے پردے ہٹاتی ہے۔

☆ یہ کتاب روحانی عملیات کی سائنس پر تشفی بخش تفصیلات پیش کرتی ہے۔

☆ یہ کتاب درحقیقت ایک تاریخی دستاویز ہے۔

☆ یہ کتاب طالب علموں کے لئے ایک مکمل رہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔

☆ اگر آپ علم جفر، علم نقوش، علم نجوم، علم ساعات وغیرہ کی گہرائیوں سے واقف ہونا چاہتے ہیں تو

اس کتاب کو ضرور پڑھیں، یہ کتاب سیکڑوں کتابوں کا نچوڑ ہے۔

اور یہ کتاب مولانا حسن الہاشمی کے ۳۸ رسالہ مسلسل محنت کا نتیجہ ہے۔

مرتب: مولانا حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

قیمت سو روپے (علاوہ محصول ڈاک)

صفحات ۳۰۴

ناشر: مکتبہ روحانی دنیا

محله ابوالمعالی دیوبند، یو پی ۲۴۷۵۵۴

فن عملیات پر عظیم الشان کتاب

## تحفۃ العالمین

بفضل رب العالمین منظر عام پر آگئی ہے

☆ اگر آپ کامیاب عامل بننا چاہتے ہیں تو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔

☆ یہ کتاب فن عملیات کے پوشیدہ رازوں سے پردے ہٹاتی ہے۔

☆ یہ کتاب روحانی عملیات کی سائنس پر تشفی بخش تفصیلات پیش کرتی ہے۔

☆ یہ کتاب درحقیقت ایک تاریخی دستاویز ہے۔

☆ یہ کتاب طالب علموں کے لئے ایک مکمل رہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔

☆ اگر آپ علم جفر، علم نقوش، علم نجوم، علم ساعات وغیرہ کی گہرائیوں سے واقف ہونا چاہتے ہیں تو

اس کتاب کو ضرور پڑھیں، یہ کتاب سیکڑوں کتابوں کا انچوڑ ہے۔

اور یہ کتاب مولانا حسن الہاشمی کے ۳۸ رسالہ مسلسل محنت کا نتیجہ ہے۔

مرتب: مولانا حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

قیمت سو روپے (علاوہ محصول ڈاک)

صفحات ۳۰۴

ناشر: مکتبہ روحانی دنیا

محله ابوالمعالی دیوبند، یوپی پن 247554



# اسماء رحمة للعالمین کی

## عظمت و افادیت

قسط نمبر: ۱۰

حسن البہاشی  
فاضل دارالعلوم دیوبند

### سیدنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا چودھواں صفاتی نام ”رسول“ ہے۔ رسول آپ کو اس لئے کہا جاتا تھا کہ رسالت کی دولت بیکراں سے آپ سرفراز تھے۔ اور قرآن حکیم جیسی عظیم الشان کتاب کا آپ پر نزول ہوا تھا۔ اس اسم مبارک کے اعداد ۲۹۶ ہیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص مالی مشکلات کا شکار ہو جائے اور غربت و افلاس میں مبتلا ہو جائے اس کو چاہئے کہ روزانہ صبح شام با وضو ہو کر دو نقلیں قضاء حاجت پڑھ کر سیدنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ۲۹۶ مرتبہ پڑھا کرے۔ انشاء اللہ گیارہ روز کی پابندی سے غربت و افلاس سے نجات ملے گی اور رزق کے لئے نئے نئے دروازے کھلیں گے۔

● اگر کوئی شخص کسی مصیبت کا شکار ہو اور وہ اس مصیبت سے کسی بھی طرح چھٹکارا نہ پا رہا ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ عصر کی نماز کے بعد مغرب تک لاتعداد مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کرے۔ انشاء اللہ چند روز کی پابندی سے مصیبت سے نجات مل جائے گی۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اس اسم مبارک کو ہر فرض نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کر لیا کرے تو اس کا سینہ رشد و ہدایت سے مہکتا رہے۔ اور اسکے خیالات فساد اور گمراہی سے محفوظ رہیں۔

● اس اسم مبارک کا نقش مصائب سے نجات خوش حالی کی فراہمی اور ضلالت و گمراہی سے حفاظت کے لئے بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ف، م، ہ، ی، یا، ز ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا با ز و پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کر لے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

### سیدنا ”طہ“ صلی اللہ علیہ وسلم

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تیرہواں صفاتی نام ”طہ“ ہے۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس اسم مبارک میں صرف ۲ حرف ہیں ایک حرف ط ہے اور دوسرا حرف ہ۔ ط سے مراد طہارت ہے اور ہ سے مراد ہدایت۔ یعنی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم طہارت و ہدایت کا مجسمہ ہیں، وہ سر تا پا طہارت اور سر تا پا ہدایت ہیں۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص نیا لباس پہنتے وقت تین مرتبہ سیدنا ”طہ“ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ لے تو جب تک وہ لباس اس کے بدن پر رہے گا اس کو خیر و برکت میسر رہے گی۔ کاروبار کی شروعات کرتے وقت اگر اس اسم مبارک کو گیارہ سو مرتبہ اس جگہ بیٹھ کر پڑھ لے جہاں کام شروع کرنا ہے تو کاروبار میں زبردست خیر و برکت رہے۔

● اس اسم مبارک کو روزانہ سو مرتبہ پڑھنے سے تندرستی بحال رہتی ہے اور دل و دماغ سکون و انبساط محسوس کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اس اسم مبارک کو ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کر لے تو اس کا سینہ کشادہ ہو جائے اس کے دل و دماغ میں تطہیر اور پاکیزگی پیدا ہو اور وہ ضلالت و گمراہی سے محفوظ ہو جائے۔

● کسی بھی کام کو شروع کرنے سے پہلے اس اسم مبارک کو اگر سات مرتبہ پڑھ لیا جائے تو اس کام میں خیر و برکت بھی ہو اور وہ کام پایہ تکمیل کو بھی پہنچے۔

● گھر میں داخل ہوتے وقت اگر اس اسم مبارک کو صرف ایک بار پڑھ لیا جائے تو گھر خیر و عافیت کا مسکن بنارہے۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ سوتے وقت اس اسم مبارک کو ۱۴ مرتبہ پڑھنے سے بچے خوابوں سے حفاظت ہوتی ہے اور اچھے خواب نظر آتے ہیں۔

دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ جانب شمال کر لے اور ایک ٹانگ اٹھا کر ایک بٹھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۰	۶۶	۷۳	۷۷
۷۲	۷۸	۷۹	۶۷
۷۳	۷۱	۶۸	۸۲
۶۹	۸۱	۷۶	۷۰

مذکورہ حضرات و خواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۰۰	۱۰۱	۹۵
۹۴	۹۹	۱۰۳
۱۰۲	۹۶	۹۸

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ع، ر، خ، یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کر لے اور آلتی پالتی مار کر لکھ کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۶	۷۰	۶۹	۸۱
۶۸	۸۲	۷۵	۷۱
۷۹	۶۷	۷۲	۷۸
۷۳	۷۷	۸۰	۶۶

مذکورہ حضرات و خواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۹۸	۱۰۳	۹۵
۹۶	۹۹	۱۰۱
۱۰۲	۹۴	۱۰۰

۷۸۶

۷۳	۷۷	۸۰	۶۶
۷۹	۶۷	۷۲	۷۸
۶۸	۸۲	۷۵	۷۱
۷۶	۷۰	۶۹	۸۱

مذکورہ حضرات و خواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۰۰	۹۴	۱۰۲
۱۰۱	۹۹	۹۶
۹۵	۱۰۳	۹۸

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر اپنا رخ جانب مغرب کر لے اور دروازہ ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۹	۷۵	۷۲	۸۰
۸۱	۷۱	۷۸	۶۶
۷۶	۶۸	۷۹	۷۳
۷۰	۸۲	۶۷	۷۷

مذکورہ حضرات و خواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۹۵	۱۰۱	۱۰۰
۱۰۳	۹۹	۹۴
۹۸	۹۶	۱۰۲

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، ہ، ق، ث یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش



## لوح نصرت

ہاشمی روحانی مرکز کی

(ایک عظیم الشان پیش کش)

- اگر آپ مصائب کا شکار ہوں۔
- اگر تہہ در تہہ مسائل میں گرفتار ہوں۔
- اگر آپ کاروباری بندشوں اور رکاوٹوں کا شکار ہوں۔
- اگر آپ کا گھرانہ قدم قدم پر مشکلات اور آفات کو محسوس کرتا ہو۔
- اگر آپ لوگوں کے بغض و حسد کی وجہ سے مختلف قسم کی بیماریوں اور مصیبتوں میں مبتلا ہوں۔
- اگر آپ طرح طرح کی الجھنوں، سازشوں اور مقدمہ بازیوں کی وجہ سے پریشان ہوں اور دنیاوی آفات سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہوں تو

### ”لوح نصرت“

منگائیے۔ یہ لوح مخصوص اوقات میں مخصوص طریقہ سے تیار کی گئی ہے اور اس کی تعداد بھی وقت کی قلت کی وجہ سے محدود ہے۔

”لوح نصرت“ کا ہدیہ مع خرچ پندرہ سو روپے ہے۔

پندرہ سو روپے کا منی آرڈر کریں یا پھر پندرہ سو روپے ”ہاشمی روحانی مرکز“ کے نام ڈرافٹ بنوا کر مندرجہ ذیل پتے پر روانہ کر دیں۔

ہم راز اپت

ہاشمی روحانی مرکز

محکمہ ابوالمعالی دیوبند، ۲۳۷۵۵۴

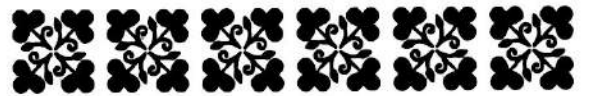
ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ۲۹۶ مرتبہ ”سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ پڑھ کر ان پر دم کر دے تو ان کی تاثیر و افادیت میں کئی گنا اضافہ ہو جائے۔

ہر عامل کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے، دواؤں اور تعویذوں میں تاثیر پیدا کرنے والی ذات رب العالمین کی ہے لیکن سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ تمام انسانوں نبیوں اور رسولوں میں سب سے بڑا ہے اور ذاتِ خداوندی کے بعد سب سے بڑا مقام سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ہے بقول شاعر۔

بعد از خدا بزرگ تو ہی قصہ مختصر

اس لئے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی سے برکت حاصل کرنا قرین عقل بھی ہے اور قرین عقیدہ بھی۔ عالمین کو چاہئے کہ نقوش ہمیشہ با وضو ہو کر لکھیں اور نقوش لکھتے وقت بخور کا استعمال بھی کریں۔

(باقی آئندہ)



### مقدمہ میں کامیابی ہو جائے

جو کوئی کسی جھوٹے مقدمے میں گرفتار ہو گیا ہو دشمنوں نے مقدمہ میں پوری طرح پھنسا لیا ہو اور کوئی بھی صورت رہائی کی دکھائی نہ دیتی ہو تو مقدمہ میں با عزت طور پر بری ہونے اور دشمنوں پر فتح پانے کے لئے یہ عمل کرے۔ یکشنبہ کے دن غسل کرے اور ظہر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے پھر سلام پھیرے اور مصلے پر قبلہ رخ بیٹھا ہے اپنی حاجت کو ایک سفید کاغذ پر لکھ کر اپنے سامنے رکھ لے اور اکتالیس مرتبہ نہایت توجہ و یکسوئی کے ساتھ یہ کہے۔ **وَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا إِيَّاهُ اللَّهُ ط إِنَّ اللَّهَ بِصِعْتِهِ بِالْعِبَادِ** اس کے بعد وہیں بیٹھے ہوئے ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر سورہ انعام پڑھے بعد میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ بفضل باری تعالیٰ مقدمہ سے بری ہو جائے گا اور مقدمہ کا فیصلہ قیدی کے حق میں ہو جائے گا۔

# پتھروں کی خصوصیات

ادارہ

بھیکہم

● بھیکہم پھیپھڑوں کے امراض سے نجات دلاتا ہے، اگر کسی شخص کو پھیپھڑوں کی بیماری ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ اس پتھر کو تعویذ بنا کر گلے میں ڈالے اور ایک پتھر پانی میں ڈال کر اس پانی کو تینوں ٹائم کھانے کے بعد پئے۔ صبح ناشتے کے بعد، دوپہر کھانے کے بعد اور رات کو کھانے کے بعد۔ انشاء اللہ ایک ماہ کی پابندی سے پھیپھڑوں کی ٹی بی سے نجات ملے گی، اگر ایک ماہ میں پوری طرح فائدہ نہ ہو تو اگلے ماہ اس عمل کو پھر جاری رکھیں انشاء اللہ ۳ ماہ میں ٹی بی سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔

● بعض عورتوں کو ماہواری کی بیماری ہوتی ہے، کبھی انہیں ماہواری زیادہ آتی ہے اور کبھی کم، بھیکہم کی انگوٹھی ماہواری کو اعتدال پر لاتی ہے اور ماہواری کی کمی، زیادتی سے نجات دلاتی ہے۔

● بعض حضرات کو دل کی دھڑکن کا مرض ہو جاتا ہے۔ یہ ایک اختلاج کی سی کیفیت ہوتی ہے اور انسان کو بہت پریشان کرتی ہے، ایسے لوگوں کو چاہئے کہ بھیکہم کی انگوٹھی پہنیں۔

● بھیکہم درِ دسر، درِ دکر، درِ دسینہ سے بھی نجات دلاتا ہے۔

● بھیکہم نکسیر، خونی بواسیر میں بھی مفید ثابت ہوتا ہے

● جن حضرات کو بھوک نہ لگنے کی شکایت ہو ان کو چاہئے کہ

بھیکہم کی انگوٹھی استعمال کریں اور اللہ کی قدرت کا کرشمہ دیکھیں اور

اندازہ کریں کہ اللہ نے کیسی کیسی نعمتیں اپنے بندوں کے لئے پیدا کی

ہیں۔

● بھیکہم امریکہ، برازیل اور جرمنی وغیرہ میں پایا جاتا ہے،

ہمارے ملک میں کم دستیاب ہے لیکن تلاش کرنے سے تو خدا بھی مل

اس پتھر کو انگریزی میں راک کرشل Rock Crystal کہتے ہیں۔ یہ عقیق کی ایک قسم ہے۔

● ماہرین جہرات کا دعویٰ ہے کہ بھیکہم کے پہننے سے عزت و مقام میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کو پہننے والا محفل میں، برادری میں، مجمع میں ممتاز اور نمایاں ہوتا ہے اور سب کی توجہ اسی کی طرف ہوتی ہے۔

● اس کے استعمال سے حافظہ قوی ہوتا ہے، نسیان کی بیماری سے نجات ملتی ہے، یادداشت بہتر ہو جاتی ہے۔

● مشکل معاملات میں آسانیاں پیدا کرتا ہے۔ آلام و مصائب سے نجات دلاتا ہے اور اعتماد کی قوت کو بحال کرتا ہے۔

● بھیکہم کے استعمال سے طبیعت میں نشاط پیدا ہوتا ہے، حوصلہ اور ولولے بڑھتے ہیں اور عزائم پختہ ہو جاتے ہیں، جو لوگ اس کی انگوٹھی پہنتے ہیں ان کے ارادوں میں استحکام پیدا ہو جاتا ہے اور ان میں پیش قدمی کرنے کی جرأت اور جسارت پیدا ہو جاتی ہے۔

● بھیکہم کی انگوٹھی دل و دماغ کو تقویت پہنچاتی ہے، دماغی کمزوری کو دور کرتی ہے، دماغی فالج کے لئے فائدہ مند ہے اور ذہنی کمزوریوں کو اس کی انگوٹھی دور کرتی ہے۔

● بھیکہم زہر کے لئے تریاق کا کام کرتا ہے اور زہر کے اثرات کو دفع کرتا ہے۔

● اگر اس پتھر کو باریک پیس کردانتوں پر لگائیں تو اس سے دانتوں کی تمام بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔

# تفسیر سورہ رحمن

مولانا حسن الہاشمی  
فاضل دارالعلوم دیوبند

● الماس کو اگر ولادت کے وقت عورت کے گلے میں لٹکا دیں تو دروزہ میں کمی واقع ہو سکتی ہے اور بچہ آسانی سے پیدا ہو سکتا ہے۔

● الماس کی انگوٹھی دل کو تقویت پہنچاتی ہے۔

● الماس بینائی میں اضافہ کرتا ہے، بلڈ پریشر کو کنٹرول کرتا ہے، مصروف ترین زندگی گزارنے والوں کے لئے الماس انتہائی مفید ہے، یہ وحشی سکون عطا کرتا ہے اور باذن اللہ روح اور قلب پر نشاط طاری رکھتا ہے، الماس کے استعمال سے انسان موزی جانوروں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور ان پر بجلی اثر انداز نہیں ہوتی، الماس سستی اور کاہلی کو بھی دفع کرتا ہے اور انسان کی قوت ارادی میں اضافہ کرتا ہے۔

● پکھراج غم و غصہ کو دور کرتا ہے۔ عزت و وقار میں اضافہ کرتا ہے، مذہبی عقائد میں پختگی پیدا کرتا ہے، پکھراج کے استعمال سے جادو ٹوٹنے سے حفاظت ہوتی ہے، جن خواتین کو لیکوریا کا مرض ہو یا جن خواتین کے مٹانے میں پتھری ہو ان خواتین کے لئے پکھراج حد سے زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے اور مذکورہ بیماریوں سے نجات دلاتا ہے، پکھراج پہننے سے انسان کے اخلاق درست ہو جاتے ہیں اور اس کے خیالات میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔

● زرقون لکنت کو دور کرتا ہے، لقوے اور فالج کو دفع کرتا ہے، زرقون سوزاک اور آتشک جیسی اذیت ناک بیماریوں سے نجات دلاتا ہے، زرقون خواتین کو سیلان الرحم جیسی بیماریوں سے بچاتا ہے، زرقون ازدواجی زندگی میں خوشگوار پیدا کرتا ہے اور میاں بیوی کے درمیان محبت کے جذبات ابھارتا ہے۔

● قدیم اطباء کی رائے یہ ہے کہ اگر ”پنا“ کو کسی مٹی کے برتن میں ڈال کر اس میں پانی بھر دیں اور اس برتن کو تین راتوں تک کھلے آسمان کے

جنت کی حوروں کی یا قوت اور مرجان سے تشبیہ دے کر حق تعالیٰ نے پتھروں کی موزونیت اور ان کی افادیت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس جگہ جنت کی حوروں کی صرف خوبصورتی مراد نہیں لی گئی ہے اگر صرف خوبصورتی کی طرف اشارہ کرنا ہوتا تو یا قوت اور مرجان سے تشبیہ دینے کی ضرورت نہیں تھی۔ خوبصورتی کو ظاہر کرنے کے لئے ان چیزوں سے تشبیہ دی جاتی جو دیکھنے میں خوبصورت اور پرکشش ہوتی ہیں۔ جب کہ یا قوت اور مرجان دیکھنے میں بہت زیادہ خوبصورت نہیں ہوتے۔ البتہ ان کی افادیت دوسری بہت سی خوبصورت چیزوں سے زیادہ اہم ہے۔

قرآن حکیم ایک اصولی کتاب ہے۔ اس کتاب میں بعض چیزوں کی طرف صرف اشارہ کیا گیا ہے لیکن قرآن حکیم کے بعض اشاروں سے چیزوں کی حقیقت اور ان کی افادیت واضح ہوتی ہے اور یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس کائنات کی ہر شے اپنی جگہ اہم بھی ہے اور مفید بھی۔

سورہ رحمن میں یا قوت اور مرجان سے تشبیہ دے کر حق تعالیٰ نے پتھروں کی افادیت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ہم نے اس کائنات میں بے شمار ایسے سنگین بھی پیدا کئے ہیں جو دیکھنے میں خوبصورت ہیں اور جن کے استعمال کرنے سے ہمارے بندوں کو فائدہ بھی ہوتا ہے۔

ماہرین جہرات نے پتھروں کی افادیت پر بے شمار کتابیں لکھی ہیں اور تجربات سے یہ بات ثابت ہے کہ پتھروں میں باذن اللہ افادیت موجود ہے اور مختلف پتھر حق تعالیٰ کے حکم سے مختلف فائدے اللہ کے بندوں کو پہنچاتے ہیں۔

قارئین کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے ہم چند پتھروں کی چند خصوصیات اور ان کے فوائد پر مختصر گفتگو کریں گے تاکہ بڑھنے والوں کو یہ اندازہ ہو سکے کہ رب دو جہاں نے اپنے بندوں کے لئے کیسی کیسی مفید اور عقاقیزیں پیدا کی ہیں۔ ہم اس کی کس کس نعمت کو جھٹلا سکتے ہیں؟



ہو جائیں۔

● مرجان (مونگا) سفلی عملیات سے محفوظ رکھتا ہے۔

● نیلم ماہواری کی بے قاعدگی کو ختم کرتا ہے۔

● نیلم انسان میں تحمل اور بردباری پیدا کرتا ہے۔

● اگر کسی کی نکسیر پھوٹ گئی ہو تو اس کی پیشانی پر نیلم کو گرڈ دیا جائے

تو نکسیر بند ہو جاتی ہے۔

● یاقوت کی انگوٹھی امراض قلب اور امراض دماغ سے نجات دلاتی

ہے۔

● یاقوت کی انگوٹھی درد گھٹیا سے بھی نجات دلاتی ہے۔

● اگر اس پتھر کو بچے کے گلے میں ڈال دیا جائے تو ام الصبیان سے

حفاظت ہوتی ہے۔

● یاقوت اسقاط حمل سے بچاتا ہے۔

● یاقوت درد غم سے بھی نجات دلاتا ہے۔ یہ انسان کے اندر صبر

و ضبط کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔

● یاقوت کے پہننے سے دشمن مغلوب رہتے ہیں۔

● اوپل معدہ کے نظام کو درست رکھتا ہے۔

● اوپل کے پہننے سے خوش مزاجی پیدا ہوتی ہے۔

● میتھسٹ طبیعت کے اندر صفائی پیدا کرتا ہے، خیالات میں

پاکیزگی لاتا ہے۔

● ترمری پاگل پن اور مایوسگی جیسے امراض سے نجات دلاتا ہے۔

● ترمری خوابی خون سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔

● گارنیٹ سے نفس کشی کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے، یہ پتھر انسان

کے اندر روحانیت پیدا کرتا ہے۔

● گارنیٹ کے استعمال سے افلاس ختم ہوتا ہے اور گھر میں

خیر و برکت پیدا ہوتی ہے۔

● گارنیٹ احساس کمتری سے نجات دلاتا ہے، گارنیٹ حادثوں

سے محفوظ رکھتا ہے۔

● سن اسٹون نامردی کو ختم کرتا ہے، سستی کو دور کرتا ہے، اس کے

پہننے سے تسخیر خلائق کی دولت حاصل ہوتی ہے۔

● مون اسٹون طبیعت میں اعتدال پیدا کرتا ہے قوت باہ میں

نیچے رکھیں تو یہ پانی ”آب شفا“ بن جاتا ہے اور یہ پانی ہر طرح کے امراض میں باذن اللہ موثر ثابت ہوتا ہے، یہ پانی مردوں میں استقلال پیدا کرتا ہے، ریاحی امراض سے خاص طور پر بچاتا ہے، روح کو تقویت پہنچاتا ہے اور نبض کی رفتار کو درست رکھتا ہے۔ اس پانی کو اگر زخموں پر چھڑکیں تو زخم مندمل ہو جاتے ہیں، یہ پانی ہر طرح کے زہریلے اثرات سے بھی نجات دلاتا ہے۔ اگر پتا عورت پہنے تو اس کو ہمیشہ اپنے شوہر کی توجہ حاصل رہے اگر بوقت ولادت پتا عورت کی بائیں ران پر باندھ دیں تو بچہ آسانی سے پیدا ہو جائے پنے کی انگوٹھی مال و دولت میں اضافہ کا سبب بھی بنتی ہے۔

● لہسنیا ہر طرح کے اثرات سے بچاتا ہے جو بچہ حد سے زیادہ روتا ہو اس کے گلے میں لہسنیا ڈال دیں تو بچے کا رونا موقوف ہو جاتا ہے۔ لہسنیا کی انگوٹھی مقاصد حسنہ میں کامیابی سے ہمکنار کرتی ہے۔

● موتی کے بارے میں ارسطو نے کہا تھا کہ اس کے استعمال سے شادیاں کامیاب ہو جاتی ہیں۔

● موتی انسان کے مزاج میں اعتدال اور پارسائی پیدا کرتا ہے، موتی امراض معدہ، امراض قلب، امراض دماغ اور امراض جگر کو دفع کرتا ہے۔

● باریک موتیوں کو اگر خیرے میں ملا کر کھائیں تو جسم کی کمزوری دور ہوتی ہے۔

● موتی جگر اور معدے کو تقویت پہنچاتا ہے، خونی پیچش کو دفع کرتا ہے۔ موتی منہ کی بدبو کو ختم کرتا ہے، حیض کی کمی کو دور کرتا ہے۔

● موتی بوا سیر اور یرقان سے نجات دلاتا ہے۔

● موتی جنون اور پاگل پن سے نجات دلاتا ہے۔

● موتی کے استعمال سے چہرے کی رنگت نکھرتی ہے۔

● اگر مرجان کو بچوں کے گلے میں ڈال دیں تو بچے آسپی اثرات سے محفوظ رہتے ہیں۔

● اگر مرجان کو بوتل میں ڈال کر بوتل میں پانی بھر لیں اور اس بوتل کو ایک گھنٹے دھوپ میں رکھ کر محفوظ رکھ لیں تو یہ پانی کھانسی کو دفع کرنے میں تیر بہدف ثابت ہو۔

● مرجان کی انگوٹھی تنگ دستی کو دفع کرتی ہے، مرگی سے نجات دلاتی ہے۔

● اگر مرجان کو پیٹ پر باندھ لیا جائے تو پیٹ کی تمام بیماریاں ختم

اضافہ کرتا ہے، بینائی بڑھاتا ہے۔

● سنگ سلیمانی جنات سے محفوظ رکھتا ہے، ریشے کی بیماری سے نجات دلاتا ہے۔

یہ چند پتھروں کی چند خصوصیات کا تذکرہ کیا گیا ہے، مزید تفصیل درکار ہو تو راقم الحروف کی تصنیف پتھروں کی خصوصیات کا مطالعہ کریں۔

ان چند پتھروں کے ذکر سے قارئین کو یہ اندازہ بخوبی ہو گیا ہوگا کہ رب العالمین نے انسانوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے کیسی کیسی عظیم الشان نعمتیں پیدا کی ہیں اور کس کس طرح اپنے بندوں کو فائدہ پہنچانے کی اسکیمیں مرتب کی ہیں۔ ہم ان کی کس کس نعمت اور کس کس عنایت کی تکذیب کر سکتے ہیں اور قربان جائیے ان کی شان رحمت کے کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا اھل جزاء الا احسان الا الا احسان نیکی کا بدلہ سوائے نیکی کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ اس آیت میں رب العالمین نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جب میرے بندے نیکی کرتے ہیں اور ہماری اطاعت بجالاتے ہیں تو پھر ہماری بھی ذمہ داری یہ ہے کہ ہم نیکی کا بدلہ انہیں نیکی سے دیں اور ان عبادات کا صلہ اس انداز سے پیش کریں کہ وہ خوش ہو جائیں اور انہیں خودیہ اندازہ ہو جائے کہ ہم نے ان کی نیکیوں کی قدر کی اور انہیں بہتر جزا سے نوازا اگر دیکھا جائے تو یہ بھی رب العالمین کی ایک نعمت ہے۔ جس دنیا میں لوگ نیکیوں کی ناقدری کرتے ہوں، بھلائی کے جواب میں برائی کرتے ہوں، احسان کے بدلے میں ستم ڈھاتے ہوں، محبت کے بدلے نفرت سے دیتے ہوں، اس دنیا میں اگر کوئی بھی ذات نیکی کے بدلے میں نیکی عطا کرے اور محبت کے بدلے میں محبت اور چاہت بخشے تو یہ بھی ایک طرح کا کرم اور ایک طرح کا انعام ہے اور کوئی بھی بندہ اس کرم اور اس انعام کو کیسے نظر انداز کر سکتا ہے؟

اس کے بعد فرمایا۔

وَمِنْ ذُنُوبِهِمَا جُنْحُنَ ۖ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝  
مُنْعَمَيْنِ ۖ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝

فرمایا کہ ان باغات کے علاوہ جن کا اوپر ذکر کیا گیا تھا اور بھی دو چھوٹے باغیچے ہوں گے اور وہ ہرے بھرے ہوں گے۔

اس دنیا میں باغات پر کچھ دن ایسے بھی گزرتے ہیں جب درختوں کے پتے سوکھ جاتے ہیں، زرد پڑ جاتے ہیں اور جھڑ جاتے ہیں۔ یہ زمانہ پت جھڑ اور خزاں کا زمانہ کہا جاتا ہے۔ اس زمانہ میں باغات کا رنگ روپ ماند پڑ جاتا ہے اور ہریالی کی جگہ زردی پیدا ہو جاتی ہے، پت جھڑ کے اس

موسم میں باغات کی خوبصورتی ختم ہو جاتی ہے نہ وہ پھول رہتے ہیں نہ پھل اور نہ پتوں پر ہریالی باقی رہتی ہے لیکن سورہ رحمن میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جنت کے باغیچے کبھی خزاں آلود نہیں ہوں گے۔ وہاں پت جھڑ کا موسم کبھی نہیں آئے گا وہاں ہمیشہ ہریالی رہے گی اور وہاں کے درختوں پر کبھی پھل اور پھول کھلتے رہیں گے وہاں ہر دم بہار کا موسم رہے گا اور باغیچوں کی شگفتگی اور شادابی کبھی خزاں آلود نہیں ہوگی۔ اس بات کو بیان کرنے کے بعد پھر رب العالمین نے اپنے خاص انداز میں فرمایا ہے کہ تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

سورہ رحمن میں حق تعالیٰ ایک نعمت بول کر اس کے ضمن میں ہزاروں حقیقتوں اور نعمتوں کی طرف اشارہ کیا ہے اور دونوں جہاں کی نعمتوں کی طرف اشارہ کر کے پھر یہ فرمایا ہے کہ تم اپنے رب کی کس کس نشانی کس کس حقیقت اور کس کس نعمت کی تکذیب کرو گے؟

حق تو یہ ہے کہ انسان کتنا بھی احسان فراموش ہو اور کتنا بھی ناقدر ہو وہ اپنے رب کے ان انعامات اور ان احسانات کو نظر انداز نہیں کر سکتا جو اس کے ارد گرد بکھرے ہوئے ہیں جو مرنے کے بعد اسے جنت میں حطا ہونے والے ہیں۔

سورہ رحمن ہمیں اپنے رب کے انعامات پر غور و فکر کرنے کی دعوت دیتی ہے۔ بے شک ہمارے رب نے اس دنیا میں جو کچھ بھی پیدا کیا ہے وہ عبث اور بے فائدہ نہیں ہے، انسان کی عقل محدود ہے اور اس محدود عقل سے حق تعالیٰ کے لامحدود انعامات اور لامحدود حقائق کا نہ اندازہ کر سکتے ہیں نہ ادراک۔ (باقی آئندہ)

## خورجہ ضلع بلند شہر میں

رسالہ ماہنامہ طلسماتی دنیا اور مکتبہ روحانی دنیا کی تمام کتابیں اور خاص نمبرات

ڈاکٹر سمیع فاروقی

چھوٹا دروازہ، محلہ خولیش گیان، نزد مسجد سے خریدیں۔

منیجر : ماہنامہ طلسماتی دنیا، دیوبند

# فالنامہ کلیم الارقامی

ک	ا	ا	ا	ا	م	ا	ا	ر	پ	س	س	س	ن
م	ا	ک	ک	خ	ت	ت	ی	د	و	ا	ی	ق	ظ
ا	ہ	ا	م	ا	ل	ا	ب	ب	س	م	ل	م	ر
ی	ا	ک	ی	ک	ز	ح	ح	ل	ا	ن	و	ا	س
س	ک	م	ن	ت	ج	ی	ب	ل	م	ف	ر	ی	ن
م	ص	ی	ع	ک	س	ب	ن	ح	ن	ہ	ک	ے	ت
ش	ی	خ	ے	ر	ک	ا	ا	ح	ط	خ	و	ا	و
ن	ہ	ر	د	و	م	ف	ہ	ے	ے	ا	ر	ک	ا
ی	ب	ہ	ک	ن	ر	ل	ن	ح	ی	ا	ہ	و	ن
ہ	ک	ن	ن	ن	ت	ی	ے	م	ن	ا	ق	ذ	ک
م	خ	ک	م	ص	ب	ہ	گ	د	ر	ل	ا	ذ	ے
ر	ا	ن	ی	ن	ب	ت	ک	ک	ا	ک	م	ن	ی
ر	ا	ب	ر	ی	ق	ن	ن	م	ہ	ش	ن	ص	د
ا	ی	ت	ر	ر	ا	ن	خ	ا	ر	و	ہ	ن	ص
د	ب	ہ	ع	ی	د	ب	ب	ی	و	ک	ن	ہ	ر
ہ	ہ	گ	ر	گ	ہ	ک	ے	ے	ا	و	ے	ے	ر

اس جدول میں کسی جگہ سوال دل میں سوچ کر بسم اللہ پڑھ کر انگلی رکھو جس حرف پر انگلی رکھی جائے اس سے آگے ۶ حروف چھوڑ کر ساتواں حرف لکھتے جائیں یہاں تک کہ آخر میں وہی حرف آئے گا جس پر انگلی رکھی تھی۔ پس جواب پورا ہوا ان حروف کو ملا کر جملے بنالیں۔ انشاء اللہ آپ کے سوال کا جواب ہوگا۔



(فالنامہ کلیسی یعنی بولنے والا فالنامہ اور ارقامی یعنی لکھنے والا فالنامہ)





ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

# روحانی ڈاک

## آسیبی اثرات

سوال از: محمد عبداللہ \_\_\_\_\_ مہاراج گنج  
بندہ آپ کے طلسماتی دنیا کا برسوں کا قاری ہے۔ ہر قسمی سے آج تک خدمت عالیہ میں کوئی نوازش نامہ تحریر نہ کر سکا۔

ہمارے ایک بہت عزیز دوست کا بچہ برکت علی ولد مہارک علی کافی پریشان ہے۔ درجنوں ڈھوگی حضرات سے سالفہ بھی پڑا نتیجہ خیز نہ رہا تکلیف مندرجہ ذیل رات کو دکھائی نہ دینا، ہاسنا، رونا، الٹی سیدھی ہائیں کرنا حتیٰ کہ کبھی کبھی ننگے ہو جانا۔ پورا گھر پریشان، یہ معلوم نہ ہو رہا ہے کہ یہ کیا ہے، دماغی توازن برقرار نہیں رہتا ہے۔ ممکن ہے تو طلسماتی دنیا میں تحریر فرمادیں ورنہ جواب بذریعہ خط تحریر فرمادیں کرم ہوگا۔

بندہ طلسماتی دنیا کا خریدار سالانہ ہونا چاہ رہا ہے اس کو جاری فرمادیں۔ قیمت و ڈاک خرچ بندہ ادا کرے گا۔ دعا دوا کیا ہے طریقہ علاج روحانی عنایت فرمادیں۔

عمل ہمزاد: واضح نہیں ہے کہ وہ کس طرح کا جواب دے گا اور کیسا سوال کیا جاسکتا ہے کوئی خطرہ تو نہیں۔ مثلاً بیماری سے متعلق قسمت سے متعلق وغیرہ وغیرہ۔

## جواب

آپ کے دوست مہارک علی آسیبی اثرات کے اندر مبتلا ہیں اور

آسیبی اثرات کی وجہ سے اس کی دماغی کیفیت نارمل نہیں ہے۔ بہتر تو یہی ہے کہ آپ ان کا علاج باقاعدہ کسی عامل سے کروائیں۔ آپ تلاش کریں گے تو آپ کے ہی علاقہ میں ڈھنگ کے عامل مل جائیں گے اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کل ڈھوگی اور لہائی قسم کے عاملوں کی بہتات ہو چکی ہے اور ہر گلی کوچے میں دھوکہ دینے والے لوگ مختلف حلیوں میں دندنا رہے ہیں یہ عملیات کی الف بے سے بھی واقف نہیں ہیں لیکن انتہائی بے حیائی اور چالاکی کے ساتھ یہ اللہ کے بندوں کو فریب دے رہے ہیں۔ کچھ شعبدوں کی مدد سے یہ لوگوں کا بے وقوف بنانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور اس طرح یہ مکار و عیار قسم کے لوگ دونوں ہاتھوں سے پیسے بنور رہے ہیں اور مسلمانوں کے عقائد بھی خراب کر رہے ہیں۔ پھر بھی یہ دنیا ابھی اچھے لوگوں سے خالی نہیں ہے۔ ہمارے خیال میں کوئی علاقہ ایسا نہیں ہے جہاں ڈھنگ کے خدا ترس عاملین موجود نہ ہوں۔ اگر آپ تھوڑی سی جدوجہد کریں گے تو آپ کا رابطہ کسی نہ کسی معتبر عامل سے ہو جائے گا۔ جب تک آپ کا رابطہ کسی اچھے اور نیک عامل سے نہ ہو اس وقت تک چند باتوں کا اہتمام کر لیں۔

صبح کو ناشتے سے پہلے اور رات کو سوتے وقت سورۃ فاتحہ، آیت الکرسی، سورۃ طارق کی آخری تین آیات اور معوذتین ایک ایک مرتبہ پڑھیں اور مہارک علی پر دم کر دیں۔ اگر آپ یہ کام کر سکتے ہیں تو آپ ہی کر دیں ورنہ مہارک علی کے گھر میں کوئی کر دے۔ اس کے علاوہ چالیس مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

خانے میں ۳۳۸۸ کے بعد پانچویں خانے میں ۳۳۹۰ آئے گا۔ ایسا ان نقوش میں ہوتا ہے جن میں کسر آرہی ہو۔ یہ ایک فنی بات ہے جس پر غور کرنے سے فائدہ نہیں ہے یہاں اس لئے وضاحت کر دی گئی ہے کہ نقش بھرتے وقت آپ کو شبہ نہ ہو اور آپ نقش پُر کرتے وقت ۳۳۸۸ کے بعد ۳۳۸۹ نہ لکھ دیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو نقش غلط ہو جائے گا اور جب نقش غلط ہو جائے گا تو اس کی تاثیر ختم ہو جائے گی۔ صحیح نقش کی پہچان یہ ہے کہ اس کا ٹوٹل چاروں طرف سے ایک ہی آتا ہے اور کسی ایک سائڈ کا ٹوٹل بدلا ہوا ہو تو سمجھ لیں کہ نقش غلط ہے۔

یہ نقش کالی روشنائی سے لکھ لیں اور مبارک علی کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ ان کو آپسی اثرات سے نجات ملے گی ورنہ شدت اثرات میں کمی آئے گی اس کے بعد کسی معتبر عامل سے انکا باقاعدہ علاج کرا لیں۔

ایک دم آپ ہمزاد کے چکر میں نہ پڑیں۔ ہمزاد وغیرہ کے عمل ناممکن نہیں ہیں لیکن بہت زیادہ آسان بھی نہیں ہیں اور اس طرح کے عملوں میں کوئی خطرہ بھی نہیں ہے لیکن ایسا بھی نہیں ہے کہ دوران عمل کچھ بھی نظر نہ آئے۔ ظاہر ہے کہ جب کسی ہمزاد کو تابع کرنے کی کوشش کی جائے گی تو کچھ نہ کچھ زحمت اٹھانی پڑے گی اور کسی نہ کسی خوف اور ڈر سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اگر کوئی انسان دل کا کمزور ہو تو اس کو مزید مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ تنہائی میں جب ہمزاد حاضر ہوگا تو ڈر خوف کا دل میں پیدا ہونا تو ایک فطری امر ہے اور اگر انسان کا دل کمزور ہو تو ہارٹ فیل بھی ہو سکتا ہے رہی ہمزاد کی طرف سے کسی کارروائی کی بات تو اگر عامل نے حصار باندھ رکھا ہو تو ہمزاد حصار کے اندر کوئی بھی حرکت کرنے سے قاصر رہے گا۔ لیکن ہمارا مشورہ یہ ہے کہ ابھی آپ اس طرح کے کسی عمل میں ہاتھ نہ ڈالیں تو بہتر ہے۔ اس طرح کے عمل ان ہی لوگوں کو زیادہ دیتے ہیں جو اس لائن کی بنیادی ریاضتوں سے خود کو گزار چکے ہوں اور ہمزاد وغیرہ تابع کرنے کی تمام شرطوں اور قاعدوں سے واقف ہوں۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کی خریداری کیلئے دو سو چالیس روپے منی آرڈر سے روانہ کریں۔ اور اپنا پتہ صاف صاف لکھیں۔ انشاء اللہ رسالہ جاہلا کر دیا جائے گا۔

## مرض بھی اثرات بھی

سوال از: (نام و پتہ مخفی) \_\_\_\_\_ بیہوشی

میں (.....) دس سال سے دوا کر رہی ہوں مگر کوئی فائدہ نہیں

وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ - وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِ الْإِنْسِ  
وَالْجِنِّ - يَا حَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا شَفِيْعُ يَا مَانِعُ يَا دَافِعُ پڑھ کر ایک بوتل پانی  
پر دم کر لیں اور دن میں پانچ مرتبہ یہ پانی مبارک علی کو پلائیں۔ صبح کو ناشتے  
سے پہلے پھر ناشتے کے بعد - دوپہر کو ظہر کے بعد پھر عصر کے بعد اور پھر  
رات کو سوتے وقت - اس کے بعد ایک کاغذ پر مندرجہ ذیل نقش بنائیں۔

4A4

୧୧୨୧	୧୧୨୨	୧୧୨୩	୧୧୨୪
୧୧୨୫	୧୧୨୬	୧୧୨୭	୧୧୨୮
୧୧୨୯	୧୧୩୦	୧୧୩୧	୧୧୩୨
୧୧୩୩	୧୧୩୪	୧୧୩୫	୧୧୩୬
୧୧୩୭	୧୧୩୮	୧୧୩୯	୧୧୪୦
୧୧୪୧	୧୧୪୨	୧୧୪୩	୧୧୪୪
୧୧୪୫	୧୧୪୬	୧୧୪୭	୧୧୪୮
୧୧୪୯	୧୧୫୦	୧୧୫୧	୧୧୫୨

بحرمة ایں نقش ہر قسم کہ آسیب و شیاطین و سحر و نظر بد در وجود مبارک علی را دفع شود دفع شود دفع شود دفع شود

اسی تعویذ کی پشت پر یہ نقش لکھیں۔

4A4

اجب یا اسرافیل بحق الف

د	ج	ب	ا
ا	ب	ج	د
ج	د	ا	ب
ب	ا	د	ج

لست أعلم بحالها

ان دونوں تعویذوں کو آتش چال سے مرتب کریں، تب ہی یہ مؤثر ہوں گے۔ آتش چال یہ ہے۔

474

۸	۱۱	۱۳	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۲۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

پہلے والے نقش میں ۳۷۸۹ نہیں ہے۔ رفتار کے اعتبار سے چوتھے

۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۷۴
۲۳۷۰	۲۳۷۳	۲۳۷۶	۲۳۷۹
۲۳۸۲	۲۳۸۵	۲۳۸۸	۲۳۹۱
۲۳۹۴	۲۳۹۷	۲۴۰۰	۲۴۰۳

اس نقش کو آتش چال سے پڑ کریں۔ آتش چال کی وضاحت اسی کالم میں کی گئی ہے۔ اس کو ملاحظہ کر لیں۔ انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر آپ محسوس کریں گی کہ آپ رو بہ صحت ہو رہی ہیں اور آپ کے گھر کے حالات میں بھی فرق پڑ رہا ہے یقین و ایمان کے ساتھ ان روحانی فارمولوں پر عمل کریں انشاء اللہ زبردست فائدہ ہوگا۔

### زندگی کی ابتلائیں

سوال از: (نام مخفی) —————  
میدک  
روحانی ڈاک کے کالم میں آپ پریشان حال اور غمگین لوگوں کے دکھوں کو دور کرتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ اللہ تک پہنچنے کا راستہ آپ ہی سے ہو کر گزرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہزار سال کی عمر بخشیں اور اسی طرح آپ ہمارا بیڑا پار لگاتے رہیں۔ (آمین)

میں آپ کے دربار میں اپنی مالی پریشانیاں لے کر حاضر ہوئی ہوں اس وقت جب میں آپ کو یہ خط لکھ رہی ہوں اتنی پریشان اور زندگی سے مایوس ہوں کہ دل چاہتا ہے یہی میری زندگی کا آخری دن ہو، بچپن میں باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا بہت سی غریبی اور تنگ دستی میں بچپن گزارا شادی کے وقت سسرال کی حالت دیکھی تو ایسا لگا کہ وہ دن گزر گئے اب سکون کی سانس نصیب ہوگی لیکن جیسے ہی میں اس گھر میں آئی غریبی میرے ساتھ اس گھر میں داخل ہو گئی۔ میرے شوہر کی مالی حالت بہت خراب ہو گئی یہاں تک کہ قرضے ہو گئے، کاروبار بدلا مگر پھر بھی وہی حالت ہے جہاں کچھ امید سے جاتے ہیں مایوسی ہی ہاتھ آتی ہے۔ برائے کرم بتائیے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ میرے شوہر بتاتے ہیں کہ شادی سے پہلے وہ بہت کماتے تھے۔

بچپن میں تپسی کی وجہ سے پریشان تھی مگر شادی کے بعد ایسا کیوں ہو گیا برائے کرم میری رہنمائی فرمائیے۔ ایک خط کے جواب میں آپ نے روحانی ڈاک کے کالم میں بتائے تھے کہ مالی حالت کا تعلق بیوی کے عدد سے متعلق ہوتا ہے کہیں ایسا تو نہیں ہے۔ بس میری پریشانی ختم ہو جائے۔

ہوتا، ہمیشہ بیمار رہتی ہوں، دوا بھی کرایا تب بھی کوئی فرق نہیں ہوا، مجھے کر درو پھینڈے میں درد رہتا ہے۔ ہفتے میں سنبھڑ، اتوار طبیعت بہت زیادہ خراب رہتی ہے۔ گھر میں برکت نام کی کوئی چیز نہیں آپس میں اختلاف، انتشار بہت رہتا ہے۔ میری اولادیں بھی پریشان رہتی ہیں۔ جب کہ نماز قرآن درود و وظائف کو پانچ وقت پابندی کرتی ہوں اور ہر کام میں رکاوٹ ترقی بھی رک گئی ہے اور بلندی سے پستی کی طرف آرہے ہیں کئی لوگوں کو گھر دکھایا تو لوگوں نے کہا کہ کرنی ہے اور سب پر اور ہر کام میں رکاوٹ ڈالی جاتی ہے، سفلی کے ذریعہ۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ معلوم کر کے ہمیں بتائیں کہ کیا معاملہ ہے یہ صحیح ہے کہ غلط اگر ہاں تو اس کا حل کیا ہے۔ ہمیشہ ذہن انتشار کا شکار رہتا ہے۔ بہت دعا کرتی ہوں مگر کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ اب آپ ہی حل بتائیں بہت مہربانی ہوگی۔

اور آپ ہمارا نام مخفی رکھنا صرف بھینڈی لکھنا بہت مہربانی ہوگی۔ ہم آپ کا رسالہ ۱۹۹۶ء سے پڑھ رہے ہیں آپ ہمارا جواب ضرور دیں۔

### جواب

آپ اثرات کی بھی شکار ہیں اور آپ کسی ایسے جسمانی مرض میں مبتلا ہیں جو ڈاکٹروں کی پکڑ میں نہیں آسکا ہے۔ لیکن ہمارا خیال یہ ہے کہ آپ جادو یا سحر سفلی کا شکار نہیں ہیں۔

اب رہی یہ بات کہ گھر میں انتشار اور افتراق رہتا ہے اور خیر و برکت کا بھی فقدان ہے تو اس کی وجوہات کچھ اور ہو سکتی ہیں اور اثرات بھی ہو سکتے ہیں کیونکہ دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ جن گھروں میں آسبی اثرات ہوتے ہیں وہاں خیر و برکت نہیں ہوتی اور ان گھروں میں آپسی اختلافات بھی ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے لئے آپ کو یہ کرنا چاہئے کہ سورہ بقرہ کی تلاوت چالیس دن تک لگاتار کرائیں اور تلاوت کا وقت صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے کے درمیان رکھیں۔ تلاوت بہ آواز بلند کرائیں۔ اتنی آواز میں کہ گھر کے افراد سن سکیں۔ انشاء اللہ گھر کی خوشی دور ہوگی۔ آپسی انتشار و افتراق سے نجات ملے گی اور خیر و برکت کا معاملہ بھی شروع ہوگا۔

اپنی صحت کیلئے آپ مندرجہ ذیل نقش اپنے گلے میں ڈالیں اور ایک بوتل پانی پر چالیس مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور یہ پانی دن میں دو بار صبح شام پابندی سے پیا کریں۔ اور یہ نقش کسی عامل سے لکھوا کر یا خود لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لیں۔



گی کیونکہ خدا جسے غم دیتا ہے اسے خوشیاں بھی عطا کرتا ہے۔ اللہ کی طرف سے جسے مشکلیں ملتی ہیں اسے آسانیاں بھی عطا ہوتی ہیں ازراہ قسمت جسے درد و غم نصیب ہوتے ہیں اسے عیش و عشرت بھی عطا ہوتے ہیں بے شک جس گھر میں خوشیاں ہوتی ہیں وہاں غم بھی اپنا ڈیرہ جماتے ہیں اور جس گھر سے بارائیں نکلتی ہیں ان ہی گھروں سے جنازے بھی نکلتے ہیں۔ بقول شاعر۔

خوشی کے ساتھ دنیا میں ہزاروں غم بھی ہوتے ہیں  
جہاں بجتی ہے شہنائی وہاں ماتم بھی ہوتے ہیں

یہی نظام قدرت ہے۔ اس دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ نظام قدرت کا ایک حصہ ہے لیکن آپ دیکھ لیجئے کسی بھی چیز میں بقا اور ٹھہراؤ نہیں ہے۔ جو خوش حال ہیں ان پر بد حالی بھی آسکتی ہے جو بد حال ہیں انہیں خوشیاں بھی میسر آسکتی ہیں۔ ماسوا ذات خداوندی کے کسی بھی چیز میں بقا نہیں ہے جہاں کل عالیشان عمارتیں تھیں وہاں اب کھنڈرات ہیں اور جہاں کل بلیقہ و دق جنگل تھا وہاں اب خوبصورت عمارتیں بنی ہوئی ہیں۔ یہ تمام حقائق یہ ثابت کرتے ہیں اندھیرے کے بعد اُجالا اُجالے کے بعد اندھیرا، مشکلوں کے بعد آسانیاں آسانوں کے بعد مشکلیں، غم کے بعد خوشی، خوشی کے بعد غم بہاروں کے بعد خزاں، خزاؤں کے بعد بہاریں۔ یہی دنیا ہے اور اس دنیا کی ہر چیز آتی جاتی ہے۔ جب یہ بات ہے تو پھر کسی بھی مشکل میں پھنسے ہوئے بندے یا بندی کو مایوس نہیں ہونا چاہئے اور یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اس کی پریشانیاں وقتی ہیں۔ انشاء اللہ ظلمت شب دفع ہوگی اور صبح کا نور گھر میں پھیلے گا، غربت کا دور ختم ہوگا اور خوش حالی کی گھڑیاں میسر آئیں گی۔

آپ کے شوہر کا اسم اعظم ”یا حسیب“ ہے روزانہ ۸۰ مرتبہ پڑھنا چاہئے آپ کا اسم اعظم ”یا لطیف“ ۱۲۹ مرتبہ روزانہ پڑھنا چاہئے۔ آپ کو روزانہ سورہ یسین اس طرح پڑھنی چاہئے کہ ہر مبین پر سات مرتبہ اَللّٰهُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِهِ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ وَهُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ پڑھیں اس عمل کو لگاتار ۴۱ دن تک پڑھیں اور صبح شام گھر کے ہر فرد کو ”یَا سَلَامُ یَا وَهَّابُ یَا تَحَوِّیْمُ“ کی ایک تسبیح پڑھنی چاہئے۔ جمعہ کے دن سو مرتبہ یہ درود پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

ان چند وظائف و اعمال کی پابندی سے آپ دکھوں سے نجات پائیں گی اور آپ کی زندگی میں انشاء اللہ خوش گوار انقلاب آجائے گا۔

مایوسی کفر ہے یہ جانتے ہوئے بھی زندگی سے اتنی مایوس اور ناامید ہوں ایسا لگتا ہے کہ موت کے ساتھ ہی یہ مصیبتیں دور ہوں گی۔

مہربانی کر کے میری مدد فرمائیے میں زندگی بھر آپ کی احسان مند رہوں گی۔ میرے شوہر کا اسم اعظم کیا ہے؟

## جواب

رب العالمین کا فضل و کرم ہے کہ روحانی ڈاک کے کالم کی وجہ سے اللہ کے بندوں کو زبردست فائدہ ہو رہا ہے ان کے جسم و روح کی تطہیر ہو رہی ہے اور ہمارے روحانی مشوروں پر عمل کر کے ان کو پریشانیوں سے اور کلفتوں سے نجات بھی مل رہی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک مسلمان کیلئے مایوسی کفر ہے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا کہ اللہ کی رحمتوں سے مایوس مت ہو اور اللہ کی رحمتوں سے کافروں کے سوا کوئی مایوس نہیں ہوتا کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پریشانیوں کے دن رات لے لے ہو جاتے ہیں اور زندگی ٹھٹھن محسوس کرنے لگتی ہے اور یہی وقت بندوں کے امتحان کا ہوتا ہے ان برے حالات میں بھی اگر بندے ثابت قدم رہیں تو اللہ کی رحمتیں ایک نہ ایک دن ان پر برسے لگتی ہیں کیونکہ یہ دنیا بے شک اور بے شک فانی ہے اور اس دنیا کی ہر چیز فنا کے گھاٹ اتر جانے والی ہے وہ خوشی ہو یا غم وہ راحت ہو یا مصیبت وہ دن ہو یا رات وہ خزاں ہو یا بہار دوام کسی کو بھی نصیب نہیں ہے خوشی کا زمانہ آتا ہے تو وہ بھی گزر جاتا ہے، غموں کا دور آتا ہے وہ بھی باقی نہیں رہتا، دن طلوع ہوتا ہے تو پھر غروب ہو جاتا ہے، رات آتی ہے تو وہ بھی گزر جاتی ہے اور یہی نظام قدرت ہے۔ اسی لئے قرآن حکیم میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ ہر مشکل کے بعد آسانی ہے۔ سردیوں کی راتیں بھی ہوتی ہیں لیکن وہ بھی تو گزر جاتی ہیں، گرمیوں کے دن بڑے ہوتے ہیں لیکن ان کو بھی گزرنا ہی ہوتا ہے۔ بلاشبہ اس وقت آپ پریشانیوں کا شکار ہیں لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ آپ اپنی زندگی کے آخری سانس تک پریشانیوں میں مبتلا رہیں گی۔ انشاء اللہ آپ کا یہ دور ایک دن گزر جائے گا، مصائب کی یہ راتیں ایک دن کٹ جائیں گی اور خوشیوں کا آفتاب آپ کی محن قسمت میں ضرور طلوع ہوگا۔ پت جھڑ کا یہ دور جسے دیکھ کر آپ ٹھٹھن محسوس کر رہی ہیں بہت جلد بیت جائے گا اور انشاء اللہ آپ کی زندگی میں بہاریں آئیں گی خوشیوں کے پھول کھلیں گے۔ روحوں کو متاثر کرنے والی خوشبوئیں آپ کے گھر میں بکھر سکیں گی اور آپ زندگی کی حقیقی مسرتوں سے انشاء اللہ ضرور بہرہ ور ہوں

## تین سوال

سوال از: شمس اللہ \_\_\_\_\_ بنگلور

۱۹۹۶ء سے طلسماتی دنیا کا باقاعدہ مطالعہ کر رہا ہوں اور تب سے مکمل سیٹ محفوظ ہیں اور وقت ضرورت ان شماروں سے استفادہ کرتا ہوں ویسے بنگلور میں ملاقات بھی ہوئی ہے۔ برائے کرم نیچے دیئے گئے سوالات کے جوابات تفصیل سے دیجئے۔ امید ہے کہ اگلے شمارے میں جواب ملے گا اگلے ماہ کی طلسماتی دنیا کا بے چینی سے انتظار کرتا ہوں۔

(۱) ستارہ دن کے اول منزل کا معتبر ہے یا پیدائش کے وقت جو ستارہ ہوتا ہے وہ معتبر ہے؟

(۲) میرے روحانی استاد سے معلوم ہو کہ جن کے منہ میں دانت نہیں ہوتے وہ نقش لکھنے سے مؤثر نہیں ہوتے۔ آپ کی کیا رائے ہے؟

(۳) لکی نمبر معلوم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ مہربانی فرما کر تحریر کریں۔

## جواب

انسان کی زندگی پر کئی ستارے اثر انداز ہوتے ہیں، جس وقت انسان پیدا ہوتا ہے اس وقت جس ستارے کی ساعت ہو وہ ستارہ بھی انسان کی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ جن دنوں میں انسان پیدا ہوتا ہے اس وقت جو برج چل رہا ہو اس برج سے متعلق جو ستارہ ہو وہ انسان کی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ انسان کے نام کا جو مفرد عدد ہو اس مفرد عدد سے متعلق جو ستارہ ہو وہ بھی انسان کی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اب اس تفصیل کو ایک مثال سے سمجھیں۔

مثلاً ایک شخص جس کا نام انجم حسن ہے اور جس کی پیدائش ۱۵ مئی بروز پیر ۲۰۰۶ء ہے۔ یہ شخص پیر کے دن پہلی ساعت میں پیدا ہوا ہے تو اس کا ایک ستارہ تو قمر ہے اور یہ قمر اس کی زندگی پر اثر انداز رہے گا۔ ۲۱ مارچ ۲۱ سے ۲۱ مئی کا زمانہ برج ثور کا ہے اور برج ثور سے متعلق ستارہ زہرہ ہے چونکہ انجم حسن کی پیدائش برج ثور کے عرصے میں ہوئی ہے اس لئے اس پر زہرہ ستارہ بھی اثر انداز رہے گا۔

انجم حسن کا مفرد عدد تین ہے اور عدد تین سے متعلق ستارہ مشتری ہے اس لئے کہی نہ کسی درجے میں ستارہ مشتری انجم پر اثر انداز رہے گا لیکن سب سے زیادہ اس کی زندگی پر وہ ستارہ اثر انداز رہے گا جو اس کے برج

سے تعلق رکھتا ہے اور وہ ہے زہرہ۔ اعتبار تینوں ہی ستاروں کا رہے گا لیکن سب سے زیادہ انجم حسن کی زندگی پر جس ستارے کے اثرات پڑیں گے وہ زہرہ ہے اور انجم کی تقدیر کا ستارہ زہرہ ہی کہلائے گا۔

میں نے فن کی پندرہ سو سے زیادہ کتابوں کا مطالعہ کیا ہے لیکن کتابوں میں یہ بات کہیں بھی میری نظر سے نہیں گزری کہ جس عامل کے منہ میں دانت نہ ہوں۔ اس عامل کے بنائے ہوئے نقوش مؤثر نہیں ہوتے۔ کوئی بھی عیب جو بعد میں پیدا ہوا ہو انسان کی صلاحیتوں کو موقوف نہیں کرتا۔

مثلاً کوئی شخص صحیح اعضاء لے کر پیدا ہوا ہو بعد میں اس کے جسم کا کوئی عضو متاثر ہو جائے تو اس کی فطری صلاحیتیں ختم نہیں ہو جائیں گی۔ دانت ظاہر ہے کہ بعد میں ہی جھڑتے ہیں، ماں کے پیٹ سے تو کبھی بچے بغیر دانت کے پیدا ہوتے ہیں بعد میں دانت نکلتے ہیں پھر عمر طبعی کو پہنچ کر یا کسی حادثہ کی بنا پر دانت جھڑ جاتے ہیں۔ چونکہ یہ کی پیدائش نہیں ہے اس لئے اس کی وجہ سے کسی بھی فطری یا کسی صلاحیت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا البتہ فن کی بعض کتابوں میں یہ بات نظر سے گزری ہے کہ اگر عامل کی ایک آنکھ قدرتی طور پر متاثر ہو آنکھ میں کوئی خرابی ہو یا بھینکا پن ہو تو اس کو روحانی عملیات میں کامل دسترس حاصل نہیں ہو سکتی اور کم سے کم باموکل عمل میں وہ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتا۔

لکی نمبر نکالنے کا طریقہ ہے کہ تاریخ پیدائش کے مجموعی اعداد سے مفرد عدد جو برآمد ہوتا ہے اس کو نام کے مفرد عدد کے ساتھ جمع کر کے پھر مفرد عدد برآمد کریں بس یہی لکی عدد ہے۔

مثلاً کسی شخص کی پیدائش ۱۵ جون ۱۹۹۰ء ہے اور اس کا نام زاہد ہے تو تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۴ ہے اور زاہد کا مفرد عدد ۸ ہے۔ چار اور آٹھ کو جمع کیا تو ۱۲ ہوا۔ بارہ کا مفرد عدد تین ہوا۔ بس زاہد کا لکی عدد تین ہے۔ اگر لکی عدد نام کے عدد سے لکراتا ہو تو پھر قیاس سے بھی لکی عدد برآمد کیا جاسکتا ہے لیکن یہ ایک لمبی بحث ہے اگر آپ فن اعداد کی کتابوں کا مطالعہ کریں گے تو آپ کو اس کا مفصل جواب مل جائے گا۔

## از دو اجی زندگی کا دکھ

سوال از: (نام و پتہ مخفی)

اللہ تعالیٰ آپ کا اور آپ جیسے دین کی دعوت اور خدمت کرنے والوں کا سایہ ہم ہمتیوں پر ہمیشہ قائم رکھے۔ (آمین)

## جواب

آپ دونوں کے یعنی میاں بیوی کے اعداد میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہے۔ آپ دونوں کا مفرد عدد آٹھ ہے۔ لیکن تجربات سے یہ بات ثابت ہے کہ آٹھ عدد کاملن آٹھ عدد کے ساتھ خرابیاں لاتا ہے۔ کیونکہ دونوں کی شخصیت ٹھوس ہوتی ہے اور دونوں کی طبیعت میں ضد اور ہٹ دھرمی ہوتی ہے اس لئے یہ دونوں ہی ایک دوسرے کے سامنے جھکنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور اپنے خیالات پر سختی کے ساتھ جبرے رہتے ہیں اور یہ ضد یہ ہٹ دھرمی اور یہ سختی اور تشدد ازدواجی زندگی کو تباہ کر کے رکھ دیتا ہے۔ آپ دونوں کے مزاجوں میں بھی بہت فرق ہے اور آپ دونوں کی سوچ و فکر ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے اس لئے دونوں کے درمیان اختلافات کا ہونا کوئی حیرتناک بات نہیں ہے۔ اب ازدواجی زندگی کی خوش حالی اسی میں ممکن ہے کہ آپ دونوں ہی ایک دوسرے کے لئے مسلسل قربانیاں دیں اور ایک دوسرے کی غلط باتوں کو برداشت کریں۔ ازدواجی زندگی میں بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک فریق کو دوسرے کی خاطر قربانی قدم قدم پر دینی پڑتی ہے کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ دونوں ہی فریق ایک دوسرے کے لئے قربانی دیتے ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک فریق قربانی دیتا ہے دوسرا نہیں دیتا۔ لیکن ایک فریق کی قربانی کی وجہ سے بھی ازدواجی زندگی پامال ہو جانے سے محفوظ رہتی ہے۔ ہمارے خیال میں ازدواجی زندگی کی بقا کے لئے عورت کو زیادہ قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ اس لئے ہم آپ سے یہ گزارش کریں گے کہ آپ ہر لمحہ خود کو قربانی کے لئے تیار رکھیں۔ اگر آپ ہی ضد اور تسلط کا راستہ اختیار کریں گی تو ازدواجی زندگی کے پامال ہو جانے کا اندیشہ رہے گا۔

اب رہی یہ بات کہ آپ کے شوہر آپ کی بات نہیں مانتے اور صرف اپنی چلاتے ہیں تو ایسا تو آج کل گھر گھر میں ہو رہا ہے۔ اکثر شوہروں کا وطیرہ یہی ہے کہ وہ عورتوں کے مشوروں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ لیکن ایک اچھی بیوی کا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے شوہر کو مشورہ دیدے اور اس کے بعد صبر کرے۔ مشورے پر عمل کرنے کی ضد نہ کرے ورنہ گھر کے نظام میں خرابی پیدا ہوگی۔ دوسری بات وہ کہ آپ کے شوہر کسی ایسے شخص کے ساتھ مل کر کاروبار کر رہے ہیں جو انہیں دھوکہ دے رہا ہے یا دھوکہ دے گا لیکن آپ کے شوہر کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی ہے یہ دونوں ہی باتیں ضد اور ہٹ دھرمی سے ختم نہیں ہو سکتیں۔ ان دونوں باتوں کو صرف محبت اور نرمی سے

آپ سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ میرے اس خط کو آپ اس بار ضرور طلسماتی دنیا کے اوراق میں شامل کریں۔ پہلے بھی دو تین مرتبہ میں نے اپنی زندگی کے مسئلوں میں آپ کی رہنمائی حاصل کرنے کی کوشش کی مگر بد قسمتی سے آپ کی کوئی دیکھیری حاصل نہ ہوئی۔ اس مرتبہ آپ کو رب العزت کا واسطہ دیتے ہوئے عاجزانہ درخواست کرتی ہوں آپ میری اس تحریر کو رد نہ فرمائیے اور میرے مسئلے کا حل مرحمت فرمائیے میں تاحیات مشکور رہوں گی۔ میرا نام (.....) شادی نکاح میں بدل کر (.....) رکھا گیا ہے۔ شادی ۱۹۹۹ء میں ہوئی۔ ہم لوگ شادی ہوئے تین ماہ خوش رہے اس کے بعد گھر میں لڑائی جھگڑے جائیداد کے بارے میں ہوئے۔ نہ جائیداد ملی نہ رہنے کے لئے ٹھکانہ نہ گھر۔ میرے شوہر لڑائی کی ابتدا کرنے کی وجہ سے مجھے مورد الزام ٹھہرایا گیا اس کے بعد میرے زیورات گم ہو گئے اور ایک ماہ بعد مجھے جہیز میں کولر دیئے تھے موم بتی جلا کر دیکھے۔ آدھی موم بتی میں پورا کولر جل گیا اور ہم لوگ آدھی رات کو جلتے جلتے بال بال بچ گئے پھر ڈیلوری میں مجھے ڈاکٹر نے جینے کا بھروسہ ہی نہیں دیا اور بہت تکلیف کے بعد ڈیلوری ہوئی۔ ایک مرتبہ مجھے میرے شوہر امی کے گھر سے پیسے لاؤ بولے تھے نہ لائے تو کیرو سین کا تیل جسم پر جلانے کے لئے ڈالے تھے۔ جلانے کیلئے میرے شوہر کے بڑے بھائی، ہم سے پچاس ہزار روپے جوڑے کی رقم لے کر اب تک نہیں دیئے، پوچھے تو صرف دینے کو کہتے ہیں کب دیں گے خدا بہتر جانتا ہے اب میرے شوہر پانچ سال سے ایک دھوکہ باز انسان کے ساتھ کاروبار کر رہے ہیں وہ آدمی کئی مرتبہ بہت سے لوگوں کو دھوکہ دیا ہے وہ آدمی میرے شوہر کو پوری طرح اپنی چنگل میں پھنسا کر رکھا ہے۔ میرے شوہر بہت جلد اس کی باتوں پر اعتماد یقین کرتے ہیں اور کئی مرتبہ بہت بہت نقصان اٹھا چکے ہیں اس کے باوجود بھی انہیں اپنے نقصان کا احساس ہی نہیں ہوا۔ میرے شوہر چار لاکھ روپے فائنٹس سے لاکر زیورات بیچ کر سیلانگ کمپنی تھی سامان بیچ کر سب پیسہ کاروبار میں لگا دیئے ہیں جو بھی کماتے ہیں وہ رقم اس آدمی کے گھر میں رکھتے ہیں۔ ان کا زیادہ وقت اس کے گھر میں گزرتا ہے نہ بیوی بچوں کی فکر ہے نہ سیدھے منہ بات کرتے ہیں نہ اب ہمارے پاس رہنے کے لئے گھر ہے نہ پیسہ نہ زیورات۔

مولانا صاحب اگر ہمارے اوپر جادو ہو اور اس کے لئے تعویذ وظائف دیں وہ میری بات سنے اور اس آدمی سے چھٹکارے کے لئے وظائف دیں اور وہ اس آدمی سے کاروبار الگ کریں۔



ذوب گیا جب اس ایجنٹ سے بات کرتا ہوں تو وہ کہتا ہے کہ تمہارا روپیہ ملے گا کہیں جائے گا نہیں تقریباً چار سال ہو گئے روپیہ نہیں ملا۔ جب کہ یہ روپیہ میں نے قرض لیا تھا لیکن اتنا زیادہ پریشان ہوں کہ کچھ لکھ نہیں سکتا، دل کہتا ہے خودکشی کر لوں، اب تک میں ان لوگوں کا قرض بھی نہیں ادا کر سکا میں بہت پریشان ہوں لیکن اسی دوران مجھے آپ کا پرچہ طلسمانی دنیا پڑھنے کا اتفاق ہوا مجھے کیسے ملایہ مجھے خود نہیں معلوم لیکن میں نے اس کو پڑھا تو ایسا لگا کہ میرے دل سے کوئی بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہو اور مجھے لگا کہ آپ سے رجوع ہونے پر مجھے نہ یہ کہ سہارا ملے گا بلکہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ خدا را آپ مجھے مایوس نہ کریں۔

ابھی آنے والے ماہ جون میں ۱۶ جون کو مجھے امریکی شپ پر انٹرویو دینے کے لئے جانا ہے اللہ کے واسطے اس پریشان حال کے لئے حضرت کوئی دعا یا تعویذ، وظیفہ بتا دیجئے تاکہ میں کامیاب ہو جاؤں۔ آپ کے بارے میں میں نے جان کار لوگوں سے پوچھا بڑی تعریف سن اور یہ بھی آپ جیسے بزرگوں سے کتنے اللہ کے بندوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ میں اتنا پریشان ہو چکا ہوں کہ کچھ لکھ نہیں جاتا۔ آخری حل کے طور پر آپ کے پاس یہ خط لکھ رہا ہوں، پلیز مجھے مایوس نہ کریں، میری پیدائش ۲ مارچ ۱۹۷۸ء ہے۔ میرے والد کا نام نور الدین علی ڈوگر کر دادا کا نام علی اسماعیل ڈوگر کر، والدہ کا نام زبیدہ خاتون نور الدین ڈوگر کر، دادی کا نام حفیظہ علی ڈوگر کر، نانا کا نام احمد صاحب مجھ گاؤں کرنانی کا نام حلیمہ احمد صاحب مجھ گاؤں کر۔

آپ دعا کیجئے کہ ۱۶ جون کو میرا انٹرویو ہو جائے اور میں انٹرویو میں کامیاب ہو جاؤں، نیز مجھے امریکی شپ کا ویزا مل جائے، آپ کا میرے زندگی پر بڑا احسان ہو گا کرم ہو گا۔

## جواب

آپ کو بذریعہ ڈاک ایک نقش روانہ کر دیا گیا ہے۔ انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے آپ کو امریکہ کا ویزا مل جائے گا۔ اگر خدا خواستہ نہ ملے تو پھر آپ چالیس دن تک روزانہ گیارہ سو مرتبہ آیت کریمہ کا ورد کریں، اول و آخر درود شریف پڑھیں۔ آیت کریمہ یہ ہے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ۔ اس کے علاوہ ۴۰ ہی دن تک عشاء کے بعد ۴۵ مرتبہ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ پڑھیں اور اس وظیفہ کے اول و آخر بھی گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اگر اس انٹرویو میں ناکامی ہو گئی

حل کیا جاسکتا ہے۔ آپ محبت اور پیار ہی سے یا پھر خدمت سے اپنے شوہر پر اثر انداز ہو سکتی ہیں۔ وقت کتنا بھی لگے لیکن شوہر کو رام کرنے کے لئے آپ صرف محبت اور خدمت کا راستہ اختیار کریں۔ غصہ، ضد، سختی اور انانیت عورت کو صرف نقصان پہنچاتی ہے۔ ضدوں سے بے شمار گھرتا ہوا ہو گئے ہیں اس لئے آپ ضد اور ہٹ دھرمی کو قطعاً ترک کر دیں اور اپنے شوہر کے خراب مزاج کو محبت اور خدمت سے بدلنے کی کوشش کریں۔ یقین کریں کہ محبت اور خدمت سے پتھر بھی پگھل جاتے ہیں۔

آپ روزانہ صبح کو ”يَا لَطِيفُ يَا ذَوْدُ“ ۵۱۲ مرتبہ پڑھا کریں اور شام کو مغرب کی نماز کے بعد ”يَا دَافِعُ يَا مَانِعُ“ دو سو مرتبہ پڑھا کریں۔ اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔ انشاء اللہ مہینے دو مہینے میں آپ شوہر کے مزاج میں فرق محسوس کریں گی اور وہ شخص جو آپ کے شوہر کو دھوکہ دے سکتا ہے وہ رفتہ رفتہ خود آپ کے شوہر کی زندگی سے الگ ہو جائے گا۔

اس وظیفہ کی پابندی کے ساتھ ساتھ اپنے رویہ میں نرمی رکھیں۔ جو بات ناگوار گزرے اس پر بھی ناگواری کا اظہار نہ کریں۔ صبر و ضبط سے کام لیں اور بے رخی کا جواب محبت اور توجہ سے دیں۔ انشاء اللہ جب آپ شوہر کا احترام تعلیمات دین کی وجہ سے کریں گی تو اللہ کی مدد اور نصرت کی آپ اس دنیا میں بھی حق دار ہوں گی اور آخرت میں بھی اور آپ کو آپ کی محبت اور نیکی کا صلہ اس جہاں میں بھی ملے گا اور اس جہاں میں بھی۔

میں دعا کرتا ہوں کہ رب العالمین آپ کی محبت کو آپ کے شوہر پر اثر انداز کرے اور آپ کی ازدواجی زندگی مثال بن جائے۔

## امریکہ جانا چاہتے ہیں

سوال از: فیاض الدین \_\_\_\_\_ منج گاؤں  
اللہ تعالیٰ آپ کو تمام آفات و بلیات، مصیبتیں اور پریشانیوں سے محفوظ رکھے اور آغوشِ کاسیہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رہے آمین یا رب العالمین۔ حضرت والا میں اپنا تعارف کراتا ہوں۔ میرا نام فیاض احمد ولد نور الدین علی ڈوگر کر ہے۔

حضرت میں عرصہ چار سال سے پریشان ہوں میں نے ship (پانی والی جہاز کی نوکری کے لئے) بے انتہا کوشش کی دو جگہوں پر ایجنٹوں کو میں ستر ہزار روپے اسی طرح دوسری جگہ ۲۵ ہزار روپے ان کے کہنے کی وجہ سے دیا لیکن میرا سارا روپیہ ذوب گیا۔ مجھے نوکری بھی نہیں ملی اور روپیہ بھی

خدا نخواستہ تو آئندہ آپ کو کامیابی مل جائے گی انشاء اللہ۔

آپ نے اپنے خط میں خودکشی کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس طرح کی باتیں خالصتاً بزدلی سے تعلق رکھتی ہیں ایک صاحب ایمان کو اس طرح کی باتوں سے احتراز کرنا چاہئے۔ آپ کو شاید معلوم نہیں کہ خودکشی کرنا حرام ہے اور اللہ کے نیک بندوں نے خودکشی کرنے والوں کی نماز جنازہ پڑھنے سے بھی گریز کیا ہے۔ جب کہ کسی بھی اجنبی مسلمان کی نماز جنازہ پڑھنا باعث ثواب ہے اور مسلمان کے جنازے کو ۴۰ قدم تک کا نذر ہادیہ سے ۴۰ کبیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں لیکن شرابی کی اور خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھنے سے بھی اللہ کے نیک بندوں نے اجتناب برتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ جب انسان کو کسی معاملے میں پے در پے ناکامی ملتی ہے تو دل ٹوٹتا ہے اور جھنجھلاہٹ بھی ہوتی ہے لیکن ایسے موافقات پر صبر سے کام لینا چاہئے اور اپنی تگ و دو جاری رکھنی چاہئے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ کی مدد صبر اور نماز کے ذریعہ حاصل کرو۔ اس کا مطلب یہی تو ہے کہ جب تک انسان کو کسی جائز معاملے میں کامیابی نہ ملے تو اس کو صبر کرنا چاہئے اور اس کو نماز قضاے حاجت کا شغل رکھنا چاہئے، نہ کہ یہ انسان مایوس ہو کر کسی دریا میں چھلانگیں لگانے کی پلاننگ شروع کر دے۔ یہ تو محض بزدلی ہے اور بہت بڑی معصیت بھی ہے ایسی معصیت کہ جس کی صفائی بھی ممکن نہیں ہے۔

آپ کا برج حوت اور ستارہ مشتری ہے، آپ کو پتا، پکھراج اور نیلم باذن اللہ اس آئیں گے۔ اگر ممکن ہو ان پتھروں میں سے کوئی ایک پتھر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی میں ۹ گرام چاندی کی انگلی میں جڑوا کر پہنیں۔ نوچندی جمعرات کو دو کلو گیموں کے آنے کی گولیاں بنا کر کسی تالاب یا دریا میں بہ نیت صدقہ ڈال دیں۔ اس صدقہ سے آپ کا رکاؤٹیں انشاء اللہ ختم ہو جائیں گی۔ میں دعا کرتا ہوں کہ رب العالمین آپ کو فرض سے نجات دے اور آپ کو اپنے تمام مقاصد حسنہ میں کامیابی عطا کرے۔ نیز آپ کو امریکہ کا ویزا لینے میں کامیابی مل جائے۔ (آمین)

## اعتراف گناہ

سوال از: (نام پوشہ مخفی)

بہت دن پہلے میں نے آپ کے پاس ایک خط بھیجا تھا، دل و دماغ میں تقویت کے لئے تو آپ نے رات کو سونے سے پہلے یا سلام یا قوی یا حمید تین سو ساٹھ مرتبہ پڑھنے کو کہا تھا میں نے چار پانچ مہینے تک لگاتار

پڑھا ہے تو اس سے مجھے بہت فائدہ ہوا تھا ایسا لگتا تھا کہ میری بیماری بالکل ختم ہو چکی ہے لیکن اس کے بعد میرا تعلق ایک عورت سے ہو گیا اور میں نے اس کے ساتھ غلط کام بھی کیا اور اس کے گھر کا کھانا بھی بہت کھایا اور وہ مجھے اپنے گھر لے جا کر دودھ بھی پلاتی تھی وہ میری عمر سے زیادہ عمر کی تھی، میری عمر ۲۳ سال کی ہے اور وہ شادی شدہ تھی اس کے تین بچے تھے جب کہ میری شادی بھی نہیں ہوئی ہے۔ کچھ دن کے بعد میں اپنے گاؤں میں چلا گیا پونہ سے تو گاؤں میں جا کر پتہ چلا کہ جہاں پر میں رہتا تھا پونہ میں وہاں اس کے فون بہت آتے ہیں اور وہ بار بار مجھے ہی معلوم کرتی ہے کہ اس کا پتہ بتا دو میں اپنے گھر پہ رات کو فون کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا تو مجھے بہت گھبراہٹ ہونے لگی اور ایسا لگا کہ پیٹ میں سے گیس اٹھ کر سینے میں آ گیا اور مجھے پسینہ آ گیا پھر اس کے بعد کچھ دن بعد ایسا ہی ہوا جب سے میں بہت پریشان ہوں مجھے ایسا لگا تھا کہ وہ عورت مجھے پکڑنے آرہی ہے دل و دماغ پہ وزن سار کھا رہتا ہے ایسی باتیں دماغ میں آتی ہیں اور میں ہر نائم اداس رہتا ہوں اور گھبراہٹ سی طاری رہتی ہے۔ ڈاکٹروں کو بھی دکھایا ہے وہ تو کچھ بھی بیماری نہیں بتاتے اور کئی سارے عاملوں کو بھی دکھادیا ہے انہوں نے بھی کچھ نہیں بتایا۔

آپ میرے خط کا جواب قریب کے شمارے میں دیں میں بہت زیادہ پریشان ہوں۔

## جواب

آپ اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور آئندہ اس طرح کے کسی بھی گناہ کے قریب نہ جانے کا عہد کریں۔ ایسا لگتا ہے کہ آپ کے اعصاب پر وہ عورت سوار ہو گئی ہے یا پھر آپ کا ضمیر آپ کو جھجھوڑ رہا ہے بہتر ہوتا یہ بات ہم سے بھی چھپا لیتے، آپ نے اگر اپنے اس سوالی کو رسالے میں چھاپنے کی تاکید نہ کی ہوتی تو ہم اس کو ہرگز ہرگز رسالے میں نہ چھاپتے۔ اب اسی میں عافیت ہے کہ آپ اس عورت سے تعلقات منقطع کر لیں اور دن رات استغفار کریں۔ اللہ غفور رحیم ہے وہ یقیناً آپ کی ہر غلطی کو ماسوا شرک کے معاف کر سکتا ہے۔ لیکن سچی توبہ کے لئے شرط یہی ہے کہ بندہ پھر کبھی اس گناہ کی طرف نہ پلٹے جس کی وہ معافی چاہ رہا ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین آپ کی غلطیوں کو درگزر کرے اور آئندہ کے لئے آپ کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

## گھریلو آفتیں

سوال از: (نام و پتہ مخفی)

خدمت میں عرض یہ ہے کہ میں بی، اے کی طالبہ ہوں، میں آپ کا رسالہ پڑھتی ہوں اور آپ کی اچھی باتیں پڑھ کر دل کو بہت خوشی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے رسالے کو دن دو دن رات چوگنی ترقی سے نوازے (آمین) میں آپ کے ادارے میں دوبارہ خط بھیج رہی ہوں، پہلی بار خط بڑی امید کے ساتھ بھیجا تھا مگر جواب سے ناآشہاری بڑا ہی دکھ ہوا۔ مگر پھر بھی خط لکھ رہی ہوں کہ شاید میری پریشانیوں کا آپ کے پاس کوئی حل ہو۔ جب میں ڈاک خط پڑھتی ہوں تو آپ لوگوں کی پریشانیوں کا اتنا اچھا جواب دیتے ہیں کہ لوگ اپنی مصیبت بھول جاتے ہیں اور آپ کی باتوں پر عمل کرتے ہیں۔ اسی لئے میں بھی ایسا جواب چاہتی ہوں کہ میری پریشانی کا آپ کے پاس کوئی حل ہو۔ دن پردن میرے والدین بیماری میں مبتلا ہوتے جا رہے ہیں۔ میری امی کو سنبھل بائی کا مرض ہو گیا ہے۔ دن پردن روشنی کم ہوتی جا رہی ہے، سر میں درد اکثر رہتا ہے۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ اگر آپریشن نہیں کرایا تو روشنی چلی جائے گی۔ ٹینشن اتنا بڑھ گیا ہے کہ اب اس کا علاج آپریشن ہی ہے مگر امی آپریشن نہیں کرانا چاہتی ہیں کچھ حافظہ کو دکھایا ہے تو ان کا کہنا ہے کہ میری امی کے اوپر سحر جادو کر دیا گیا ہے اس سے مرض بن گیا ہے۔ میری امی کا نام (.....) اور ان کی والدہ کا نام (.....) ہے گھر میں ہر فرد بیماری میں مبتلا ہے۔ والد محترم بھی بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ دنیا جہاں کی فکر مارے ڈال رہی ہیں۔ گھر پر پریشانی بھی بہت ہو گئی ہے۔

یہ سب باتیں جب سے میرے بھائی کی شادی ہوئی ہے کچھ زیادہ ہو گئی ہیں۔ بھابھی بھی ایسی نہیں ملی کہ گھر سنواری وہ تو الگی الگ والی ہیں۔ ہر وقت گھر میں ایک تناؤ سا رہتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ کہیں چلے جائیں۔ جب وہ اپنے گھر چلی جاتی ہیں تو گھر میں تناؤ بھی کم رہتا ہے اور پریشانی بھی۔ محلے والے الگ دشمن جان بنے ہوئے ہیں۔ چاروں طرف سے گھرے ہوئے ہیں۔ برائے مہربانی مجھے ایک اچھا جواب دیجئے میں آپ کی بہت شکر گزار ہوں گی۔ مجھے یہ بتائیے کہ میں امی کا آپریشن کراؤں کہ نہیں۔ اگر میری امی کے اوپر سحر جادو ہے تو کوئی وظیفہ بتائیں۔ میں امید کرتی ہوں کہ اس بار آپ مجھے مایوس نہیں کریں گے میں جواب کی منتظر ہوں گی بہت بہت شکریہ۔

## جواب

آپ کے گھر کی پریشانی کون کر دکھ ہوا۔ مسلم گھرانوں کا عام طور پر یہی حال ہے کہ جب لڑکوں کی شادی ہوتی ہے تو وہ اپنی بیویوں کے ساتھ صحیح رول ادا نہیں کر پاتے یا تو وہ بیوی کی طرف ڈھلک جاتے ہیں اور بیوی کے غلام محض بن کر رہ جاتے ہیں یا پھر وہ اپنی ماں کے غلام بنے رہتے ہیں اور اپنی بیوی کو پیروں کی جوتی سمجھتے ہیں۔ اس طرح عورتوں کے حقوق پامال ہو جاتے ہیں اگر بیٹا صرف ماں کی ہاں میں ہاں ملاتا ہے تو بیوی کی حق تلفی ہوتی ہے بیوی بھی ایک عورت ہے، ایک عورت کی چاہ میں دوسری عورت کو نظر انداز کیا جاتا ہے اور اگر بیوی کی ہاں میں ہاں ملا کر ماں کو ذلیل کیا جاتا ہے تو بھی عورت کی حق تلفی ہوتی ہے۔ جب کہ اسلام نے ہمیں اعتدال کی تعلیم دی تھی اور وہ یہ کہ ہم اپنے ماں باپ کی عظمت کو بھی پہچانیں اور اس لڑکی کی بھی قدر کریں جو ہجرت کر کے ہمارے گھر آئی ہے۔ ہمیں اپنی بیوی کے ساتھ وہ معاملہ کرنا چاہئے جو انصار مدینہ نے مہاجرین کے ساتھ کیا تھا۔ آپ کے گھر میں بھابھی کی طرف سے جو پریشانی ہے اس میں اصل قصور آپ کے بھائی کا ہے۔ آپ کے بھائی کو چاہئے کہ وہ صحیح رول ادا کرنے کا ثبوت دے اور جب آپ کے بھائی کا رول صحیح اور مخلصانہ ہوگا تو گھر میں کسی کی بھی حق تلفی نہیں ہوگی۔ ماں ماں ہے، بیوی بیوی ہے، ان دونوں میں سے کسی ایک کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ اب رہی یہ بات کہ آپ کی بھابھی بد زبان ہے، لا پرواہ ہے اور آپ کے ماں باپ کی عزت نہیں کرتی ہے تو ایسا جب ہی ہوتا ہے جب اس کا شوہر اس کو بے جا ڈھیل دے یا پھر بے جا پابندیاں لگائے۔ خواہ خواہ کوئی عورت جیسے بگڑتی غلط رول عورت کو بگاڑتا ہے۔ اگر شادی کے شروع دنوں سے مرد بیوی پر کنٹرول رکھے اور اس سے محبت کرنے کے ساتھ اس کو پیار سے یہ سمجھائے کہ میں اپنے ماں باپ کی خود خدمت کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ تم بھی ان کی خدمت کرو اور ان کی عزت کرو تو بیوی اپنے ساس دوسرے سے محبت کرنے پر مجبور ہوگی لیکن اگر مرد ایک بار بھی یہ غلطی کرے گا کہ اپنے ماں باپ یا اپنے بہن بھائی کی برائی بیوی سے کرے گا تو بیوی بے لگام ہو جائیگی اور وہ اپنے ساس دوسرے کو بے حیثیت سمجھنے لگے گی۔ آپ کو اصل شکایت اپنے بھائی سے ہونی چاہئے نہ کہ اپنی بھابھی سے۔ اگر بھابھی بری ہے تو بھی اس میں قصور آپ کے بھائی کا ہے۔ رہی آپ کے والدہ کی بیٹائی کی بات تو ہمیں ان پر سحر کے اثرات نظر نہیں آتے۔ ان کو تو کوئی دماغی مرض ہے یا پھر انہیں شدید قسم کا قبض ہے جس سے ان کی بیٹائی تیزی کے ساتھ



## جواب

روحانی عملیات سے دلچسپی ایک اچھی چیز ہے اور اس سے بھی زیادہ اچھی چیز یہ ہے کہ آپ اس لائن میں صحیح طریقے سے اپنی پکڑ چاہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ اسی وقت ممکن ہے جب آپ اس لائن میں باقاعدگی کے ساتھ قدم رکھیں اور حسب قاعدہ اس لائن میں اپنے قدم اٹھائیں۔ ہر لائن میں کامیابی حاصل کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ اس لائن کے پرائمری اسکول میں داخل ہو کر ہر سال امتحان در امتحان سے گزرتا ہوا انسان میٹرک، اور لی، اے تک پہنچے، جو لوگ اس لائن میں قدم رکھتے ہی اگلے ہی ہفتے بی اے فائنل میں چھانگ لگانے کی سوچتے ہیں وہ نادان ہیں اور ایسے لوگ کبھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتے۔ آپ اس لائن میں آہستہ آہستہ اپنا سفر شروع کریں اور مختلف منزلوں سے گزرتے ہوئے آخری منزل تک پہنچنے کی آرزو کریں۔ انشاء اللہ اس طرح آپ کی آرزو ضرور پوری ہوگی صحیح طریقہ سے عامل بننے کے لئے چار پانچ سال لگتے ہیں لیکن اگر صلاحیت ہو اور استاد صحیح معنوں میں رہنمائی کرنے کا اہل ہو تو کچھ کم وقت بھی لگ سکتا ہے لیکن تین سال تو آپ کو یقینی طور پر ریاضتوں سے گزرتا ہوگا۔

ہمارے یہاں شاگردی کا اصول یہ ہے کہ آپ اپنے تین فوٹو بھجوائیں۔ دو پاسپورٹ سائز اور ایک فوٹو اسٹامپ سائز (رسمی بکٹ کے برابر) پانچ سو روپے منی آرڈر کریں۔ اپنا نام والدین کا نام اور اپنی تاریخ پیدائش یا عمر لکھیں اور اپنا مکمل پتہ بھی تحریر کریں۔ آپ کو شاگردوں کی فہرست میں شامل کیا جائے گا اور آپ کی صحیح طریقہ سے رہنمائی کی جائے گی ماہنامہ طلسماتی دنیا کی سالانہ خریداری کے لئے ۲۴۰ روپے منی آرڈر کریں۔ رسالہ جاری کر دیا جائے گا۔ روحانی عملیات کی تربیت آپ کسی اور سے بھی لے سکتے ہیں۔ اب ہمارا مشورہ یہ ہے کہ اس لائن میں قدم رکھ کر ہتھیلی پر سرسوں اگانے کی بات نہ کریں۔ چند سال محنت کریں انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔

## کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا

سوال از: محمد ظفر الاسلام  
میں نے پہلے بھی خط لکھا تھا اس کا جواب نہیں آیا۔ میں قرآن مجید ناظرہ پڑھتا تھا فارغ ہونے پر مدرسہ سے حفظ کا الہام ہوا، مدرسہ جانے پر وہاں سے بھگایا گیا اور سارے راستے بھاگا روتے ہوئے قریباً عمر سات

گر رہی ہے۔ آج کل شوگر بھی ایک عام سامرض بن کر رہ گیا ہے اور شوگر میں بھی بینائی تیزی سے متاثر ہوتی ہے۔ بہتر تو یہی ہے کہ اگر بینائی تیزی سے گر رہی ہو تو ڈاکٹروں سے مشورہ کرنے کے بعد آپریشن کرائیں۔ آنکھوں کا آپریشن قدرے آسان ہوتا ہے لیکن اگر آپریشن کرانے پر والدہ تیار نہ ہوں تو ہر فرض نماز کے بعد ”یَانُورُ یَابَصِیْرُ“ سات مرتبہ پڑھ کر اپنی انگلیوں پر دم کر کے اپنی دونوں آنکھوں پر مل لیں۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے بینائی ٹھہر جائے گی اور نگاہ کا چشمہ بھی بنو لیں۔ چشمے سے بھی نگاہ ٹھہر جاتی ہے۔

آپ اپنے ماں باپ کی طرف سے دیکھی ہیں قابل قدر بات ہے لیکن آپ کے گھر کے مسائل جب ہی حل ہو سکتے ہیں جب آپ کے بھائی کی سوچ و فکر وہ ہو جائے جو سوچ و فکر آپ کی ہے۔ ہم دعا کریں گے کہ آپ کے بھائی کی اصلاح ہو جائے۔ انشاء اللہ بھابھی کی اصلاح خود بخود ہو جائے گی۔

## عامل بننا چاہتے ہیں

سوال از: ظفر علی  
عرض خدمت یہ ہے کہ میں روحانی عملیات سے دلچسپی رکھتا ہوں، ہمارے ایک شناسا مولانا کے ذریعہ اور کچھ عملیات کی کتابوں کے ذریعہ میں تھوڑا بہت جھاڑ پھونک کا عمل کرتا ہوں اور الحمد للہ لوگوں کو فائدہ بھی ہوتا ہے لیکن اکثر عمل میں اعتماد نہیں ہوتا کیونکہ میں نے مستقل طور پر یہ کسی سے سیکھا نہیں ہے۔ ہمارے مولانا کے ذریعہ آپ کا نام اور خدمات معلوم ہوئی سن کر بڑی مسرت ہوئی کہ اللہ نے اس دور میں آپ کو اس عظیم الشان کام کے لئے چنا، اللہ زور بازو میں مزید قوت دے۔

اگر آپ اس بندہ ناچیز کو شرف تلمذ بخشیں تو زہے نصیب، مجھے بتائیے کہ باضابطہ آپ کا شاگرد بننے کے لئے کیا کرنا ہوگا میں یہ بتاتا چلوں کہ میں فی سبیل اللہ اس کو کرتا ہوں۔

آخر میں آنجناب سے ادباً گزارش ہے کہ اس ناچیز کی درخواست پر غور کیا جائے اور مجھے قوی امید ہے کہ آپ مجھ پر یہ احسان عظیم ضرور فرمائیں گے۔

مجھے ماہنامہ طلسماتی دنیا جاری کرانا ہے اس کے لئے کیا کرنا ہوگا اور اس کی سالانہ رقم کتنی دینی ہوگی۔ برائے کرم آگاہ فرمائیے، اس خط کا جواب ضرور دیں، میں انتظار کروں گا۔

زیارت نبویؐ کا عمل کر کے معلوم کریں۔ میں نے خود گناہ نہیں کیا، گناہ کرائے گئے، مدراس سے بھگایا گیا کیونکہ میں نے صرف دو سال قبل سے تعویذ پہننا شروع کیا میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا اپنے ہی گناہ سمجھتا رہا گناہ مجھے یاد تھے جو درحقیقت آسیبوں سے میرے ذریعہ کئے اور مجھے کمزور کئے عضو مخصوص میڑھا ہے اور مثانہ بھی کمزور ہے۔ میرے اصل والدین کے متعلق علم نہیں۔ اللہ نے ملایا لیکن بچپن میں نہیں پہچانا استخارہ اور آسیب کے کہنے پر والد کا نام محمد ظفر الاسلام اور والدہ کا نام انوری بیگم ہیں۔ مجھے گھر معلوم ہے لیکن معذوری کی وجہ سے نہیں جاسکتا۔ یہ نقل والدین کا نام محمد یعقوب صادق ہے اور والدہ کا نام گلزار بانو ہے جو آپس میں دوست وغیرہ تھے اور دونوں والدہ اصل اور نقل سہیلیاں تھیں دونوں والد فوت ہو گئے اور دونوں والدہ زندہ ہیں انہیں نہیں دیکھا ان کے پاس ہوں اور دونوں کی ڈیوری اسپتال میں ہوئی۔ میں ان کا بیٹا تھا اور پیدائشی ولی تھا۔ شیطان نے بدل کر ادھر لایا جہاں تعزیہ وغیرہ بنتا تھا۔ میری شکل میں محلے میں ایک لڑکا ہے جو استخارہ کرنے پر میرا بھائی ہے پہلے بچپن میں میری ایسی شکل تھی اب بھی آنکھ وغیرہ ملتی ہے اور خوبصورت ہیں۔ میں صرف آپ سے ایک مومل کا عمل بذریعہ جن پڑھوانا چاہتا ہوں اور زکوٰۃ دلوانا چاہتا ہوں اس کے سوا کچھ نہیں چاہتا۔ زکوٰۃ صرف تین چار دن میں استخارہ کر کے تیزی سے دی جائے کیونکہ استخارہ سے خبر آیا ہے کہ خط پہنچے گا اور زکوٰۃ وغیرہ ادا کی جائے گی اور حاضر کرنے کا عمل آئے گا۔ جہاں رہتا ہوں ان کے پورے بچے سوائے دو تین کے بدلے گئے اور جائیداد کے الجھے ہوئے مسائل ہیں میری نیت مدرسہ پڑھنے کی ہے اور پرائیویٹ امتحان دے کر وکالت پڑھنے کی ہے اور اچھی نیت سے عامل بننے کی ہے۔ مجھے الہامات ہوئے ہیں، جن نے چرا کر مدرسہ کا ماڈل بنایا جو کہ صرف ایک بچا ہے اور توبہ کر چکا ہے۔ مجھے ایک الہام مصنف فتوح الغیب محمد عبدالوہاب قادری صاحب کا ہوا جن کے متعلق غلام محیٰ انجم کی کتاب پر نظر پڑی لیکن الہام ہوا کہ وہ یہی ہیں میں وہاں جاتا ہوں کسی کو نام معلوم نہیں یہاں سے اولیاء اللہ کی کتب لی جاتی جا چکی ہے۔ مجھے مومل کا عمل پڑھنا ہے۔ اُجب یا حزور ائیل بحق کاف یا کلیم جن سے پڑھوا کر مجھے خط کے ذریعہ حاضر کرنے کا عمل بتائیے اور میں آپ کو اس عمل کا ہدیہ مسائل حل کر کے رزق حلال حاصل کر کے ادا کروں گا۔ میں نے آپ کی کتابیں پڑھیں عملیات محبت وغیرہ لیکن مفرور ہونے پر عمل نہیں کیا۔ میرے مسائل اجازت لے کر حل کریں۔ الہامات آپ کو ہوں گے وہ میرے متعلق ہی ہوں گے لیکن نہ ہو تو وہ امتحان ہے

سال تھی۔ پھر کچھ دنوں بعد دوبارہ الہام ہوا۔ ویسے ہی گیا اس سے پہلے تعویذ پہننے کا الہام ہوا۔ اسی طرح کئی الہامات ہوئے اور میں بچپن سے کمزور تھا، حافظہ کمزور تھا۔ سیاہ سایہ اور دوسرے طرح کے جن بھی دیکھا اور بچپن میں اچانک صاف اردو بول کر خاموش ہو گیا۔ جب عمر ایک سال تھی میں پیدائشی ولی تھا۔ اسپتال سے بدلا گیا اور مجھ میں یہودی آسیب آئے جو کمزور کرتے گئے اور مدرسہ سے بھگاتے گئے اور کھنڈرات وغیرہ خواب میں دکھائے گئے۔ اسی طرح تیسری بار نہیں گیا کیونکہ مجھے جادو کر کے بڑے بڑے گناہ کرائے گئے۔ کتابوں کا شوق لگا اور کتابیں پڑھنے پر گھوڑے محل وغیرہ رنگین فوٹو کی دیکھتا گیا میں اس گھر میں آیا ہوں جو بہت گندہ ہے اور ان کی وجہ سے جادو کے ذریعہ مجھ سے بد فعلی وغیرہ کبیرہ گناہ کرائے گئے اور ولایت سلب کر لی گئی اور یہاں ٹی وی پر ڈراؤنے سیریل اور ٹائیز کا شوق لگایا گیا مجھے کچھ نہیں معلوم تھا، بستر پر پیشاب کی عادت لگ گئی، اسکول پڑھا اور آج کم و بیش ۲۳ سال کا ہوں اور میں نے اتنے عرصے فضول وقت برباد کیا کتابیں پڑھنے کا شوق اسی طرح مناظر دکھا کر دلایا گیا۔ میں نے فلم وغیرہ دیکھنا بند کیا اور اتنے عرصے مسجد میں جارب کشی، آستانوں پر حاضری اور اللہ و رسول کے نام لکھے ہوئے رقعات تھیلا بھر اٹھایا جو میرے پاس رکھے ہوئے ہیں۔ میں نے عامل کے ذریعہ معلوم کیا تھا تو اس نے دو مومل کے ذریعہ معلوم کر کے آسیب کی تعداد ۵ بتایا جو ناپاک تھے اور وہ عامل تبلیغی جماعت سے وابستہ ہیں لیکن اس کے علاج سے بھی کچھ افادہ نہ ہوا اور آج بھی مجھے سیاہ چہرہ دکھتا ہے اور آسیب بات بھی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ علاج کرا کر مجھے نجات دلا۔ مجھے آوازیں اور بد مذہب جن بھی دکھے اور پیر پککنے کی آوازیں بھی آئیں۔ اب قریب دو تین آوازیں ایک ساتھ آرہی ہیں جو بند نہیں ہو رہی ہیں۔ وہ سب اٹھانے پر گندے مقامات سے اور آسیبوں کے جادو سے میرے جسم پر زائد بال ہیں ہر جگہ اور پستان پر ورم، ہسر پر ورم کو بڑا، اور کمزوری، کان وغیرہ میڑھا ہے، ہر میرے بچپن میں میری شکل نورانی تھی، کثرت سے درود شریف پڑھنے، ہر تسبیح کے ذریعہ استخارہ آتا ہے، استخارہ کر کے خط لکھ رہا ہوں۔ مجھے جلد اس آفت سے نجات دلائیے میں قدامت ہونے پر گھر پر نماز پڑھ رہا ہوں اور شرعی معذور ہوں، مجھے پٹھا گیا، ڈراؤنے خواب دکھائے گئے اب تک پیشاب کی بیماری تھی دو اکھانے پر دور ہوئی۔ اللہ کے خوف سے رویا ہوں، نعت وغیرہ بھی پڑھا ہوں اس لئے آسیب ظاہر ہوئے ورنہ مجھے معلوم نہیں تھا۔ آسیب ہیں تعویذ پہننا ہوں فائدہ نہیں ہوا۔ میرے متعلق استخارہ یا

قسم کے گناہوں میں جتلا کر دیا۔

آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اب آپ خدامت کی وجہ سے نمازیں بھی گھر میں پڑھ رہے ہیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کے گناہوں کی کچھ شہرت بھی ہو گئی اور آپ رسوا بھی ہوئے۔ اب آپ ہم سے یہ پوچھتے ہیں کہ ہم کسی استخارہ کے ذریعہ یہ معلوم کریں کہ آپ نے گناہ خود نہیں کئے بلکہ آپ سے کرائے گئے۔ عزیزم گناہ انسان خود کرے یا کوئی اسے گناہ کے لئے آمادہ کرے ہر صورت میں وہ خود گناہ گار ہوتا ہے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ انسان کو گناہ کے لئے شیطان درغللاتا ہے لیکن اسلامی قانون کے اعتبار سے بھکنے والا خود بھی گناہ گار ہے، ہم صرف کسی شیطان کو کسی گناہ کا ذمہ دار ٹھہرا کر اللہ کی پکڑ سے نہیں بچ سکتے۔ ہمارے نزدیک یہ سوچ کہ گناہ ہم نے خود نہیں کئے بلکہ کسی نے کرائے یہ بھی ایک طرح کی غلطی ہے اور اس غلطی کی وجہ سے انسان توبہ کی توفیق سے محروم ہو جاتا ہے۔ سمجھ داری کا تقاضہ یہ ہے کہ انسان گناہ کرنے کے بعد خود ہی کو قصور وار سمجھے اور اپنے رب سے اپنے گناہ کی معافی طلب کرے اسی میں عافیت ہے۔ اپنے گناہ کی ذمہ داری دوسروں کے سر پر ڈال کر انسان نہ توبہ کرے گا نہ شرمسار ہوگا۔

آپ نے یہ فرمائش بھی کی ہے کہ ہم مؤکل تابع کرا دیں اور کسی جن کے ذریعہ مؤکل کی زکوٰۃ ادا کرا دیں تاکہ آپ کو کوئی زحمت نہ اٹھانی پڑے، آپ کی یہ غلط فہمی دور کر دیں کہ مؤکل اس دور میں تابع کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ مؤکل عامل کی اپنی محنت سے تابع ہوتا ہے۔ ہم لوگوں کو مؤکل تابع کرنے کے عمل بتاتے ہیں، ہم مؤکل سپلائی نہیں کرتے نہ ہمارے ادارے میں مؤکلوں کا کوئی فارم ہے کہ جس کو چاہے مؤکل فروخت کر دیں اور نہ ایسا کوئی طریقہ ہے کہ ہم کسی جن کے ذریعہ اس طریقہ پر عمل کر کے مؤکل کسی کی جیب میں ڈال دیں۔ خدا ہی جانے آپ کس ذات سے استخارہ کر رہے ہیں اور استخاروں کے جوابات آپ کو کہاں سے موصول ہو رہے ہیں آپ نے فرمایا ہے کہ استخارہ میں جواب آگیا ہے کہ آپ کا خط ہمارے پاس پہنچے گا مؤکل کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے گی اور مؤکل حاضر کرنے کا عمل آپ کے پاس آجائے گا۔ آپ نے اپنے خط کے آخر میں ایک عمل مانگا ہے اور یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ اسی عمل حاضرات کے ذریعہ جو لوگوں کی خدمت کریں گے اس کے بعد آپ کو ہدایا کی صورت میں جو رزق حلال نصیب ہوگا اس میں آپ ہم کو بھی اس عمل کا ہدیہ روانہ کریں گے بڑا اچھا جذبہ ہے، اللہ اس جذبے کا صلہ آپ کو عطا کرے اور ہماری اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو عقل سلیم کی دولت سے سرفراز کرے تاکہ آئندہ آپ ہمارا اور اپنا قیمتی وقت

میری مدد کریں میں وہاں دیوبند میں آکر مدرسہ اور آپ کی شاگردی اختیار کروں گا۔

## جواب

یہ جان کر حیرت ہوئی کہ آپ مادر زاد ولی ہیں اور بچپن ہی سے آپ پر الہامات کی بارشیں ہو رہی ہیں۔ مادر زاد ولی ہونے کی اصطلاح بہت معروف اصطلاح ہے اکثر لوگ بعض بزرگوں کے بارے میں یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ فلاں فلاں بزرگ مادر زاد ولی تھے جب کہ ہماری محدود معلومات یہ بتاتی ہیں کہ نبوت وہی ہوتی ہے اور ولایت وہی نہیں ہوتی کسی ہوتی ہے۔ نبی ماں کے پیٹ ہی سے نبی بن کر پیدا ہوتا ہے یہ بات تو الگ ہے کہ ہر نبی کو نبوت کی سعادت سے ۴۰ سال کی عمر میں سرفراز کیا گیا لیکن ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں کوئی پیغمبر بھی ایسا نہیں گزرا جس کے بارے میں پہلے سے یہ طے کیا گیا ہو کہ اس کو نبوت عطا کریں گے۔ چنانچہ جب نبی اپنی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تب بھی وہ نبی ہی ہوتا ہے۔ لیکن ولایت ایک کبھی چیز ہے جو بھی مسلمان اس دنیا میں ولایت کے درجے تک پہنچا ہے وہ اپنی جدوجہد یا صفت، عبادت، ترک لذات، ترک خواہشات اور خدمت خلق کے ذریعہ پہنچا ہے لیکن یہ جان کر ہمیں حیرت ہوئی کہ آپ ماں کے پیٹ سے ولی بن کر پیدا ہوئے اور آپ پر کشف والہام کی بارشیں بچپن ہی سے برتی رہیں۔ پھر شیطانی طاقتوں نے آپ کو گناہوں میں مبتلا کر دیا۔ اس کا مطلب یہ بھی ہوا کہ آپ کی ولایت کمزور تھی اگر اس میں جان ہوتی تو کوئی شیطان آپ کی ولایت پر اثر انداز نہ ہوتا آپ نے سنا ہوگا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی جب دنیا سے رخصت ہونے والے تھے تو شیطان لعین نے ایک روشنی کی شکل میں آکر کہا تمہارے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں اب کسی استغفار یا عبادت کی ضرورت نہیں۔ جب کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی مرض وفات میں بھی عبادت سے غافل نہیں تھے۔ جب شیخ نے شیطان کی یہ بات سنی تو فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم اس کے بعد چند لمحوں کے لئے وہ روشنی غائب ہو گئی۔ اس کے بعد پھر ظاہر ہوئی اور اس نے کہا جاتے تیرے علم نے بچا لیا۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمایا مجھے میرے علم نے نہیں بلکہ مجھے میرے رب کے فضل نے بچایا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ شیطان لعین سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی پر اثر انداز نہیں ہو سکا اور سچ بات یہی ہے کہ شیطان اولیاء کرام کو درغللانے میں ہرگز ہرگز کامیاب نہیں ہوتا لیکن آپ کیسے ولی تھے کہ شیطان نے نہ صرف آپ کو بہکایا بلکہ آپ کو فحش



پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ پندرہ دنوں میں آپ کو جسمانی تکالیف سے نجات ملے گی۔  
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۰	۹۳	۹۶	۸۳
۹۵	۸۴	۸۹	۹۴
۸۵	۹۸	۹۱	۸۸
۹۲	۸۷	۸۶	۹۷

### زندگی کی الجھنیں

سوال: امجدہ بانو \_\_\_\_\_ ممبئی

میں کافی عرصے سے آپ کی کتاب طلسماتی دنیا پڑھ رہی ہوں جب بھی پڑھتی ہوں اس پر عمل کرتی ہوں۔ میں نے اسی دوران اپنے دو خط کراچی میں روانہ کئے تھے لیکن کوئی جواب نہیں آیا۔

میری پریشانی یہ ہے کہ میں قبل چھ سال سے پریشان ہوں لیکن میں نے کبھی اس بات پر غور نہیں کیا لیکن میری پریشانی بڑھتی ہی جا رہی ہے جب سے میں نے اس گھر میں قدم رکھا ہے پہلے میرے شوہر سعودی میں تھے وہ واپس آ گئے اس کے بعد لڑکے کے گلے میں گانٹھ ہو گئی اس کا آپریشن اس کے بعد میں تین سال سے پیٹ درد میں پریشان تھی بہت علاج کروائی لیکن بیماری معلوم نہ ہوئی، الٹرا سونو گرافی پیٹرن سب کروائیں لیکن کوئی بیماری نہیں معلوم ہوئی تیس سال بعد اچانک تکلیف بڑھ گئی دوا خانہ جانے پر فوراً آپریشن ہوا اور ڈیڑھ کلویک گانٹھ نکلی، چھوٹی آنت میں پوری آحت کو کاٹ کر آپریشن ہوا۔ اسی دوران میرے لڑکے نے بارہویں پاس کیا لیکن میرا دوا کا خرچ اتنا تھا کہ میں اس کو آگے پڑھانہ سکی۔ میرے شوہر قرض سے پریشان تھے کسی طرح وہ اپنے بھائیوں سے پیسہ لے کر سعودی گئے وہاں سے بھی دس مہینے میں واپس آ گئے۔ بیمار ہو کر ان کے اندرونی جگہ سے مواد آنے لگی۔ پھوٹے کے اندر پھوڑا ہو گیا اور وہ پھوڑائی بی کا ہے ان کا علاج جے جے میں چل رہا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ میری بیماری میں پورے ایک لاکھ روپے خرچ ہوا وہ پیسے میرے اپنے رشتے دار نے دیئے تھے اور وہ لوگ یہ سمجھے کہ میرا شوہر باہر جا کر ادھار دیس گئے لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا اور پورے دو سال ہو گئے میرے پاس آمدنی کا کوئی بھی راستہ نہیں

ضائع نہ کریں۔ انسان کو اس کی زندگی میں کچھ بھی اللہ کی طرف سے عطا ہوتا ہے اس میں سب سے زیادہ قیمتی دولت وقت ہی ہے اور وقت ایسی دولت ہے جو ایک بار ضائع ہونے کے بعد دوبارہ ہاتھ نہیں لگتی۔ باقی آپ کے خط کو طلسماتی دنیا کے قارئین بھی پڑھیں گے۔ ہم نے اپنی بساط کے اعتبار سے جواب دیدیا ہے لیکن نہ ہم عقل کل ہیں نہ علم محض۔ ہم تو آپ کے خط کے بعض اجزا پر نظر ڈال کر یہی کہنے پر قناعت کریں گے کہ کوئی تلاء کہ ہم تلاء میں کیا؟

### جسمانی مرض

سوال از: جیلہ بانو \_\_\_\_\_ ممبئی

یہ خط میں آپ کی خدمت میں ممبئی سے لکھ رہی ہوں کچھ مہینوں سے میری طبیعت خراب تھی۔ پیٹ میں، پسلی میں درد رہتا تھا میں نے بہت علاج کروائی لیکن ٹھیک نہیں ہو پایا بعد میں معلوم ہوا کہ لیور میں سوجن ہے، ڈاکٹروں نے بھرتی کرنے کی صلاح دی۔ اسپتال میں بھرتی بھی ہوئی چھ دن تک اب مجھے چھٹی مل گئی ہے لیکن پسلی میں درد ابھی بھی باقی ہے اور سب سے بڑی الجھن یہ ہے کہ مجھے گھبراہٹ بہت ہوتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری جان نکل جائے گی۔ ڈاکٹر کے پاس جاتی ہوں تو کہتے ہیں تم کو کوئی بیماری نہیں ہے اور مجھے گھبراہٹ کے ساتھ ساتھ پسینہ بہت آتا ہے، بے چینی بہت بڑھ جاتی ہے۔ سب طرح سے ہار کر میں آپ سے فریاد کر رہی ہوں کہ مجھے کوئی ایسی دوا بتائیے یا پھر گھبراہٹ دور ہونے کے لئے کوئی تعویذ دیں تو بہتر ہے۔ میں اپنا پتہ لکھ رہی ہوں میں طلسماتی دنیا کا رسالہ پڑھ کر یہ خط لکھ رہی ہوں، خط لکھنے میں جو غلطی ہو معاف کریں۔

### جواب

آپ جسمانی مرض ہی میں مبتلا ہیں لیکن مرض جو بھی ہے وہ پکڑ میں نہیں آ رہا ہے۔ غالباً آپ کا مرض پیٹ سے تعلق رکھتا ہے۔ کسی اچھے ہسپتال میں اپنا چیک اپ کرائیں۔ آپ کی بیماری کا روحانی علاج بھی ہم بتاتے ہیں اس فارمولے سے بھی آپ کو انشاء اللہ فائدہ محسوس ہوگا۔

آپ روزانہ صبح کو نماز فجر کے بعد سورہ فاتحہ مع بسم اللہ اس طرح پڑھیں کہ بسم اللہ کے میم کو الحمد کے دال میں ملا لیں۔ اور ۴۰ مرتبہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے پی لیں۔ ۱۲ ات کو سوتے وقت ۱۳۱ مرتبہ ”یا سلام“ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کر کے سوئیں۔ اور مندرجہ ذیل نقش کا لے پکڑے میں

بہت بھروسہ ہے۔ کسی طرح بھی میری پریشانی دور ہو جائے۔

## جواب

فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی تین مرتبہ سورۃ الم نشرح ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ تین مرتبہ سورۃ قدر پڑھنے کا معمول بنالیں۔ صبح شام یا سلام ۱۳۱ مرتبہ پڑھیں۔ بعد نماز مغرب سورۃ واقعہ اور نماز فجر کے بعد سورۃ یسین کی تلاوت کریں۔ ان چند اعمال کی پابندی کرنے سے انشاء اللہ حالات میں سدھار پیدا ہوگا، گھر میں جو بچے بیمار ہوں یا بلا وجہ روتے رہے ہوں ان پر تین مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر دم کر دیا کریں۔ انشاء اللہ چند دن اس عمل کی پابندی سے ان کا رونا بھی موقوف ہوگا اور وہ بیماری سے بھی نجات پالیں گے۔

اپنے شوہر سے کہہ دیں کہ وہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد ”یا مغنی“ تین سو مرتبہ پڑھا کریں۔ اس عمل سے ان کی آمدنی بڑھے گی اور گھر میں خیر و برکت پیدا ہوگی۔

روزگار کے لئے جدوجہد کو جاری رکھتے ہوئے دعاؤں اور وظائف سے فائدہ ہوتا ہے لیکن صرف دعاؤں اور وظائف پر قناعت کر کے نہیں بیٹھ جانا چاہئے۔ اگر آپ روزانہ صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے کے درمیان سورۃ بقرہ کی تلاوت ۴۰ دن تک کر لیں تو انشاء اللہ گھر سے بیماریوں کا سلسلہ ختم ہو جائیگا مغرب کے بعد قرض کی ادائیگی کے لئے ۲۱ مرتبہ یہ پڑھیں۔ اَلْغِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَ اَغْنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ۔ پڑھائی کے دوران نگتھاپنے بالوں میں کرتی رہیں اگر یہی عمل آپ کے شوہر بھی کریں تو بہتر ہے۔

اگر آپ نے مذکورہ عمل کی پابندی کر لی تو پھر یہ مکان چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انشاء اللہ اسی گھر میں آپ کے حالات سدھر جائیں گے۔ اپنے شوہر کو اس بات کی بھی تاکید کریں کہ وہ نماز ظہر کے بعد ”یا وھاب“ ۱۳۱ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ آپ کا بیٹا شبیر خان اگر پابندی کے ساتھ روزانہ ”یا مھکوز“ کی ایک تسبیح صبح اور ایک تسبیح شام کو پڑھ لیا کرے تو اس کے فوائد وہ خود محسوس کرے گا۔

آپ کے بیٹے کا برج ثور ہے عقیق کی انگوٹھی اس کو انشاء اللہ اس آئے گی۔ سات گرام چاندی میں نورتی کا عقیق کو کا کولا رنگ کا جزوا کر پہنا دیں۔ انشاء اللہ اس کے اثرات مرتب ہوں گے۔ شبیر خاں کے لئے جمعہ کا دن اہم ہے۔ جمعہ کے دن شبیر کو سو مرتبہ درود شریف جو بھی یاد ہو

ہے کیونکہ میرا شوہر بیمار ہے لڑکے کو تین ہزار پانچ سو مہینے کا کام ہے اور آدمی بھی کبھی کبھی تھوڑا بہت کام کرتے ہیں جب ان کو تکلیف نہیں ہوتی تب مگر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ قرضہ کیسے اترے اور میں بہت پڑھائی کر رہی ہوں پھر بھی نہ معلوم اللہ تعالیٰ کو کیا منظور ہے۔ سن ۲۰۰۴ء میں میرے لڑکے نے بارہویں کا امتحان دیا نمبر بھی اچھے آئے لیکن نوکری کہیں اچھی نہیں مل رہی ہے جہاں جاتا ہے کام پر وہ بھی کہتے ہیں کہ B.COM پاس چاہتے ہیں اور یہی سن کر میرا لڑکا بہت روتا ہے اور بار بار کہتا ہے کہ تم گھر بدل لو یہ گھر نہیں ہے اسی گھر میں آنے کے بعد ابا بیمار پڑے تھے تمہارا آپریشن ہوا چھوٹی لڑکی کے پیر میں سوجن ہے اس سے چھوٹے لڑکے کو پیشاب میں دھات گر رہا ہے اور خود اس کے مہینے میں درد ہوتا رہتا ہے۔ میں اس کو تسلی دیتی ہوں کہ بیٹے سب ٹھیک ہو جائے گا، اللہ پر بھروسہ رکھو نماز پڑھو میں خود بھی بہت پریشان ہوں رات رات بھر سوچ میں رہتی ہوں اور اپنے شوہر اور لڑکے پر غماز نہیں ہونے دیتی ہوں حضرت میری آپ سے گزارش ہے کہ سب سے پہلے آپ میرے لئے کوئی ایسی دعا بتائیے کہ میرے گھر سے بیماری کا سلسلہ جو چل رہا ہے وہ ختم ہو جائے دوسرا میرا قرض اتر جائے، میرے شوہر لڑکی اور لڑکے کی جو بیماری ہے اس کے لئے دعا بتائیے کیونکہ جو بھی دعا پڑھتی ہے وہ میں خود پڑھوں گی۔ کسی طرح بھی لڑکے کی اچھی نوکری کے لئے دعا بتائیے میں دو سال سے استخارہ میں فون لگا رہی ہوں لیکن فون لائن نہیں ملتی آخر میں مجھے آپ کی کتاب کے بارے میں معلوم پڑا اچھ مہینے سے میں یہ کتاب پڑھ رہی ہوں اس میں سب کے سلسلے کے بارے میں پڑھی تو میں نے سوچا کیوں نہ اپنے گھر کے بارے میں لکھوں۔ اس لئے میں لکھ رہی ہوں کراچی میں بھی میں نے دو خط روانہ کئے ہیں لیکن وہاں سے بھی خط کا کوئی جواب نہیں آیا میں بہت امید سے لکھ رہی ہوں میں یہ بھی لکھ رہی ہوں کہ میرا نام حمیدہ ہے لڑکے کا نام شبیر خان ہے۔ پیدائش ۸۵-۳-۲۳ ہے۔ جو نوکری کی تلاش میں ہے اس کے لئے کوئی دعا بتائیے، شوہر کا نام وصی اللہ ہے۔

سب سے پہلے مجھے یہ بتائیے کہ گھر بدلوں یا نہیں گھر بدلنے کی طاقت میرے پاس نہیں ہے دوسرے گھر کے لئے ڈپوزٹ زیادہ ہے اور بھی بہت کچھ، آپ سے کہنا ہے لیکن خط بڑا ہو رہا ہے آپ میرے خط کا جواب بھیجئے اگر آپ کے رسالے میں چھپنے کا وقت نہ ہو میں بہت ہی ارجش لکھ رہی ہوں خدا کے لئے میرے خط کا جواب آپ ضرور دیجئے اگر آپ کہیں تو میں دیوبند آ کر مل بھی لوں گی مجھے آپ کے رسالے پر بہت

ہے تو اثرات ہی کی علامت ہے۔ آپ روزانہ صبح شام قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں سات مرتبہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے تبسم کو پلایا کریں اور سوتے وقت ایک بار آیت الکرسی اور ۱۳ مرتبہ یا رقیب پڑھ کر تبسم پر دم کر دیا کریں۔ انشاء اللہ ۲۱ دن ایسا کرنے سے تبسم کو اثرات سے نجات مل جائے گی۔ ایک کاغذ پر سات مرتبہ ”یا حفظ“ لکھ کر اپنے گھر میں چسپاں کر دیں۔ انشاء اللہ آپ کے گھر کی بیماریاں ختم ہو جائیں گی۔

گھر میں نماز اور قرآن حکیم کی تلاوت کا ماحول بنائے رکھیں تاکہ خیر و برکت حاصل رہے۔ جن گھروں میں قرآن حکیم نہیں پڑھا جاتا وہاں نحوست پیدا ہو جاتی ہے اور خیر و برکت وہاں سے رخصت ہو جاتی ہے۔

### اعداد کا ٹکراؤ

سوال از: یونس جمیل

بندہ آپ کا رسالہ ”طلسماتی دنیا“ ۱۹۹۶ء سے مطالعہ کرتا رہا ہے اور کئی مسئلے کا حل بھی روحانی طریقہ سے اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ یہ محض آپ کی محنت اور مالک دو جہاں کا رحم و کرم ہے۔ چونکہ میں ایک جگہ مستقل نہیں رہتا اسی لئے برائے مہربانی یہ پرچہ نہیں منگا کر بک اشال سے ہی لیتا ہوں۔ کئی بار پرچہ خریدنے سے محروم بھی رہ جاتا ہوں۔ اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ میرا جواب برائے ڈاک سے بھیجے۔

میرا نام یونس جمیل، والدہ کا نام رضیہ سلطانہ اور والد صاحب کا نام جمیل احمد ہے۔ میری تاریخ پیدائش ۱۷ مئی ۱۹۸۱ء ہے۔ علم الاعداد کی روشنی میں دیکھا جائے تو میرے نام کا مفرد عدد دو ہے۔ جب کہ تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۵ ہے۔ چونکہ ۵ عدد کا دشمن عدد دو ہے۔ لہذا آپ سے گزارش ہے کہ ان اعداد کے ٹکراؤ اور برے اثرات سے بچنے کے لئے کوئی وظیفہ ضرور دیں۔ اور یہ بھی بتائیں کہ مجھے کس نمبر پر زیادہ ترجیح دینا چاہئے دو پر یا پھر ۵ پر۔

### جواب

تاریخ پیدائش کا عدد اہم ہوتا ہے۔ نام کے عدد کے مقابلے میں۔ کیونکہ نام کا عدد تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ البتہ تاریخ پیدائش کے عدد کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ بہتر تو یہ ہے کہ اگر تاریخ پیدائش کے عدد اور نام کے عدد میں ٹکراؤ ہو تو نام بدل دینا چاہئے اور نام عمر کے کسی بھی حصے میں بدلا جاسکتا ہے لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر ہر فرض نماز کے بعد ۱۴ مرتبہ ”یا ہاب“ پڑھنے

پڑھنا چاہئے۔ زندگی کی ابتلاؤں اور الجھنوں سے انسان نجات پاسکتا ہے بشرطیکہ وہ واجبی جدوجہد کے ساتھ اپنے رب کو یاد کرتا رہے، دعائیں کرتا رہے اور روحانی فارمولوں کا پابند رہے، مشکلیں کیسی بھی ہوں ایک دن آسانی میں بدل جاتی ہیں۔ رات کتنی ہی بھیاں ہو بالآخر صبح کا نور ہر طرف پھیلتا ہے۔ کسی بھی صاحب ایمان کو مایوس نہیں ہونا چاہئے اور دعا کرنی چاہئے کہ اللہ اس کو درد و غم کے اندھیروں سے نجات دے اور اس کی زندگی میں خوشیوں کا آفتاب طلوع ہو۔ اللہ کے گھر کسی مصلحت کی وجہ سے دیر تو ہو سکتی ہے لیکن وہاں اندھیر نہیں ہے۔ دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں اور دعائیں کسی بھی صورت میں رد نہیں ہوتیں۔ اگر دعا قبول ہونے میں دیر بھی لگے تو دعاؤں کی برکت سے نئے مصائب سے جو مقدر تھے ان سے چھٹکارا مل جاتا ہے اور دعائیں آخرت کے لئے بھی ذخیرہ بن جاتی ہیں اس لئے دعائیں کرنی رہیں اسی میں بھلائی ہے اور اسی میں کامیابی کی امید ہے۔

### اوپری اثرات

سوال از: سیدہ۔

آپ کے بارے میں طلسماتی دنیا کے قاری سے معلوم ہوا آپ غریب مظلوم کی فریاد سنتے ہیں۔ میں پہلی بار خط لکھ رہی ہوں اپنی لڑکی کے بارے میں کچھ عرض کر رہی ہوں، میرا نام سیدہ اور لڑکی کا نام تبسم ہے اس کی جلد شادی ہونے والی ہے لیکن ادھر حالات کچھ ایسے ہو گئے ہیں جس وجہ سے میں بہت پریشان ہوں میری بیٹی کورات میں اکثر کوئی بلاتا ہے اور وہ چھت پر چلی جاتی ہے اسے خوشبو محسوس ہوتی ہے رات میں نیند نہیں آتی۔ خواب میں بار بار بلی دیکھتی ہے کبھی عورت بن جاتی ہے کبھی مرد سے جنس ٹھیک سے نہیں آتا۔ ڈاکٹر کو دیکھا یا ڈاکٹر کہتے ہیں کوئی بیماری نہیں ہے۔ گھر میں سبھی لوگ بیمار رہتے ہیں۔ تبسم کے لئے تعویذ دیں کچھ عمل بتائیں ان حالات سے چھٹکارا مل جائے اور اس کی شادی صحیح سلامت ہو جائے۔ آپ جلد سے جلد جواب سے نوازیں آپ کی بڑی مہربانی ہوگی اللہ آپ کو جزائے خیر سے نوازیں۔ آمین۔

### جواب

آپ کی بیٹی تبسم پر اوپری اثرات ہیں اسی وجہ سے اسے خوشبو یا بدبو آتی ہوگی رات کو سوتے سوتے اٹھ کر چلنا بیماری کی وجہ سے بھی ہوتا ہے اور اوپری اثرات کی بنا پر بھی اگر آپ یہ دیکھتی ہیں کہ تبسم کسی سے بات کر رہی



## قرض اور نقصانات

سوال از: محمد افتخار حسن — بہار شریف  
میر انام محمد افتخار حسن ہے۔ عمر ۲۵ سال ہے۔ ۵-۴ سال قبل میرے والد صاحب کا انتقال کینسر کی بیماری سے ہو گیا۔ تب سے میرا گھر طرح طرح کی مسائل و مشکلات کے صحنوں میں پھنس گیا ہے۔ گھر میں سب میں بڑا میں ہی ہوں۔ کوئی بھی کاروبار شروع کرتا ہوں تو کسی نہ کسی وجہ سے نقصان ہی ہوتا ہے جس وجہ سے فاقہ کشی کے حالات ہو گئے ہیں اور قرض بھی کافی ہو گیا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ کونسا کام شروع کروں؟ قرض سے بھی چھٹکارا چاہتا ہوں۔ برائے کرم جو بھی مسئلہ کا حل ہو ارسال فرمائیں۔ مجھے نہایت ہی بے چینی سے انتظار رہے گا۔

### جواب

نقصانات سے بچنے کے لئے ۴ جمعراتوں تک یہ عمل عصر اور مغرب کے درمیان کریں کہ ایک گلو آٹے کی گولیاں بنائیں، گولیاں کم سے کم ۲۱ ہوں اور ہر گولی پر ”یار زاق“ ایک بار پڑھ کر تالاب یا دریا میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ نقصانات سے حفاظت ہو جائے گی۔ قرض کی ادائیگی کے لئے یہ نقش کسی عامل سے بنوا کر ہرے پترے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں اور مغرب کی نماز کے بعد جو دعائیں اس نقش کے درمیان میں لکھی ہوئی ہے اس کو ۲۱ مرتبہ پڑھیں اور پڑھتے وقت کنگھا اپنی داڑھی کے بالوں میں یا سر کے بالوں میں کرتے رہیں۔ فلاں ابن فلاں کی جگہ اپنا اور والدہ کا نام لکھ دیں۔ نقش یہ ہے۔ ۷۸۶

۷۱۹	۷۲۳	۷۲۶	۷۱۲
۷۲۵	۷۱۳	۷۱۸	۷۲۳
۷۱۳	۷۲۸	۷۲۱	۷۱۷
۷۲۲	۷۱۶	۷۱۵	۷۲۷

## وظائف سے دلچسپی

سوال از: عابد حسین — کشمیر  
میر انام عابد حسین ہے والدہ کا نام فاطمہ اور والد کا نام بشیر احمد ہے۔ عرض یہ ہے کہ مجھے آپ کی کتاب طلسماتی دنیا بہت پسند ہے جو کہ

کا معمول بنالیں۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے اعداد کے ٹکراؤ سے جو کیفیت پیدا ہوتی ہے اس سے آپ محفوظ رہیں گے۔ آپ کو ۵ عدد ہی کو اہمیت دینی چاہئے کیونکہ یہی آپ کی قسمت کا عدد ہے۔ دو کا عدد آپ کی شخصیت کا عدد ہے جو اتنا اہم نہیں ہے لیکن اگر نام تبدیل کرنا ممکن نہ ہو تو مذکورہ وظیفے کی پابندی رکھیں۔

## برین ٹیومر

سوال از: (ایضاً)

میرے محلہ میں ایک لڑکی جس کا ”شبنم روجی“ ہے عرف ”لاڈلی“ والدہ کا نام ”خدیجہ“ اور والد کا نام محمد ثار عالم ہے۔ اس لڑکی کو تقریباً دو سال سے سر میں درد کی شکایت ہے۔ ڈاکٹر کے مطابق اسے برین ٹیومر ہے اور اس کا علاج صرف آپریشن سے ممکن ہے۔ لیکن اس لڑکی کے گھروالوں کی مالی حالت ویسی نہیں ہے کہ اس کا آپریشن کرا سکے۔ آپ سے گزارش ہے کہ کوئی عمل بتائیں جسے میں خود کروں، یعنی شبنم روجی کا تصور کر کے عمل میں کروں۔ اور اس لڑکی کو اس بیماری سے نجات مل جائے۔ اللہ آپ کو ہمیں اور تمام امت محمدی کو سلامت رکھے آمین۔ خط کا جواب ضرور دیں۔ آپ کا منتظر۔

### جواب

مندرجہ ذیل نقش شبنم روجی کے گلے میں ڈالیں اور اسی نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر پانی میں گھول کر تین دن تک صبح شام پلائیں۔ انشاء اللہ ۴۰ دن اس فارمولے پر عمل کرنے سے دماغی بیماری سے خواہ وہ کچھ بھی ہو نجات مل جائے گی۔ ۴۰ دن کے بعد ڈاکٹر سے ایک بار پھر رجوع کر کے صلاح لے لیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اجب یا اسرافیل بحق الف

ا	ب	ج	د
د	ج	ب	ا
ب	ا	د	ج
ج	د	ا	ب

اجب یا جبرائیل بحق با

اجب یا روحانیل بحق وال

لتنہ بخیر ہو آئینہ

سے مالا مال کر دیں اور آپ کی تقویم پوری دنیا میں پھیل جائے۔

## جواب

اللہ کا فضل بیکراں ہے کہ روحانی تقویم کی پیش گوئیاں اکثر و بیشتر صحیح ثابت ہوتی ہیں اور دنیا کے حالات وہی بنتے رہے جو ہم نے پیشگی بتا دیئے یہ علم غیب نہیں ہے یہ تو علم و فہم کا ایک چچا تلا اندازہ ہے۔ عالم الغیب کے فضل و کرم سے کبھی حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوتا ہے اور کبھی اس میں خطائیں بھی ہو جاتی ہیں۔ حق تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر دنیا میں بھیجا ہے اور اس کو خلیفۃ اللہ فی الارض کے گر انقدر خطاب سے سرفراز کیا ہے۔ اگر انسان اپنے رب کی صحیح معنوں میں بندگی کرے اور تقوے اور پرہیزگاری سے مکمل سرفراز رہے تو اس کا مقام فرشتوں سے بھی زیادہ بلند ہوتا ہے اور اگر یہ خطاؤں میں لت پت ہو جائے اور گناہوں کی دلدل میں دھنس جائے تو پھر جنگل کے وحشی درندے بھی اس سے شرمانے لگتے ہیں۔ ہم بھی ایک انسان ہیں اور ہمیں بھی اشرف المخلوقات ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اپنے رب کے فضل خاص کی بنا پر ہمیں معمولی سے علم و فہم کی جو دولت ملی ہے اس کو بروئے کار لا کر ہم اپنا قلم چلا رہے ہیں اور جو کچھ بھی لکھ رہے ہیں وہ رب کے احسانات کی بنا پر درست ثابت ہو رہا ہے۔ ہم نے بھاجپائی شکست فاش کی بات اس وقت کہی تھی جب مسلمان بھی یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں تھے کہ بھاجپائی کشن ہار جائے گی اور اقتدار سے محروم ہو جائے گی۔

ہم نے گزشتہ سال بتایا تھا کہ امریکہ ایران پر حملہ کرنے کی ہمت نہیں کر سکے گا صرف چرب زبانی کرتا رہے گا اور اس سال بھی ہماری پیشگوئی یہ ہے کہ امریکہ ایران پر حملہ کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی رائے ہموار کرنے میں ناکام رہے گا۔

صدر بش کے بارے میں ہمارا خیال تھا کہ یہ ذلیل ہوگا۔ اگرچہ کچھ لوگوں نے جن میں نام نہاد علماء بھی شامل ہیں انہوں نے بش کی طرفداری کا فریضہ انجام دیا ہے اور اس کو ایکشن جتوانے کی کوشش بھی کی ہے لیکن ذلت اور عزت کے خزانے علماء کے ہاتھوں میں نہیں ہیں یہ صرف اللہ کے دست قدرت میں ہیں۔ بے شک بش ایک بار پھر امریکہ کے صدر بن گئے ہیں لیکن ذلت و رسوائی سے وہ خود کو محفوظ نہ کر سکے۔ جب وہ ہندوستان آئے تو ہندو مسلم اور سکھ عیسائی سبھی نے ان کا بایکٹ کیا اور ان کے پتلے نذر آتش کئے۔ آج امریکہ کے عوام بھی انہیں امریکہ کا تھرڈ کلاس صدر مان

بہت قابل تعریف ہے۔ اس میں سے میں بہت سے وظائف کا خواہشمند ہوں اس کے لئے مجھے اجازت دیجئے میں اپنے بارے میں جاننا چاہتا ہوں کہ میرا اسم اعظم، عدد، ستارہ وغیرہ وغیرہ سب کیا ہے۔ میری تاریخ پیدائش ۱۰ مارچ ۱۹۰۰ء ہے۔ جب مجھے اس کتاب پر پہلے نظر پڑی تو مجھے یہ کتاب بہت پسند آئی۔ اور میں نے بہت وظائف دیکھے اور سوچا کہ ایسا کروں لیکن پھر یہ خیال آیا کہ اس کے لئے اجازت لینا ضروری ہے۔ وظائف سے مجھے بہت دلچسپی ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ مجھے ضرور اجازت دیں۔ مہربانی کر کے اس کا جواب ضرور دیں اور قریبی شمارے میں شائع کریں۔

## جواب

خوشی کی بات ہے کہ آپ کو دینی نوعیت کے رسالے پسند آتے ہیں اور ان کا مطالعہ کرنے میں آپ دلچسپی رکھتے ہیں۔ جس زمانہ میں فحش لٹریچر پسند کیا جاتا ہو اور لوگ عریاں قسم کے رسائل پسند کرتے ہیں، اس زمانہ میں دینی رسالوں کی طرف رغبت ایک قابل قدر صفت ہے۔ ہماری دعا ہے کہ رب العالمین آپ کو مزید ذوق عطا کرے اور آپ کو نظر بد سے محفوظ رکھے۔ آپ کا اسم اعظم ”یا حَلِیْم“ ۸ مرتبہ روزانہ عشاء کے بعد پڑھنے کا معمول بنائیں اور روزانہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ۴۵۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ بس ان دو وظیفوں کی پابندی رکھیں اسی میں آپ کو بے شمار فوائد حاصل ہوں گے۔

وظائف بغیر کسی کی اجازت کے بھی پڑھے جاتے ہیں لیکن اجازت لینے سے جو خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے وہ اپنی جگہ مسلم ہے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد سات ہے۔ آپ کا برج حمل اور ستارہ مریخ ہے، منگل کا دن آپ کے لئے اہم ہے اور ہر انگریزی ماہ کی ۱۶، ۱۷، اور ۲۵ تاریخیں آپ کے لئے مبارک ہیں۔ اپنے اہم کاموں کو ان ہی تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں۔

## اعتراف

سوال از: عبدالرحمن حیدر آباد  
الحمد للہ امید کرتا ہوں حضور والا بخیر ہوں گے۔ عرض ہیکہ تقویم میں آپ نے جو چوبشین گونیاں کی تھیں اب تک جو ہو رہا ہے ٹھیک ہے۔ آپ بش کے بارے میں ذکر کیا تھا وہ معافی مانگتے گا وہی ہوا۔ اللہ آپ کو اور علم

جو کہی ہے وہ بھی عجیب ہے۔ دانش عامری طلسماتی دنیا کے سرورق پر جو خیالی تصاویر پیش کرتے ہیں وہ محض قارئین کی معلومات میں اضافہ کیلئے ہوتی ہیں کہ رب دو جہاں نے اس دنیا میں کیسی کیسی مخلوقات پیدا کی ہیں۔ ان تصاویر سے اختلاف ہو سکتا ہے اور بعض لوگوں نے اس سے پہلے کیا بھی ہے۔ لیکن اتنا غصہ کہ قیامت کے بعد تک کی آپ نے پلاننگ کر لی۔ ایک انسوناک پلاننگ ہے جو یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ ایک جذباتی انسان ہیں اور مارو گھٹنا پھوٹے آنکھ والی باتوں میں آپ کو مزہ آتا ہے۔ شاید آپ کو معلوم نہیں کہ قیامت کے دن اپنی اپنی قبروں سے سب ننگے انھیں گے دانش عامری کے بدن پر بھی کپڑے نہیں ہوں گے تو آپ گریبان کیسے پکڑ لیں گے؟ وہاں گریبان کہاں ہوگا اور اتنے بڑے مجمع میں آپ دانش عامری کو کیسے تلاش کر لیں گے۔ وہاں ہر انسان کو صرف اپنی فکر ہوگی وہاں کون کس کے چکر میں رہے گا۔

حیرت ہے کہ اس دنیا میں ہزاروں رسالے ایسے بھی شائع ہو رہے ہیں جن میں عورتوں کی ننگی یا نیم برہنہ تصاویر چھپ رہی ہیں ایسی فحش تصاویر کہ جنہیں دیکھ کر کتے اور بلی بھی شرم سے پانی پانی ہو جائیں انہیں دیکھ کر آپ کو غصہ نہیں آتا اور ان کے چھاپنے والوں کے گریبان آپ کو یاد نہیں آتے کیا وہ تصاویر آپ کو اچھی لگتی ہیں؟

آپ نے اذان بت کدہ کی بھی مخالفت کی ہے اور آپ نے بتایا ہے کہ اذان بت کدہ کوئی خاص مضمون نہیں ہے۔ عزیزم اذان بت کدہ ایک طنزیہ مضمون ہے جو مخصوص انداز میں مرتب ہوتا ہے۔ اس مضمون کو سمجھنے کے لئے بہت ساری عقل کی ضرورت ہے۔ یہ محدود عقل والے لوگوں کے پلے نہیں پڑ سکتا۔ اس مضمون کو پڑھنے والے اکثر لوگ ابوالخیال فرضی کے بارے میں غلط خیال کر لیتے ہیں لیکن جب کسی دن وہ اللہ کی دی ہوئی توفیق سے بغور آئینہ دیکھتے ہیں تو انہیں اس وقت سمجھ میں آتا ہے کہ اذان بت کدہ کیا چیز ہے اور کس طرح معاشرے کے ان سفید پوشوں کو آئینہ دکھا رہا ہے جو صبح کو کچھ نظر آتے ہیں اور شام کو کچھ۔

آپ نے فرمایا ہے کہ آپ ہر ماہ پابندی سے طلسماتی دنیا پڑھتے بھی ہیں اور اسے پھاڑتے بھی ہیں اور جلاتے ہیں تو عزیزم تو یہ کوئی نامعلوم قسم کا مرض ہے جس کی تحقیقات کرنے کے لئے دنیا بھر کے عاملوں سے رابطہ قائم کرنا پڑے گا۔ جب تک آپ کے مرض کی تحقیق نہ ہو جائے ہم علاج تجویز نہیں کر سکتے صرف آپ کے لئے دعا کر سکتے ہیں کہ رب العالمین آپ کو اس انجان بیماری سے نجات دے۔ ہمیں طلسماتی دنیا سے زیادہ

رہے ہیں اور لبش صرف لالچی کے ذریعہ لوگوں کے جسموں پر حکومت کر رہے ہیں اور لوگوں کے دلوں تک ان کی رسائی نہیں ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ جب ذلت و منکبت کی انتہا ہو جائے گی تو مودی اور لبش اپنے آخری انجام کو پہنچیں گے اور دنیا دار علماء کی دعائیں بھی انہیں اللہ کی پھٹکار سے نہیں بچا سکیں گی۔

## یہ بیماری کیسی بیماری

سوال از: ایف ڈی \_\_\_\_\_ ناگ پور  
یوں تو میں ہر ماہ طلسماتی دنیا پڑھتا ہوں لیکن نہ جانے کیوں مجھے اس رسالے کو دیکھ کر جھنجھلاہٹ ہوتی ہے اور کئی بار میں نے طلسماتی دنیا کو غصے کے مارے جلا بھی دیا ہے۔ مجھے اس کے ٹائلوں سے بہت ہی وحشت ہوتی ہے۔ قیامت کے دن میں دانش عامری صاحب کا گریبان ضرور پکڑوں گا کہ انہوں نے کیسے کیسے خوفناک صورتیں بنا کر ہمیں خوفزدہ کیا ہے۔

ہاشمی صاحب اذان بت کدہ کوئی خاص مضمون نہیں ہے مجھے اس سے بوریت ہوتی ہے۔ میں نے کئی بار قسم کھا چکا ہوں کہ یہ مضمون نہیں پڑھوں گا پھر بھی ہر ماہ میں یہ مضمون پڑھ لیتا ہوں اس ماہ کا رسالہ پڑھ کر مجھے عجیب طرح کا غصہ آیا اور میں نے رسالہ پھاڑ ڈالا پھر جلا ڈالا۔ یہ سب کیا ہے۔ کیا اس کی وجہ بتا سکتے ہیں۔

## جواب

آپ کا خط پڑھ کر ہمیں حیرت ہوئی کہ خدا ہی جانے آپ کس طرح کی بیماری میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ اگر آپ طلسماتی دنیا کو ہاتھ بھی نہ لگایا کرتے تب بھی ہمیں اندازہ ہو جاتا کہ آپ کو کیا بیماری ہے۔ بہت سے لوگ جو تعویذوں سے وحشت کھاتے ہیں اور جن بے چاروں کا گھریلو علم یہ ثابت کرتا ہے کہ تعویذ شرک ہے تو وہ طلسماتی دنیا جیسے رسالوں کو پسند نہیں کرتے، کچھ ایسے بھی لوگ جو طلسماتی دنیا کی مقبولیت سے جلتے ہیں اور حسد کی آگ انہیں پریشان رکھتی ہے، ایسے لوگ بھی اگر طلسماتی دنیا کو ہاتھ نہ لگائیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ لیکن آپ ہر ماہ طلسماتی دنیا پڑھتے بھی ہیں اور اس رسالے کو پڑھ کر جھنجھلاتے بھی ہیں تو یہ تو ایک عجیب طرح کا مرض ہے، جو سمجھ میں آنے والا نہیں۔

آپ نے قیامت کے دن دانش عامری کا گریبان پکڑنے کی بات



ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے اسم ذات کے ساتھ نو عدد اسم الہی دیئے گئے ہیں جن کے اعداد کا مجموعہ ۴۰۸۷ ہے۔ چار آیات قرآنی دی گئی ہیں جن کا مجموعہ ۶۶۹۹ ہے۔ صفحہ نمبر ۴۳ پر (۶۶۹۹ + ۴۰۸۷) کا مجموعہ ۱۰۷۸۶ دیا گیا ہے جب کہ دونوں اعداد کا مجموعہ ۱۰۷۸۶ ہوتا ہے۔ ۱۰۷۸۶ میں طالب اور والدہ کے ناموں کا مجموعہ جوڑ کر حسب قاعدہ نقش مثلث لیا گیا۔ خانہ نمبر ۴۳۹ میں ۳۶۹۴ ہونا چاہئے تھا جب کہ ۳۶۲۴ لکھا گیا۔ جو غلط ہے۔

دس نقش مثلث دیئے گئے ہیں جس میں درمیانی نقش جو اسمائے الہی اور قرآنی آیات اور طالب اور ان کی والدہ کے ناموں کے اعداد کے مجموعے سے بنایا گیا ہے وہ سمجھ میں آگیا ہے لیکن باقی ۹ نقش کس طرح بنائے گئے یہ سمجھ میں نہیں آیا۔ کیا یہ نقش مستقل رہتے ہیں یا طالب اور ان کی والدہ کے ناموں کے مجموعے کے ساتھ بدلتے ہیں معلوم کریں۔ ان نقش کے اعداد کے مجموعے ”اسمائے الہی“ کے مطابق بھی نہیں ہیں۔ اگر اس کی وضاحت فرمائیں تو مناسب ہے۔

ناموں کے اعداد نکالنے کے لئے بعض حروف کے اعداد معلوم نہیں جیسے ”گ“ ہے۔ اکثر خواتین کے ناموں کے ساتھ ”بیگم“ لگایا جاتا ہے، جیسے رضیہ بیگم، دردانہ بیگم، شاہین بیگم، کریم النساء بیگم، رفیق النساء بیگم وغیرہ۔ ”بیگم“ میں ”گ“ مشتمل ہے۔ حرف ”گ“ کے کتنے اعداد لئے جائیں۔ اگر ایسے نام ہوں تو کیا ”بیگم“ کو چھوڑ کر باقی نام کے اعداد نکالے جائیں یا کیا کریں معلوم کریں۔ حروف پ، ث، ج، ذ، ژ، اور ”گ“ کے کتنے اعداد لئے جائیں معلوم کریں۔

خط طویل ہو گیا ہے جس کی معافی چاہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ اگلے مہینے کے ”طلسماتی دنیا“ میں اس خط کا جواب ضرور دیں گے۔

### جواب

بلاشبہ طلسماتی دنیا جولائی ۲۰۰۵ء کے شمارے میں جو مثال دی گئی ہے اس میں ٹوٹل غلط چھپ گیا ہے۔ یہ کتابت کی غلطی ہے کیونکہ اگلے شمارے میں ٹوٹل درست ہے اور نقش صحیح ٹوٹل کے ساتھ بنایا گیا ہے۔ تاہم اس غلطی پر ہم تمام قارئین سے معذرت چاہتے ہیں۔ اس نقش کے جو ۹ نقش بنائے جاتے ہیں وہ سب اصولی ہیں ان میں دسواں نقش اصل نقش ہے اور ہر نقش میں جو دسویں مثلث درمیان میں بنائی جائے گی اسی میں آیات اسماء الہی کے اعداد اور طالب کے نام کے اعداد شامل ہوں گے۔

آپ کی فکر ہے، آپ کچھ بھی سہی ہمارے رسالے کے قاری ہیں اور اپنے ہر قاری کی فکر کرنا ہمارا اخلاقی فریضہ ہے۔

### کونسا نام بہتر

سوال از: فردوس فاطمہ۔

طلسماتی دنیا کے مطالعہ سے مجھے سکون ملا اندازہ ہوا کہ آج بھی ایسے انسان دنیا میں موجود ہیں جو قوم کی بے لوث خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اللہ آپ کے علم اور عمر میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کریں۔

میں اپنا نام بدلنا چاہتی ہوں۔

نام فردوس فاطمہ، والدہ کا نام عذرا خاتون، دن جمعرات رات نوبہ، مہینہ رجب کا، تاریخ پیدائش یاد نہیں ہے۔

میرے نام کا کتنا عدد ہونا چاہئے جو میرے لئے بہتر ہوں کیا یہ دو نام میرے لئے بہتر ہے۔ طوبیٰ فاطمہ اور حمیرہ یسرب۔ کیا آپ میرے ایک سوال کا جواب فون پر بتا سکتے ہیں بہت مہربانی ہوگی۔

### جواب

آپ کی صحیح تاریخ پیدائش سامنے نہیں ہے اس لئے ہم صحیح مشورہ دینے سے قاصر ہیں۔ آپ نے جو نام لکھے ہیں ان میں طوبیٰ فاطمہ بہتر معلوم ہوتا ہے۔ اگر آپ اس نام کو فوقیت دیں تو بہتر ہے۔ اگر آپ نے آئندہ اپنا نام طوبیٰ فاطمہ رکھ لیا تو اس کا مفرد عدد ۹ بنے گا اور اس حساب سے آپ کا اسم اعظم ”یابا سطر“ ہوگا ۷۲ مرتبہ بعد عشاء پڑھنے کا معمول بنائیں۔ فردوس کے مقابلے میں بھی طوبیٰ فاطمہ نام بہتر رہے گا۔

آپ فون پر بات کر سکتی ہیں۔ ہمارا فون نمبر رسالے کے ٹائٹل پر موجود ہے وہاں سے نوٹ کر لیں۔

اگر آپ اپنے اسم اعظم کا ورد مذکورہ تعداد میں جاری رکھیں تو انشاء اللہ چار ماہ کے اندر اندر اچھے پیغامات موصول ہوں گے اور بہتر جگہ آپ کی شادی طے ہو جائے گی۔

### ہماری ایک غلطی

سوال از: اقبال جاوید۔

ماہ جولائی ۲۰۰۵ء کے شمارے میں طلسماتی دنیا کے صفحہ نمبر ۴۳ پر ”کرشمات جفر“ کے عنوان سے ”دولت عمل“ کا نقش بنانے کا طریقہ دیا گیا

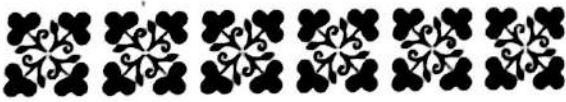
مکان کی چوکھٹ پر دفن کر دیں اور دھڑ قبرستان میں لے جا کر دبا دیں۔ انشاء اللہ مکان سے اثرات ختم ہو جائیں گے اور ہر طرح کے جانوروں سے بھی نجات مل جائے گی۔

اگر اس مرکزیتون کے تیل میں غوطہ دے کر کسی مریض کے جسم پر مل دیں تو کیسا بھی مرض ہوگا اس سے چھٹکارا حاصل ہوگا۔ اسی طرح یہ عمل اس عورت کے لئے بھی مفید اور موثر ہے جو استخاضہ کے مرض میں مبتلا ہو یا جس کو حیض بہ کثرت آتا ہو۔

بہتر تو یہ ہے کہ اس عمل کو کسی عامل سے کروائیں ورنہ اس شخص سے کروائیں جو بسم اللہ کا عامل ہو۔ اگر خود کرنا چاہیں تو پہلے چالیس روز تک روزانہ ۸۶ مرتبہ بسم اللہ پڑھیں اس کے بعد یہ عمل کریں ورنہ رجعت کا خطرہ رہے گا۔

جنات کو بھگانے کے لئے اگر گھر میں ۴۰ دن تک رات کو بہ آواز بلند اذان دیں اور دن میں سورہ بقرہ کی تلاوت صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے کے درمیان کریں تو بھی جنات بھاگ جاتے ہیں۔ سورہ بقرہ کی تلاوت بھی اتنی آواز سے کریں کہ آس پاس کے لوگ تلاوت سن سکیں۔ اذان اتنی آواز میں دینی چاہئے کہ صرف اس گھر کے افراد سن لیں گھر سے باہر آواز نہ جائے۔

روزانہ سورہ بقرہ کی تلاوت کے بعد اگر پانی پر دم کر کے گھر کے در و دیوار پر چھڑک دیا کریں تو بہتر ہے۔



## روحانی ڈاک

کے کالم میں اپنا سوال و جواب چھپوانے کے لئے اس بات کا لحاظ رکھیں کہ خط طویل نہ ہو اور صاف ستھرے انداز میں لکھا گیا ہو۔ مشکل ترین سوالوں کو خاص طور پر اہمیت دی جاتی ہے۔

(منیجر)

علم الاعداد کی رو سے گک کے قائم مقام ہے جو اعدادک کے ہیں وہی گک کے ہوں گے۔ اس طرح پ پ کے برابر ہے، ج ج کے برابر ہے، ٹ ٹ کے برابر ہے، ڈ ڈ کے برابر ہے۔ یعنی جو اعداد ب کے ہیں وہی پ کے ہیں جو ج کے ہیں وہی ج کے ہیں جو ت کے ہیں وہی ٹ کے ہیں جو ر کے ہیں وہی ر کے ہیں۔ اسی طرح جو اعداد د کے ہیں وہی ڈ کے ہیں۔

ایک بات ہمیشہ کے لئے یاد رکھیں کہ مثالی نقوش میں ہم جو تفصیل دیتے ہیں اس میں اصول ذہن میں رکھیں اگر اعداد نکالنے میں ہم سے کوئی بھول ہو جایا کرے تو آپ اس کو درست کر لیا کریں۔ کیونکہ ٹوٹل میں غلطی ہم سے بھی ہو سکتی ہے اور کاتب سے بھی ہو سکتی ہے۔ اللہ کا فضل و کرم ہے کہ قارئین کی صلاحیتوں میں اضافہ ہو رہا ہے بہت جلد وہ وقت آئے گا کہ گلی کوچوں میں بیٹھ کر دھونی رچانے والے نام نہاد باباؤں کو منہ کی کھانی پڑے گی اور عوام کے سامنے وہ بغلیں جھانکتے نظر آئیں گے۔

## جنات بھگانے کے لئے

سوال از: جمشید بیگ \_\_\_\_\_ وارانی  
ہمارے گھر میں جنات کے زبردست اثرات ہیں اور گھر میں جو ہے چھپکلی بھی حد سے زیادہ ہیں۔ ان چیزوں کو دفع کرنے کے لئے بیشمار عاملین سے رابطہ کر چکے ہیں اور سب عاملوں نے اپنے اپنے انداز سے مکان کی بندش بھی کی ہے لیکن معمولی سا فرق پڑتا ہے۔ کچھ دنوں کے بعد وہ لگتا ہے کہ جیسے اثرات اور بڑھ گئے ہیں اور حشرات الارض میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ آپ سے بڑی امیدوں کے ساتھ یہ درخواست ہے کہ کوئی ایسا طریقہ بتائیں کہ ہمیں ان اثرات سے اور موذی جانوروں سے نجات ملے۔

## جواب

آپ ایک چھری لوہے کی بنوائیں، ایسی چھری جس کا دستہ بھی لوہے کا ہو پھر ایک سرخ رنگ کے کپڑے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھیں۔ اور اس کپڑے کو چھری کے دستے پر لپیٹ دیں۔ اس کے بعد ۳۳۱ مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر اس چھری پر دم کر دیں۔ اس کے بعد کالے رنگ کا مرغا لے کر اس کو اس طرح ذبح کریں کہ اس کی گردن اس کے دھڑ سے الگ ہو جائے جس وقت بے سر کا مرغ ترپنے لگے اس وقت سر اٹھالیں۔ پھر اس سر کو

حسن الہاشمی

# مخزن الحجاب

دوسری قسط

بیری کا عمل

کوئی مرض سمجھ میں نہ آتا ہو مریض کی حالت دن بدن گرتی جا رہی ہو۔ ایسے وقت میں یہ عمل کریں اس کا طریقہ یہ ہے کہ سات پیتاں بیری کے پیڑ کی صبح سورج نکلنے سے پہلے توڑ کر لائیں اور ان کو باریک پیس لیں، اس کام کو با وضو انجام دیں۔ جس وقت پیتاں توڑیں اس وقت آیت الکرسی پڑھتے رہیں اور جس وقت پیتاں پیسیں اس وقت بھی آیت الکرسی لا تعداد مرتبہ پڑھتے رہیں اس کے بعد پیسی ہوئی پتیوں کو پانی میں گھول دیں اور گھولتے وقت بھی آیت الکرسی پڑھتے رہیں۔ اس کے بعد اس پانی کو خوب گرم کریں اور جب اس میں کھدے پڑنے لگیں تو اس کو چولہے سے اتار کر ٹھنڈا کر لیں اور مریض کو اس پانی سے نہلا دیں۔ انشاء اللہ مریض کو شفا نصیب ہوگی، اس عمل کو ۴ مرتبہ ہر جمعرات کو کریں اور کرشمہ قدرت دیکھیں۔

## عشق و محبت سے نجات پانے کا عمل

جو شخص کسی پر عاشق ہو اور عشق میں دیوانہ ہو رہا ہو اور محبوب تک رسائی ممکن نہ ہو اور رسوائی کا زبردست اندیشہ ہو اور ازراہ مصلحت اس عشق سے نجات پانا ضروری ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک چینی کی بڑی سی پلیٹ لیں، مشک و گلاب زعفران کے ساتھ گھولیں اور اس پلیٹ میں ۵ مرتبہ آیت الکرسی لکھیں اور اس کا نام بھی لکھیں جس کی محبت سے نجات حاصل کرنا مقصود ہو، اس کے بعد اس پلیٹ کو رات کو کھلے آسمان کے نیچے رکھ دیں۔ اس کے بعد صبح کو نہار منہ اس کو پانی سے دھو کر عاشق کو پلا دیں۔ انشاء اللہ ۳ مرتبہ اس عمل کی تکرار سے عشق سے نجات مل جائے گی۔

## فراخی رزق کا عمل

جو مہینہ ثابت ہو اس مہینے میں اس عمل کو کرنا ہے نو چندی جمعرات سے شروع کریں اور روزانہ مندرجہ ذیل نقش ۲۷ کی تعداد

میں لکھیں، لگاتار ۷ دن تک ان تمام نقش کو آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں چھوڑ دیں۔ اس کے بعد گھر آ کر دو نفلیں پڑھیں اور پھر ایک نقش لکھ کر اس کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں اور اس کو ہرے کپڑے میں پیک کر لیں۔ انشاء اللہ روزی کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں گے۔

نقش کے نیچے کے اپنا اور اپنی والدہ کا نام لکھیں۔  
نقش یہ ہے۔

۶	۴۸	۱۸
۳۶	۲۴	۱۲
۳۰	نام والدہ کا نام	۴۲

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۲	۹	۴
۷		۳
۶	۱	۸

اس نقش کو بھرتے وقت پہلے اپنا نام اور والدہ کا نام لکھیں اس کے بعد باقی خانوں کو پر کریں۔

## عورت و مرد کی محبت کا زبردست نقش

یہ نقش بہت زود اثر ہے اور اس کے پہنتے ہی اثر شروع ہو جاتا ہے اس نقش کو وہ عورت اپنے پاس رکھے جس کا شوہر اس سے بیزار ہو، یا وہ مرد اپنے پاس رکھے جس کی بیوی اس سے بیزار ہو۔ انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے جو بھی بیزار ہوگا اپنی شریک حیات کا گرویدہ ہو جائے گا، اس نقش کو زعفران سے لکھیں اور اگر اس میں ہد ہد کا خوب بھی ملا لیں تو بہتر ہے۔

یہ نقش رات کو ۳ بجے لکھا جائے۔ نقش لکھتے وقت عروج ماہ میں رخ قبلہ کی طرف ہو مہینہ ثابت یا ذو جسدین ہو۔ اس نقش کو اس طرح



دیں۔ پھر اس جھلے کو دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں پھن لیں۔ انشاء اللہ بوا سیر خونی ہو یا بادی ختم ہو جائے گی۔

## زبان دراز خاوند کے لئے

اگر کسی عورت کا خاوند زبان دراز ہو اور اپنی دل خراش باتوں سے بیوی کو تکلیف پہنچاتا ہو تو اس عورت کو چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے یہ تعویذ لکھ کر کسی شخص سے جنگل میں دفن کرادے۔ انشاء اللہ اس کی زبان بری باتوں سے محفوظ ہو جائے گی۔  
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۳۳	۳۵۰	۲	۷
۶	۳	۳۴۷	۳۴۶
۳۴۹	۳۴۴	۸	۱
۴	۵	۳۴۵	۳۴۸

زبان بند کردم فلاں ابن فلاں علی حب فلاں ابن فلاں

## مال مسروقہ کی واپسی کے لئے

کسی کی کوئی چیز چوری ہو جائے تو اس نقش کو لکھ کر دریا کے کنارے پر دفن کر دیں۔ انشاء اللہ چوری شدہ مال ملنے کے اسباب پیدا ہوں گے۔

۷۸۶

۲۰۸	۲۰۲	۲۱۰
۲۰۹	۲۰۷	۲۰۴
۲۰۳	۲۱۱	۲۰۶

یا الہی فلاں ابن فلاں کا مال مل جائے

## بستر پر پیشاب کرنے کی عادت سے بچانے کیلئے

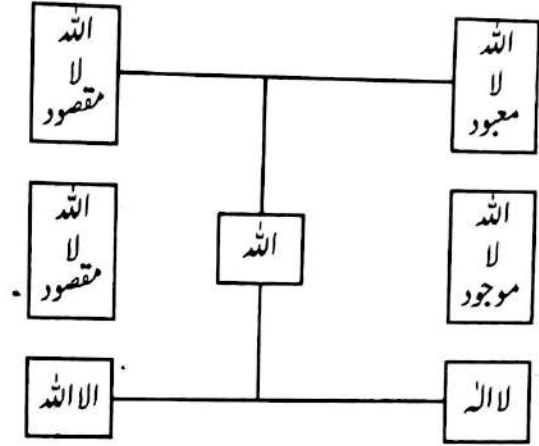
جو بچہ بستر پر پیشاب کرتا ہو اس کے گلے میں مندرجہ ذیل کلمات لکھ کر ڈالیں اور یہی کلمات لکھ کر اس پلنگ کے پائے پر باندھ دیں۔ انشاء اللہ بستر پر پیشاب کی عادت سے نجات ملے گی۔

معصوم ۱۸ ہی لا لا لا لا لا

ہیا ہیا ہیا ہیا ہیا رو رو رو

گلے میں ڈالیں کہ شریک حیات کی نظر اس پر نہ پڑے۔ انشاء اللہ حیرت ناک اثر ہوگا اور شریک حیات کی بیزاری دور ہوگی۔  
نقش یہ ہے۔

۷۸۶



الحب فلاں ابن فلاں (نام مطلوب والدہ کا نام)  
علی حب فلاں ابن فلاں (نام طالب والدہ کا نام)

## اولاد زینہ کے لئے

اگر کسی عورت کو فرزند کی آرزو ہو اس کو چاہئے کہ سورہ یوسف کا نقش لکھوا کر اپنے گلے میں ڈالے اور سورہ یوسف روزانہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئے۔ اس عمل کو لکھوانے کے ایک ماہ شروع کر کے چوتھے مہینے کے ختم تک جاری رکھے انشاء اللہ لڑکا ہی پیدا ہوگا۔  
سورہ یوسف کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۵۹۹۳	۱۲۵۹۹۸	۱۲۶۰۰۱	۱۲۵۹۸۷
۱۲۶۰۰۰	۱۲۵۹۸۸	۱۲۵۹۹۳	۱۲۵۹۹۹
۱۲۵۹۸۹	۱۲۶۰۰۳	۱۲۵۹۹۶	۱۲۵۹۹۲
۱۲۵۹۹۷	۱۲۵۹۹۱	۱۲۵۹۹۰	۱۲۶۰۰۲

## بوا سیر کا چھلہ

حلال کی کمائی سے چاندی کا چھلہ بنوا کر رکھیں اور ماہ مبارک میں آخری بدھ کو سورہ یسین ۷ مرتبہ پڑھ کر اس چھلے پر دم کریں اور سات مرتبہ سورہ یسین پڑھ کر پانی پر بھی دم کریں، اول و آخر سات سات مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں، اب چھلے کو آگ میں تپائیں جب وہ سرخ رنگ کا ہو جائے تو اس کو دم کئے ہوئے پانی میں ڈال

۷۸۶

بسم	اللہ	الرحمن	الرحیم
الرحیم	الرحمن	اللہ	بسم
اللہ	بسم	الرحمن	الرحیم
الرحمن	الرحیم	بسم	اللہ

بسم اللہ کا نقش عددی یہ ہے۔

۷۸۶

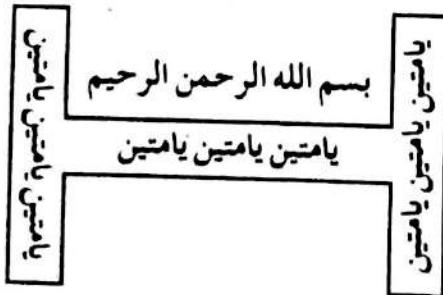
۱۹۶	۱۹۹	۲۰۲	۱۸۹
۲۰۱	۱۹۰	۱۹۵	۲۰۰
۱۹۱	۲۰۳	۱۹۷	۱۹۳
۱۹۸	۱۹۳	۱۹۲	۲۰۳

## بیوی زبان دراز نہ رہے

اگر بیوی زبان دراز ہو اور ہر وقت گھر میں لڑائی فساد کرتی ہو تو اس کے کنگھے سے اس کے ساتھ بال حاصل کریں اور ہر بال پر ۷۲ مرتبہ یا و دُو دُ یا خافِظ یا بُدُو ح پڑھ کر دم کریں۔ اتوار کے دن یہ عمل کریں۔ ۷۲ مرتبہ پڑھ کر ساتوں بالوں پر ایک گرہ لگائیں۔ اسی طرح سات گرہ لگا کر ان بالوں کو بہتے پانی میں کسی ڈبیہ میں رکھ کر بہادیں۔ انشاء اللہ بیوی کی زبان درازی سے نجات مل جائے گی۔

## اولاد کی نافرمانی کا علاج

اگر اولاد نافرمان ہو تو مندرجہ ذیل نقش ۷۸۶ عدد لکھ کر سات دن تک اولاد کو پانی میں گھول کر پلائیں انشاء اللہ نافرمانی سے نجات مل جائے گی۔ نقش اس طرح بنائیں۔



## موذی جانوروں سے حفاظت کے لئے

اس نقش کو چینی کی پلیٹ میں لکھ کر نہر کے پانی سے دھو کر گھر میں چھڑکیں۔ گھر کے تمام کونوں میں چھڑکیں۔ انشاء اللہ موزی جانوروں

## کاروبار کی بندش ختم کرنے کے لئے

کاروبار کی بندش ختم کرنے کے لئے یہ نقش لکھ کر ایک اپنے پاس رکھیں اور ایک دکان یا مکان میں لٹکا دیں۔ انشاء اللہ بندش سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

اللہ	اللہ	اللہ	اللہ
۱۶۹۸۰	۱۶۹۸۳	۱۶۹۸۷	۱۶۹۷۳
اللہ	اللہ	اللہ	اللہ
۱۶۹۸۶	۱۶۹۷۴	۱۶۹۷۹	۱۶۹۸۳
اللہ	اللہ	اللہ	اللہ
۱۶۹۷۵	۱۶۹۸۹	۱۶۹۸۱	۱۶۹۷۸
اللہ	اللہ	اللہ	اللہ
۱۶۹۸۲	۱۶۹۷۷	۱۶۹۷۶	۱۶۹۸۸

## دکان کی ترقی کے لئے

دکان کی ترقی کے لئے یہ نقش لکھ کر فریم میں لگا کر دکان میں آویزاں کریں۔

۷۸۶

یا اللہ	یا رحمٰن	یا رحیم
یا مالک	یا رزاق	یا قادر
یا رزاق	قل هو اللہ احد	یا رزاق
الحمد لله	یا رزاق	الحمد لله
یا رزاق	اللہ الصمد	یا رزاق

## ہر مقصد میں کامیابی کے لئے

ہر مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر مندرجہ ذیل نقش لکھیں پھر اس کی پشت پر بسم اللہ کا نقش عددی لکھیں اور اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ تمام مقاصد میں کامیابی عطا ہوگی۔

سے نجات مل جائے گی۔  
نقش یہ ہے۔

۷۶

۳۰۳۱۴	۳۰۳۰۱	۳۰۳۰۸	۳۰۳۱۱
۳۰۳۰۷	۳۰۳۱۲	۳۰۳۱۳	۳۰۳۰۲
۳۰۳۰۹	۳۰۳۰۶	۳۰۳۰۳	۳۰۳۱۶
۳۰۳۰۴	۳۰۳۱۵	۳۰۳۱۰	۳۰۳۰۵

### قرض کی ادائیگی کا نقش

مندرجہ ذیل نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر ۷۶ پڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔ انشاء اللہ قرض سے اور وصولیابی کے تقاضے سے نجات ملے گی۔

۷۶

حسبنا	اللہ	ولعم	الوکیل
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰

### حصول ملازمت کے لئے

حصول ملازمت کے لئے اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر موم جامہ کرنے کے بعد ہرے پڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں

۷۶

۶۹۳	۶۹۷	۷۰۰	۶۸۶
۶۹۹	۶۸۷	۶۹۲	۶۹۸
۶۸۸	۷۰۲	۶۹۵	۶۹۱
۶۹۶	۶۹۰	۶۸۹	۷۰۱

اجب یا جبرائیل بحق یا باسط

اجب یا جبرائیل بحق یا باسط

اجب یا جبرائیل بحق یا باسط



## جو مرض سمجھ میں نہ آتا ہو

اگر مرض سمجھ میں نہ آتا ہو اور مریض کی حالت دن بدن گرتی جا رہی ہو تو اس وقت یہ عمل کریں۔ سات بچے پیری کے سورج نکلنے سے پہلے توڑ کر لائیں اور ہر پتے کو توڑتے وقت ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں۔ یہ کام با وضو انجام دیں۔ ان پتوں کو پانی میں گھول دیں پھر ان کو پیس لیں اور پیستے وقت آیت الکرسی پڑھتے رہیں۔ حتیٰ کہ سات بار ہو جائے پھر ان پسے ہوئے پتوں کو پانی میں گھول دیں اور اس سے مریض کو غسل کرا دیں۔ یہ عمل متواتر سات روز تک کریں۔

انشاء اللہ مریض کو صحت نصیب ہوگی۔

## بواسیر کا چھلہ

حلال کمائی سے چاندی کا چھلہ ماہ مبارک میں آخری بدھ کو تیار کریں۔ طریقہ یہ ہے تھوڑا سا پانی کسی برتن میں لیں اس پر سات مرتبہ سورہ یسین پڑھ کر دم کریں۔ اول و آخر سات سات مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس کے بعد چاندی کے چھلے کو آگ میں تپائیں۔ جب وہ خوب گرم ہو جائے تو اس کو پڑھے ہوئے پانی میں دم کر لیں۔ پھر اس چھلے کو داہنے ہاتھ کی انگلی میں پہن لیں۔ انشاء اللہ بواسیر سے نجات ملے گی۔

## بخار دفع کرنے کے لئے

مریض کے قد کے برابر سات دھاگے نیلے رنگ کے لیں پھر ان کو دھرا کر لیں۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورہ یسین کی تلاوت شروع کریں اور ہر مبین پر ڈورے میں ایک گرہ لگاتے چلے جائیں۔ ختم سورہ یسین پر پھر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اس ڈورے کو مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ بخار سے نجات ملے گی۔



## سیکولر لہزم کے بغیر جمہوریت ناممکن



اٹل ہیں۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ آریس ایس اور بی جے پی میں کے خاص افراد ان کے مخالف ہیں تو اپنا ذہن بدل دیتے ہیں۔ یہ بات بہت سے لوگ جانتے ہیں کہ نریندر مودی نے گجرات کے وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے جو کچھ وہاں کیا اس کے بعد وہ اسے ہٹانا چاہتے تھے۔ لیکن جب آریس ایس نے ان سے کہا کہ مودی کے آرام خلیل نہ ڈالا جائے تو واچپنی نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔

اس کے باوجود واچپنی نے گوا میں اگلے پڑاؤ پر اسلامی ممالک پر نشانہ نہ سادھا۔ یہ بات کہ واچپنی نے اڈوانی اور راج ناتھ سنگھ کو اپنی دعاؤں سے نواز ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ یا تراؤں نے زیادہ اعتبار حاصل کر لیا ہے۔ اس سے اس خیال کی توثیق ہوتی ہے کہ واچپنی بھی اسی قبیلے کے ہیں۔ انہوں نے خود اور اس کے بیجہ سے ان کی پارٹی نے یہ ثبوت دے دیا ہے کہ وہ ہندوستان کی جمہودی فضا کو برباد کرنے پر کمر بستہ ہیں۔ بی جے پی کو انتخابات میں اپنا مستقبل صرف مسلمانوں کے خلاف لوگوں کے جذبات بھڑکانے میں نظر آتا ہے۔ وہ یہ محسوس کرتی ہے کہ بنوارے سے پہلے زمانے میں جس طرح مسلم لیگ نے کہا تھا کہ وہ بھی اگر ملک کو مذہبی خطوط پر تقسیم کر دے تو ملک پر اس کے اقتدار کا امکان روشن ہو سکتا ہے۔

یہ ملک ماضی میں بھی اپنے جمہودی فضا پر ہونے والے حملوں کو جھیلتا رہا ہے اور ملک ایک بار پھر اس حملے کا سامنا کرے گا۔ مایوسی مجھے اس پر ہوتی ہے کہ ایسے وقت میں جب ہندوستان کو سماجی انصاف کی قیمت پر ترقی کے برے اثرات سے بچنے لینے کے لیے تمام تر توجہ کے ضرورت ہے بی جے پی فرقہ واریت کے عنفیت کو پھر سے زندہ کر رہی ہے اور اس عمل میں اگر ملک ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر جائے تو بھی اسے ذرا براہ پر وائیں۔ بی جے پی کو احساس ہونا چاہیے کہ وہ پہلے ہی اپنی بنیاد دکھوئی جا رہی ہے۔ اڈوانی اور راج ناتھ سنگھ اس پارٹی کو بچا نہیں سکتے جو ہندوستان کو قرون وسطیٰ کی حالت پر واپس پہنچانا چاہتی ہو۔ جب بی جے

ایک اعلیٰ جنس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 1990 میں ایل کے اڈوانی کی رتھ یا ترا کے نتیجے میں 1947 کے بنوارے کے فسادات کے بعد سب سے زیادہ افراد مارے گئے تھے۔ پھر بھی اڈوانی بڑی ڈھٹائی سے یہی کہتے ہیں کہ ان کی رتھ یا ترا پُر امن تھی۔ بی جے پی کے سربراہ جنہوں نے یا تراؤں کے میدان میں بھی ابھی قدم رکھا ہے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ان کے ہندو تو کا براہڈوانی کے ہندو کے مقابلے میں زیادہ خالص ہے۔

سڑکوں پر اس طرح کے پرنشور مظاہرے عوام کے ذہن پر خراب اثر ڈالتے ہیں۔ وہ اس ملک کی صحت کے لیے مضر ہیں جو حقیقی جمہوریت ہونے کا دعویٰ کرتا ہو، علی گڑھ میں جو کچھ ہوا شاید وہ ان مظاہروں کا براہ راست نتیجہ نہ ہو لیکن ان مظاہروں کے لئے کی گئی تیاری سے ماحول میں زہر پھولا ہے۔ انتہا پسند مسلمان بھی اس اکھاڑے میں اتر آئے اور انتظامیہ کی ڈھیل کا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ فی الحال یہ پیش گوئی مشکل ہے کہ کیا اڈوانی راج ناتھ سنگھ سے زیادہ ہندوستان کے تکثیری معاشرے کو نقصان پہنچائیں گے۔ دونوں ہی ہندوستان کے شہری علاقوں کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان پائی جانے والی حلیج کو بڑھانے اور اشتراک و اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے سوچے سمجھے منصوبے کے ساتھ کجرات، مدھیہ پردیش اور راجستھان کی بی جے پی کے زیر اقتدار ریاستوں میں آریس ایس پر یوار کی پھیلائی ہوئی نفرت کو شدید تر کرنے پر تلے ہوئے نظر آتے ہیں۔ راجستھان حکومت نے ایک قدم اور آگے بڑھ کر مرکزی دھارے سے عیسائیوں کی مختصر سی اقلیت کو جبراً کاٹ دینے کے لیے خود کو تبدیلی مذہب مخالف قانون سے مسلح کر لیا ہے۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک مرحلے پر اٹل بہائی واچپنی یا تراؤں کا سلسلہ پھر سے شروع کرنے پر خوش نہیں تھے اور اس کی وجہ یہ ہو کہ شاید انہیں یہ احساس ہو گیا تھا کہ یا تراؤں کا مقصد اب پورا ہو چکا ہے۔ اڈوانی نے تو ان کے شکوک کا اظہار سر عام کر دیا تھا۔ لیکن واچپنی تو بس نام کے

کسی نادر یادگار کی طرح۔ اس کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح ہندو مسلمان دونوں ایک خالق میں عقیدہ رکھتے ہیں اور یہ کہ جب مصنف کے دادا نے ہندو ازم چھوڑ کر مذہب اسلام اختیار کیا انہیں ”بہت دور تک نہیں جانا پڑا۔“ دونوں مذاہب میں بہت سی باتیں مشترک ہیں۔ ویدوں میں قادر مطلق برہما ہیں۔ برہما نرا کار ہیں اور اللہ بھی شکل و صورت سے بے نیاز ہے۔ مہاستا کا ہندو فلسفہ یہ کہتا ہے کہ اصنام یا مورتیاں برہما میں ذہن کو لگانے کا محض ایک ذریعہ ہیں۔ ہندو کو وان کی شکل میں زندگی سے نجات ملتی ہے، میں اللہ کا قرب چاہتا ہوں۔ صوفی اور ستیاسی مراقبہ اور دھیان گیان کی مدد سے اللہ تک پہنچے۔ ہندو کا اردن، میرا سماعی ہے۔ ہم دونوں ہی سنتے ہیں۔ اس کا مسنن میرا مراقبہ ہے۔ ہم دونوں ہی مطہج ہیں اس کا ندھی دھیان آسن میری توجہ ہے۔ ہم دونوں ہی مراقبہ کرتے ہیں۔ برہمن کی بدھی، میرا علم ہے۔ ہم دونوں ہی علم حاصل کرتے ہیں۔ اس کا اجنان میری معرفت ہے، ہم دونوں ہی علم کے ذریعے جہل و تاریکی سے نجات چاہتے ہیں۔ آپ جسے مایا (فریب نظر) کہتے ہیں اسے ہم عالم خیال یا دنیا کے نخیل کہتے ہیں۔

اکبر اس جذبہ کے رد اداری کو خاص طور پر اجاگر کرتے ہیں جس نے ہند اور مسلمان کب ایک ایسے شیرازے میں پرو رکھا ہے جو اپنی وحدت کو برقرار رکھتے ہوئے مختلف خیالات کی عکاسی کرتا ہے۔

اس کتاب سے ایک مختصر اقتباس دیکھیں:

”مہمانوں کے سامنے رات کا کھانا رکھا گیا۔ مسلمانوں کے لیے بریانی تھی، اور ہندو حلوائی کے یہاں سے منگائے گئے پکوان ہندو حضرت کے لیے تھے۔ بہترین دستیاب چیزوں میں یہی سبب تھا۔“ اکبر رد اداری کے شعور کے جواز کے لیے پند و نصیحت کا سہارا نہیں لیتے۔ بلکہ وہ بڑی خاموشی سے بتا دیتے ہیں کہ مسلمانوں کو اپنے برادران وطن کا کتنا لحاظ تھا۔ کیا اڈوانی اور راج تاتھ سنگھ بھی اس جذبے کو گلے لگا سکتے ہیں اگر وہ ایسا نہیں کرتے اور ملک کی تکشیریت کی روایت میں رخنہ ڈالیں گے تو وہ ہندوستانی سماج کو نقصان پہنچانے کے ذمہ دار ہوں گے۔ انہیں یہ سمجھنا چاہیے کہ سیکولرزم کے بغیر ڈیموکریسی کا وجود ممکن ہے۔

پی مرکز میں برسر اقتدار آئی تھی تو اس کی وجہ یہ تھی کہ عوام نہ انتخابات میں اس پارٹی کا انتخاب کیا تھا بلکہ اس وجہ سے کہ بعض علاقائی سیکولر جماعتوں نے عہدہ اقتدار کے لالچ میں آکر بی جے پی حکومت میں شامل ہونے کے لیے اپنے نظریے کو ترک کر دیا تھا۔

اب صورت حال بدل گئی ہے۔ یو پی میں ملایم سنگھ اور آندھرا میں چندر بابو ناندو جیسے ریاستی لیڈران یہ سمجھتے ہیں کہ وہ دیگر علاقائی لیڈروں کے ساتھ ساز باز کر کے مرکز میں اقتدار پر قابض ہو سکتے ہیں۔ بی جے پی کے لیے کوئی امکان ایک اور وجہ سے بھی نہیں رہ جاتا۔ اہم حیثیت رکھنے والا بایاں محاذ صرف انہیں جماعتوں کی حمایت کرے گا جو بی جے پی سے کوئی تعلق نہ رکھتی ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ اگلی پارلیمنٹ میں علاقائی جماعتوں کا غلبہ ہو جنہوں نے بی جے پی کا اصل رنگ دیکھ لیا ہے۔

جہاں تک سوال یا تراؤں کا ہے تو اس کی طرف عوام کی توجہ کم ہی رہی ہے کیونکہ ایک عام ہندو اس پروپیگنڈے سے متاثر ہونے والا نہیں ہے کہ اقلیتیں اسے نگل جائیں گی۔ بی جے پی مندر کا پتہ کئی بار پھینک چکی ہے اور عوام کو منحصرہ میں ڈال چکی ہے۔ گذشتہ عام انتخابات میں جس چیز سے پارٹی کو زک پہنچی ہے ثقافت، تعلیم اور اطلاعات کے شعبوں میں لائی گئی تبدیلیوں کے تیس دیہی عوام کی ناراضگی اور ناپسندیدگی ہے اور خراب ترین بھی بات یہ ہوئی کہ تاریخ کو مسخ کر کے رکھ دیا گیا۔

بی جے پی کو اس کا احساس نہیں کے ملک میں تکشیریت کی جڑیں کتنی گہری ہیں۔ معروف صحافی اور مصنف ایم جے اکبر کی تازہ ترین کتاب ”بلڈ برادر“ میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ایک ہندوستانی مسلمان خاندان کی داستان ہے جس میں تین نسلوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے جرات مندی اور معروضی انداز میں برصغیر کے مشترک ورثے کی مخفی طاقت پر سے پردہ اٹھایا ہے۔ یہ ایک تہذیب اور ایک زبان نہیں بلکہ کئی تہذیبوں اور زبانوں کا مرقع ہے۔ ایک دوسرے کو برداشت کرتے ہوئے ان سب کی بود و باش نے اس چیز کی تشکیل کی ہے جسے ہندوستان کہتے ہیں یعنی ایک شفاف، روداد اور مربوط قوم۔ اکبر کا فکری تناظر وسیع ہے۔ انہوں نے اسلام اور ہندو ازم دونوں کا مطالعہ کیا ہے جو ہندوستانی عوام کی زندگیوں کو نہ صرف ڈھالتے بلکہ زمانے کی تاریخ پر اپنا نقش بھی ثبت کرتے ہیں۔ اس کتاب میں مذہب کو عہد حاضی کی تہذیب کے ایک زندہ عنصر کے طور پر پیش کیا گیا ہے نہ کہ عجائب گھر کی



☆ سالک دھامپوری

دوسری قسط

# چہرے کو پڑھنے کا فن

بات پر بھی خوش ہو جاتے ہیں اور کبھی معمولی بات پر ناراض ہو جاتے ہیں، ان لوگوں میں جوش جتنی جلد پیدا ہوتا ہے اتنی ہی جلدی سرد بھی پڑ جاتا ہے۔

یہ لوگ اپنی زندگی کے اولین دور میں مشکلات کا سامنا کرتے ہیں مگر بعد میں اپنی محنت و لگن سے اپنی زندگی کو کامیاب بنا لیتے ہیں۔ ان لوگوں کے ملنے جلنے والوں کا ایک مخصوص حلقہ ہوتا ہے۔

## تکونہ چہرہ

ایسے افراد کے ماتھے کی چوڑائی باقی چہرے کے مقابلے زیادہ ہوتی ہے۔ نچلے جبڑے کی ہڈی اوپری جبڑے اور ماتھے کی ہڈی کے مقابلہ بہت کم ہوتی ہے، ایسے چہرہ والے افراد ذہنی طور پر جذباتی و مشتعل ہوتے ہیں۔ ان کے مزاج میں تلخی ہوتی ہے، ایسے افراد میں خود اعتمادی زیادہ ہوتی ہے، قوت فیصلہ کم ہوتی ہے چوں کہ یہ لوگ جذباتی ہوتے ہیں اور جلد اشتعال میں آ جاتے ہیں اس لئے اپنی شریک حیات کے ساتھ خوش گوار و کامیاب زندگی نہیں گزار سکتے۔ ایسے چہروں والے جلد بازی میں غلط قدم اٹھا لیتے ہیں پھر بھی ان لوگوں میں پچھتاوے کا مادہ کم ہوتا ہے ان کو جب کسی بات پر پچھتاوا آتا ہے تو یہ لوگ اپنے کام کو درست بنا کر اپنی شرمندگی کو نظر انداز کر جاتے ہیں۔

## چوکور چہرہ

ایسے چہروں والے کی صفت یہ ہوتی ہے کہ یہ پیدائشی طور پر ذہین اور مخفی ہوتے ہیں ایسے لوگ ایک بار جو فیصلہ کر لیتے ہیں اس پر قائم رہنے کی ہمیشہ کوشش کرتے ہیں۔ یہ لوگ مشکلات کا سامنا بڑے صبر و استقامت کے ساتھ کرتے ہیں۔ ان کی کامیابی کا راز یہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ دوسروں کی رائے و مشوروں کو جلد قبول نہیں کرتے۔ ایسے چہروں والے بڑے جلد اشتعال ہیں آ جاتے ہیں، یہ لوگ اپنے وقار کو

## چہرہ کا بیان

جب آپ کسی مرد یا عورت سے ملتے ہیں تو سب سے پہلے آپ کی نظر اس کے چہرہ پر جاتی ہے۔ کسی کے چہرہ کو دیکھ کر اس کے بارے میں آپ کے ذہن میں یہ خیال آتا ہے کہ یہ شخص ایسا ہے یہ شاعر ہے یہ تجارت کرنے والا ہے، یہ مفکر ہے، کسی کو دیکھ کر آپ کہہ اٹھتے ہیں، یہ بڑا ایماندار ہے کوئی جھوٹا و بد معاش لگتا ہے، ان باتوں سے بہرہ پہنچتا ہے کہ ہر شخص کا چہرہ اس کے حالات کی غمازی کرتا ہے اب یہ جاننا آپ کا کام ہے کہ کس چہرہ کو دیکھ کر آپ کتنی جلدی اس کا صحیح حال جان پاتے ہیں۔

## لسبا چہرہ

جب کسی شخص کی ہڈیاں چہرہ پر واضح طور پر نظر آئیں یعنی اس کے چہرے کو لسا ظاہر کریں تو ایسے شخص کو ہم طاقتور یا کمین گے۔ وہ آزادی کو پسند کرے گا، اس کے جذبات میں شدت ہوگی۔ ایسے شخص کی نظر بڑی گہری ہوگی۔

مہم جو، فوجی اور دوسرے رہنما خواہ وہ مرد ہوں یا عورت ایسے ہی چہرے والے ہوتے ہیں۔ ان لوگوں میں آگے بڑھنے کی امنگ و حوصلہ موجود ہوتا ہے۔ یہ بہت جلد فیصلہ کر لیتے ہیں اور جہاں ان کو جانا ہوتا ہے وہاں پہنچ کر ہی دم لیتے ہیں۔

## گول چہرہ

ایسے افراد زندگی کے عیش و آرام کو پسند کرتے ہیں اچھے اخلاق و کردار والے ایسے افراد ہمیشہ ہر حال میں خوش و خرم رہتے ہیں۔ ان لوگوں میں حالات کے سانچے میں ڈھلنے کی صلاحیت ہوتی ہے ان کے کردار میں جتنی مضبوطی ہوتی ہے، اتنی ہی پلک بھی ہوتی ہے، ایسے لوگ محنت کی بجائے کھیل و تفریح کو زیادہ پسند کرتے ہیں، یہ معمولی سی



میں لڑکپن کی وجہ سے مکمل طریقہ سے دوستی نبھانہیں پاتے۔

### چھوٹا منہ

ایسے منہ والے افراد شرمیلے، کم بولنے والے اور تخیلات کی دنیا میں رہنے والے ہوتے ہیں، ان میں قوت عمل کم ہوتی ہے ایسے لوگ ہمدرد اور اچھے دوست ثابت ہوتے ہیں۔ کسی کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ وفاداری ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے، نفاست پسندی کا بڑا خیال رکھتے ہیں۔ ملازمت میں ان کو زیادہ کامیابی حاصل ہوتی ہے اور کاروبار میں کامیابی کے مواقع کم ملتے ہیں۔

ایسے لوگ کھیلوں میں کم حصہ لیتے ہیں، فلم ریڈیو اور ٹی وی پر ان کی تعداد بہت کم نظر آتی ہے لیکن جو لوگ بھی موجود ہوتے ہیں وہ اپنے فن میں اپنا جواب نہیں رکھتے۔ یہ لوگ بڑے نازک مزاج ہوتے ہیں دبلے پتلے کمزور جسم کے مالک ہوتے ہیں یہ لوگ ہر قسم کی بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں۔

### درمیانہ منہ

ایسے منہ والے شخص کو بڑی مقبولیت حاصل ہوتی ہے ایسے لوگ سنجیدہ مزاج کے ہوتے ہیں، اچھی اچھی باتیں کرنا و سننا پسند کرتے ہیں، اس لئے اعلیٰ درجہ کے سیاسی لیڈر، فلسفی اور دانش مند ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی باتیں بڑی جاندار ہوتی ہیں ان کے ہر لفظ و ہر جملہ میں بڑا وزن ہوتا ہے۔ ایسے لوگ ہر بات اچھی طرح غور و فکر کے بعد کہتے ہیں، کاروبار میں ان کو بڑی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

ایسے منہ کے حامل لوگ ملازمتوں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوتے ہیں، فوج میں بھی اعلیٰ عہدوں پر یہی لوگ ہوتے ہیں۔ یہ لوگ دوستی اور دشمنی جب کرتے ہیں تو کھل کر کرتے ہیں، اپنے ارد گرد کا پورا خیال رکھتے ہیں، اپنے حریف کا رول بھی یہ بڑے مناسب طریقہ سے ادا کرتے ہیں، ان کو اپنی بات دوسروں سے منوانے کا فن آتا ہے، آزاد پسند ہونے کی وجہ سے یہ لوگ دوسروں کو بھی آزاد دیکھنا پسند کرتے ہیں۔

### پیشانی کا بیان

پیشانی کو دیکھ کر بھی انسان کی زندگی کے بارے میں بہت سی

دوسروں کے وقار سے بلند قرار دیتے ہیں۔ ایسے چہروں والی خواتین اپنی رائے دوسری خواتین پر تھوپنے کی عادی ہوتی ہیں جب کہ ایسے چہرے والے مرد اپنی مرضی کے خلاف کسی حرکت کو پسند نہیں کرتے بلکہ دوسروں کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ ان کی فکر کے مطابق عمل کریں۔ مزاج کے معاملے میں ایسے لوگ بڑے سرد ہوتے ہیں۔

### چہرے کی شکلیں

کسی بھی چہرے کی شکلیں یہ ظاہر کرتی ہیں کہ وہ شخص اپنے آپ کو حالات کے مطابق ڈھال سکتا ہے اور اس کے اندر بہت سی صلاحیتیں موجود ہیں جن لوگوں کا چہرہ شکلوں سے مبرا ہوتا ہے وہ لوگ صرف اپنی ذات ہی سے تعلق رکھتے ہیں ان کو کسی دوسرے کی کوئی فکر نہیں ہوتی۔

پریشانی و بے چینی بھی چہرہ پر شکلیں ڈال دیتی ہیں تاہم اگر ماتھے پر شکلیں ہوں تو ایسے لوگوں کے مزاج میں رحم دلی زیادہ ہوتی ہے۔ اگر کسی ماتھے پر ہلکی شکلیں ہوں گی تو وہ شخص سچائی کا متوالا ہوگا اور نہایت خوددار ہوگا۔

### انسان کا منہ

انسان کے چہرے پر منہ کی بھی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ کسی کا منہ جتنا زیادہ خوبصورت ہوگا اس کا چہرہ اتنا زیادہ پرکشش اور جاذب نظر ہوگا۔

### بڑا منہ

بڑے منہ کے حامل بہادر اور جرأت مند ہوتے ہیں ہر بات کھل کر کہتے ہیں اور ہر قدم جرأت کے ساتھ اٹھاتے ہیں ایسے لوگوں کو اکثر زیادہ بولنے کی عادت ہوتی ہے۔ ہر جشن و پروگرام میں دلچسپی لیتے ہیں، ایسے افراد جو چاہتے ہیں وہ کر گزرتے ہیں۔ ایسے لوگ کبھی کبھی نہایت حیرت انگیز کارنامہ انجام دے ڈالتے ہیں۔ کھیلوں میں پورا پورا حصہ لیتے ہیں لیکن ان کی کامیابی پچاس فیصد سے زیادہ نہیں ہوتی۔ فلم کے شعبہ میں ایسے افراد ۳۰ فیصدی کامیابی ضرور حاصل کر لیتے ہیں۔ ملازمت میں ایسے افراد زیادہ اور کاروبار میں کم ہوتے ہیں، ان کی بات چیت میں تھوڑا سا طنز و تضحی ہوتی ہے جسمانی طور پر یہ لوگ طاقت ور ہوتے ہیں۔ اس لئے دوستی کرنے میں پہل تو کرتے ہیں لیکن مزاج

ایک کو گلے لگانے میں پہل کرتے ہیں، اس لئے ان کی دوستی کا دائرہ بڑھتا ہی رہتا ہے۔ شروع شروع میں ایسے لوگ ابھرنے پاتے۔ اس لئے الجھن کا شکار رہتے ہیں لیکن تھوڑی ترقی کرنے پر اپنے ہاتھ پاؤں پھیلا دیتے ہیں جس کی وجہ سے دوسروں کی نگاہوں میں بس جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے ساتھ دوستی مختلط ہو کر کرنی چاہئے۔ ایسے لوگوں کو بچپانہ بڑا مشکل ہوتا ہے۔ ان کا ظاہر و باطن یکساں نہیں رہتا۔ اس قسم کی پیشانی والی خواتین مغرور ہوتی ہیں چھوٹی پیشانی والے طالب علم تعلیمی میدان میں ترقی کرتے ہیں۔ مشکل ترین امتحانات میں کامیابی حاصل کرنے والوں میں ایسی پیشانی والوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ ان کے خانگی حالات ٹھیک ہی ہوتے ہیں، ایسے لوگوں کو بن سنور کر سلیقہ سے رہنا آتا ہے۔

### تنگ پیشانی

ایسی پیشانی والے مرد تنگ دل اور تنگ نظر ہمیشہ گندے تالیاں سے مچھلی پکڑنے کا خواب دیکھتے رہتے ہیں، تنگ پیشانی والے اپنے ارد گرد کے سوا کچھ دیکھنا ہی نہیں چاہتے۔ ایسی پیشانی والی خواتین جھگڑالو ہوتی ہیں، پڑوسیوں اور رشتہ داروں سے ان کا ہمیشہ تنازعہ چلتا رہتا ہے۔

تنگ پیشانی والے کسی کے کام نہیں آسکتے اور نہ وہ کسی کو کسی قسم کا فائدہ ہی پہنچا سکتے ہیں۔ ایسے لوگ کبھی کسی اچھے عہدے پر پہنچ جائیں تو اپنے ماتحتوں کا زندہ رہنا مشکل کر دیتے ہیں۔ ایسی پیشانی والی خواتین کسی بات کو پوشیدہ نہیں رکھ پاتیں۔ ان کے اندر رازداری کی کمی ہوتی ہے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت بھی ان کے بس کا کام نہیں ہوتا۔ تنگ پیشانی والے مرد دوسرے کے ماتحت کام کر کے خوش رہتے ہیں لیکن ایسے لوگ کبھی بھی بھروسہ کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔

### ابھری ہوئی پیشانی

ایسی پیشانی والوں میں دو عادتیں ہوتی ہیں۔ اگر ایسا شخص اچھائی کی جانب متوجہ ہوتا ہے تو اسی کا ہو کر رہ جاتا ہے اور اگر برائی کی جانب چلا گیا تو پھر اسی کا ہو جائے گا۔ ایسے شخص ہمیشہ غور و فکر کی کشمکش کا شکار رہتے ہیں۔ ہر وقت منصوبے بناتے رہتے ہیں۔ زندگی کے ہر شعبہ میں تنازعہ کا موضوع بنے رہتے ہیں۔ ویسے وہ زندگی کے ہر میدان میں دلچسپی رکھتے ہیں، سیاست اور کھیلوں کا دور رہ کر مزہ لیتے

باتوں کا پتہ لگایا جاسکتا ہے۔ پیشانی بھی ہر انسان کی مختلف ہوتی ہیں کسی کی چھوٹی کسی کی چوڑی اور کسی کی تنگ پیشانی ہوتی ہے۔ اس قسم کی بھی پیشانیوں کی یہاں ہم جانکاری دے رہے ہیں۔

### چوڑی پیشانی

بڑی اور چوڑی پیشانی وقار اور اقتدار کی علامت ہوتی ہے، ایسی پیشانی کے مالک کھلے دل والے، ملن سار، خوش اخلاق اور جرأت مند ہوتے ہیں، نئی لوگوں کی پیشانی بھی ایسی ہی ہوتی ہے، دوسروں کی غلطیوں اور خامیوں کو معاف کر دینا اور نیکی کر کے فراموش کر دینا ایسے لوگوں کی فطرت ہوتی ہے، کیوں کہ ایسے لوگ احسان جتانا برا سمجھتے ہیں۔

ایسے لوگ مہمانوں کی خاطر مدارات کرنے والے ہوتے ہیں اور ان کے یہاں لوگوں کی آمد و رفت برابر لگی رہتی ہے، دوسروں کی خدمت کر کے انہیں بڑی خوشی محسوس ہوتی ہے، اپنی ضرورتوں کے لئے یہ لوگ کسی سے کچھ نہیں کہتے بلکہ دوسروں کی ضروریات پوری کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔

ایسے لوگ زندگی کے ہر میدان میں کامیابی کی سیڑھی پر چڑھے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ مرتے دم تک دوسروں کی برائی کرنے سے احتراز کرتے ہیں ایسے لوگ مرتے دم تک صحت مند رہتے ہیں۔

اس قسم کی پیشانی والے افراد کا ایمان و یقین ہوتا ہے کہ خدا کے علاوہ کوئی کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ ایسے لوگ دوسروں کے دلوں پر بڑا گہرا اثر چھوڑتے ہیں، اس لئے ان کی یاد طویل عرصہ تک باقی رہتی ہے۔ ایسی پیشانی والوں کو گیس کی بیماری ہونے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ ان لوگوں کو اکثر حادثات کا بھی شکار ہونا پڑتا ہے۔ ان کی اولاد ان کے نقش قدم پر چلتی ہے اور ان کی اچھی باتوں کی وارث ہوتی ہے۔

### چھوٹی پیشانی

ایسی پیشانی کے حامل مرد اور عورتیں گہری فکر کے مالک ہوتے ہیں لیکن ان کی سوچ زیادہ تر مثبت انداز کی ہوتی ہے۔ یہ لوگ دوسروں کی پرواہ نہیں کرتے اور نہ ہی کسی پر اعتماد کرتے ہیں، اس لئے اپنی ہی فکر و سوچ کو اولیت دیتے ہیں۔ یہ لوگ مخالفت کرا کر بھی خوش رہتے ہیں۔

سیاسی حیثیت سے ایسے افراد بڑے ڈپلومیٹ ہوتے ہیں ہر

کر سکتے کیوں کہ ان میں اپنی بات منوانے اور اپنی خواہش کو عملی قدم اٹھانے کی صلاحیت ہوتی ہے۔

## گردن کا بیان

گردنیں گول بھی ہوتی ہیں، چھوٹی بھی ہوتی ہیں، اسی حساب سے ان گردنوں کے حامل لوگوں کے حالات بھی مختلف ہوتے ہیں کس گردن کے لوگوں کی کیا خوبیاں ہوتی ہیں۔ ان میں کیا صفات پائی جاتی ہیں یہی سب ہمیں اس باب میں بتانا ہے۔

## لمبی گردن

لمبی اور اونچی گردن صراحی دار گردن کہلاتی ہے، ایسی خواتین میں جن کی گردن صراحی دار ہو تخیلاتی عمل زیادہ پایا جاتا ہے اس لئے اپنی بات چیت، چال ڈھال اور اپنے طور طریقوں سے واضح طور پر دکھائی دیتی ہیں۔ ایسی عورتیں تھوڑی باتونی ہوتی ہیں، سخی بگھارنا ان کو اچھی طرح آتا ہے اس لئے اپنے آپ پر قابو نہیں رکھ سکتیں۔ تعلیمی میدان میں ایسی گردن والی عورتیں اور مرد اچھی بھلی کامیابی حاصل کر لیتے ہیں۔ ان کو فلمی دنیا اور ٹی وی بڑا رس آتا ہے، ایسے لوگ کھیلوں میں ضرور حصہ لیتے ہیں۔

## درمیانی گردن

ایسی گردن ہر جسم پر خوب صورت دکھائی دیتی ہے۔ ایسی گردن والوں کی تعداد دنیا میں ۹۹ فیصد ہے ایسی گردن والے بڑی اچھی صفات والے ہوتے ہیں ان کی زندگی میں سے اچھائی و برائی کو بآسانی تلاش کیا جاسکتا ہے ایسے لوگ اپنی دوستی اور دشمنی کو کبھی غلط مبالغہ نہیں ہونے دیتے ایسے لوگوں کی وجہ سے دنیا کے کاروبار چل رہے ہیں اچار اور چٹنی وغیرہ کا استعمال ان کو بہت زیادہ پسند ہوتا ہے، سیر و تفریح بھی ان لوگوں کو پسند ہوتی ہے، اپنے آپ کو نکھارنا و سنوارنا ان کی کمزوری ہے۔ موسیقی اور شعر و نغمہ میں دلچسپی لیتے ہیں ان کی فکر ہر جگہ غالب رہتی ہے ایسے لوگ ہر قسم کے امراض کا شکار ہو جاتے ہیں۔

## چھوٹی گردن

چھوٹی گردن انسان کی شخصیت کو ابھرنے نہیں دیتی، لہذا ایسی گردن والے لوگ ہمیشہ اپنے آپ کو کمتر محسوس کرتے ہیں اور بزدل ہوتے ہیں۔ پیٹ اور کانوں کے بہت کچے اور ہلکے ہوتے ہیں کبھی کسی

ہیں بذات خود عملی طور پر کبھی حصہ نہیں لیتے۔

ترقی کی ہر میزھی اپنے ہم عمر ساتھیوں سے قبل طے کر لیتے ہیں اور ان کے ساتھی شکل دیکھتے رہ جاتے ہیں ان کی خانگی زندگی انہیں کے تحت بسر ہوتی ہے ایسے لوگ اپنی شریک حیات اور اولاد پر مکمل طور پر اعتماد نہیں کرتے البتہ اپنے رشتہ داروں پر بے تحاشہ دولت خرچ کر دیتے ہیں۔

تعلیم کے میدان میں ان کی تعداد صرف دو چار فیصد ہے کاروبار میں نوکری کے مقابلے زیادہ نظر آتے ہیں اپنے ماتحتوں سے زیادہ کام لیتے ہیں۔ یہ لوگ اچھے اچھے کھانوں کے شوقین ہوتے ہیں اور بہترین کپڑوں کے پہننے والے ہوتے ہیں، اچھا کھانا اور بہترین کپڑوں کی ہر وقت تلاش میں رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو کھانسی کی وجہ سے سینے کے درد کی شکایت رہا کرتی ہے۔

## جبرہ

انسان کے چہرہ میں جبرے کی ہڈی ہمت اور ارادہ کی طاقت کو ظاہر کرتی ہے، اگر جبرے کی ہڈی اٹھی ہوئی اور کان کی لوتک چلی گئی ہو تو ایسے شخص کی قوت خود اعتمادی بڑے کمال کی ہوگی اور اس کے اندر فوری طور پر فیصلہ کرنے کی صلاحیت موجود ہوگی۔

جب جبرے کی ہڈی ڈھلان کی شکل میں کان کی لو سے ٹھوڑی تک چلی جائے اور یہ ہڈی لمبی بھی ہو جائے تو ایسے شخص کی قوت خود اعتمادی کو ہم بہت زیادہ نہیں کہہ سکتے اس وقت بھی اس کے بلند ہمت ہونے اور اپنے بلند ارادوں کو عمل میں لانے والا شخص ضرور کہہ سکتے ہیں۔

اگر کسی کا جبرہ اچوڑا اور بڑا ہو لیکن ماتھا چھوٹا ہو تو ایسے شخص کی فطرت میں سختی، ہٹ دھرمی اور بے رحمی ہوگی۔ ایک چوڑا جبرہ اس صورت میں اچھا سمجھا جاتا ہے جب ماتھا بھی کشادہ ہو جب جبرہ اچوڑا اور ماتھا کشادہ ہو تو ایسے شخص کا ارادہ و حوصلہ مضبوط اور پختہ ہوتا ہے اور اس کے ہر کام میں سلیقہ پایا جاتا ہے۔

کمزور جبرہ اس بات کی علامت ہے کہ ایسے شخص پر دوسرے لوگ آسانی سے غالب آجاتے ہیں اور وہ ان کے زیر اثر آجاتے ہیں۔ یہ لوگ غلط قسم کے بھی ہو سکتے ہیں اور ایسے راستے پر ڈال سکتے ہیں جو غلط ہو اور بدنامی کا سبب بنے۔ کمزور جبرے والے شخص کے ساتھ یہ المیہ ہے کہ وہ کتنا بھی چاہیں ان لوگوں سے نجات حاصل نہیں



کے ساتھ ساتھ ان کے بال گرتے جائیں تو ان کی طبیعت بے چین رہتی ہے۔ غور و فکر کا سلسلہ خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے۔ ہر وقت غور و فکر تشویش میں بدل جاتی ہے اگر عورتوں کے بال پچیس سال کی عمر میں تیزی سے کم ہونے لگ جائیں تو ان کا امن و سکون غارت ہونے لگتا ہے۔

ان میں بچت کی عادت ان کو بخیل بنا دیتی ہے اور جو رتوڑ کرنے پر کمر باندھ لیتی ہیں۔ مزاج میں طنز و تضحیل آ جاتی ہے رشتہ داروں تک سے اختلافات کر کے ان کی مخالف بن جاتی ہیں۔ ان کی سوچ صرف ان کے اپنے تک اور ان کی اولاد تک محدود ہو کر رہ جاتی ہے۔ مردوں کے بال اگر جلدی یعنی جوانی ہی میں کم ہونے لگیں تو ان کے غموں کی جانب اشارہ کرتے ہیں۔

عمر کے ساتھ اگر بال کم ہونے شروع ہوں تو ایسے لوگ اونچی باتیں کرنے کے ماہر ہوتے ہیں۔ ان کی سوچ بوجھ بڑی مضبوط ہوتی ہے زندگی کے ہر علاقہ میں ان کی تعداد کافی نظر آتی ہے۔

### کالے بال

کالے بال عزت و وقار اور عظمت کی نشانی ہوتے ہیں۔ کالے بال والے افسانوی خیالات کے حامل ہوتے ہیں شاعری میں غزل پسند کرتے ہیں، زندگی کے ہر شعبے میں ان کی تعداد زیادہ ہوتی ہے ان کو نزلہ زکام کھانسی کے علاوہ عمر کے ساتھ دیگر بیماریاں بھی لگ جاتی ہیں، کالے بالوں والے وفا کرنے کی وجہ سے فکر مند رہتے ہیں۔

### خاکی بال

ایسے بال نہ زیادہ کالے ہوتے ہیں اور نہ ہی بھورے ہوتے ہیں بلکہ خاکی رنگ کے ہوتے ہیں جو خوبصورت نہیں لگتے۔ جن لوگوں کے بال ایسے ہوتے ہیں ان کی طبیعت میں بے یقینی ہوتی ہے وہ اداس اداس دکھائی دیتے ہیں ان کے چہرے پر رونق نظر نہیں آتی ان کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ کچھ کہنا چاہتے ہیں مگر کچھ کہہ نہیں پاتے۔ ان کی ساری خواہشات اور آرزوئیں دل ہی دل میں دب کر رہ جاتی ہیں۔ ایسے لوگ عام طور پر وہم کا شکار ہوتے ہیں۔ وہ کوئی بھی قدم پورے یقین کے ساتھ نہیں اٹھا پاتے۔ پیروں فقیروں اور مزاروں کی جانب ان کا جھکاؤ زیادہ پایا جاتا ہے۔

تعلیم کے میدان میں ان کی تعداد کم ہی ہوتی ہے یہ لوگ کھیلوں

اونچے عہدے پر نہیں پہنچ سکتے نہ بڑے لیڈر بن سکتے ہیں۔ البتہ دوسروں کی ماتحتی میں محنت اور لگن کے ساتھ کام کرتے ہیں ان کی خانگی زندگی بڑی دیران ویران سی رہتی ہے، اپنی شریک حیات و اپنے بچوں کے ساتھ ان کا گزارہ نہیں ہو پاتا۔

ایسے لوگ تھوڑے ضدی بھی ہوتے ہیں کسی پر بھی پوری طرح بھروسہ نہیں کرتے۔ ہر وقت شکوہ شکایات ان کی زبان پر رہتی ہے۔ بچت کرنے کی عادت ان کو کنجوس بنا دیتی ہے ایسے لوگ دوسروں کے بہت زیادہ کام آتے ہیں۔ یہ لوگ بڑے چالاک اور ہوشیار ہوتے ہیں اگر گھمی ان کو کوئی اونچا عہدہ مل بھی جائے تو زیادہ عرصہ اس عہدے پر قائم نہیں رہ سکتے۔ ان کی خوراک بھی بہت زیادہ ہوتی ہے اس لئے موٹاپے کا بھی شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ جلدی امراض کے علاوہ ذیابیطس و بلڈ پریشر کا بھی شکار رہتے ہیں۔

### بالوں کا بیان

### گھنے بال

گھنے بالوں والے افراد نازک مزاج ہوتے ہیں عام طور پر ان کا مزاج ادبی ہوتا ہے اس لئے ان کو شعر و شاعری سے بڑا لگاؤ ہوتا ہے ایسے لوگوں میں تصوراتی باتیں کرنے کی عادت ہوتی ہے ہر وقت تخیلاتی دنیا میں گم رہتے ہیں وفا کرنے کا جذبہ ان میں بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔

اچھا مکان اور اچھا کھانا اور اچھے لباس کے خواہش مند ہوتے ہیں ان کو نزلہ، زکام، کھانسی اور گلے کی خرابی کی شکایت رہتی ہے، چالیس سال کی عمر کے بعد جوڑوں کا درد ان کا ساتھی بن جاتا ہے۔ ایسے لوگ زندگی کے اہم شعبوں میں نظر آتے ہیں ان میں جوڈاکٹر، انجینئر، وکیل ہوتے ہیں وہ بڑے سلیقے کے ہوتے ہیں، کاروبار اور صنعت و حرفت میں ان کی تعداد کچھ کم پائی جاتی ہے۔ یہ لوگ قسمت کے ماننے والے ہوتے ہیں اپنے بچوں کی تربیت بچوں کے مزاج کے مطابق کرتے ہیں۔ بچوں کو ہر قسم کی آزادی دینا ان کا بنیادی حق تصور کرتے ہیں اپنے آپ پر خرچ کرنے میں بخل نہیں کرتے۔

### کم بال

کم بال والے مرد اور عورتیں غیر مطمئن ہوتے ہیں۔ اگر وقت

## موٹے بال

موٹے بالوں والے حیوانی صفات کے حامل ہوتے ہیں ان میں ضد کا مادہ بہت زیادہ ہوتا ہے اور عقل بہت کم ہوتی ہے۔ موٹے بالوں والے پچاس فیصد مضبوط جسم کے مالک ہوتے ہیں ان کی عادتیں دوسروں سے مختلف ہوتی ہیں، تعلیمی میدان میں ان کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔ موٹے بال والے عموماً موٹے ذہن کے ہوتے ہیں۔ اپنے رسم و رواج کی حدود میں رہتے ہیں یہ لوگ ضد کی وجہ سے دوسروں کی بات کو اہمیت نہیں دیتے اپنی بات اور اپنی خواہش پر قائم رہتے ہیں۔ موٹے بالوں والی خواتین سخت مزاج اور خشک طبیعت کی ہوتی ہیں۔ لوگ ان کی خوبصورتی کو ہمیشہ نظر انداز کرتے ہیں۔

## سیدھے بال

ایسے بال عام طور پر یورپی لوگوں کے ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کا رجحان زیادہ تر مذہب کی جانب ہوتا ہے، اپنے مذہب اور اپنے فرقہ سے یہ دل و جان سے وابستہ ہوتے ہیں ایسے لوگ جس کام کو شروع کرتے ہیں اسے ختم کر کے ہی چھوڑتے ہیں، عورتیں عام طور پر بچت کرنے والی ہوتی ہیں کبھی دکھاوا نہیں کرتیں۔ سادگی کو پسند کرتی ہیں لیکن نفاست پسند ہوتی ہیں، زندگی کے ہر محاذ پر ہر حالات کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہتی ہیں۔ ایسی عورتیں ہر قسم کے شریک حیات کے ساتھ نباہ کرنے والی ہوتی ہیں۔

ایسی عورتیں برداشت کرنے والی، صبر کرنے والی اور نیک پارسا ہوتی ہیں، چادر اور چار دیواری کو اچھا سمجھتی ہیں اس لئے اپنے گھر کو جنت تصور کرتی ہیں۔ اپنی اولاد کی اپنے طور پر دیکھ بھال کرتی ہیں اور پرورش کی جانب خصوصی توجہ دیتی ہیں۔ ان کی اولاد ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتی ہے اور ماں باپ کی اطاعت کرتی ہے ایسے بالوں والے مرد بڑے نفاست پسند ہوتے ہیں، پیشہ کے اعتبار سے ڈاکٹر اور قابل حکیم ہوتے ہیں۔

## باریک بال

ایسے بالوں والے افراد نرم دل اور غم برداشت کرنے والے ہوتے ہیں لیکن اس کے ساتھ عقل مند اور ذہین بھی ہوتے ہیں۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد کے ساتھ ساتھ ان کے

میں کوئی حصہ نہیں لیتے۔ ان کو فوٹو گرافی کا بڑا شوق رہتا ہے۔ ادب میں یہ ٹریجڈی کو پسند کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی دوستی کا دائرہ بھی کم ہی ہوتا ہے۔ یہ اپنے اصول بدلتے رہتے ہیں۔

## سنہرے بال

دنیا میں سنہرے بالوں کو وفادار خیال نہیں کیا جاتا۔ سنہرے بال عام طور سے بے وفائی کی علامت ہیں۔ سنہرے بالوں والی عورتیں اور مرد آزاد خیال والے ہوتے ہیں محبت کرنا ان کا مشغلہ ہوتا ہے ساری زندگی وہ اسی مشغلہ میں گزار دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سیر و تفریح کا بڑا شوق ہوتا ہے۔ کھیلوں میں بھی بڑی گہری دلچسپی ہوتی نہر اور دریا کا کنارہ اور سمندری کنارہ ان کو پسند ہوتا ہے ان کے مزاج میں شدت ہوتی ہے۔

## ہلکے سنہرے بال

ایسے بالوں والے مرد اور عورتیں خاص طور پر بڑے سلیقہ والے اور وفادار ہوتے ہیں۔ ہمدردی کا جذبہ ان میں کافی مقدار میں موجود ہوتا ہے۔ ایسے لوگ کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے بلکہ بذات خود ہی نقصان اٹھا لیتے ہیں یہ لوگ دوسروں کا نقصان ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتے۔ ایسے لوگ بڑے جفاکش اور محنتی ہوتے ہیں کسی کام کو کرنے سے جی نہیں چراتے۔ ہر وقت کام کرنے میں دل و جان سے مصروف رہتے ہیں اپنی اولاد کی بہتر طور پر دیکھ بھال کرتے ہیں۔ دین کی جانب ان کی توجہ زیادہ ہوتی ہے ایسے لوگ مذہبی احکام کے احترام میں آگے آگے رہتے ہیں۔ آپس میں مل جل کر رہنے کی ان کو عادت ہوتی ہے۔

پھر بڑے بدن والی عورتیں جن کے بال ہلکے سنہرے ہوتے ہیں وہ بڑی مقبول اور دل کے نزدیک ہوتی ہیں۔ ہلکے سنہرے بال شروع میں بڑے گھنے ہوتے ہیں کالے بالوں کے مقابلے میں ان کی لمبائی زیادہ ہوتی ہے پھر رفتہ رفتہ کم ہونی شروع ہو جاتی ہے مگر پھر بھی ان کے کالے بالوں کے مقابلے میں کم جھڑتے ہیں۔ سیر و تفریح ان لوگوں کو بڑی راس آتی ہے یہ بڑے صفائی پسند ہوتے ہیں، پاکیزگی کا خاص خیال رکھتے ہیں زندگی کے ہر شعبے میں لوگوں کی نمائندگی کرتے نظر آتے ہیں، محنت کرنا ان کی زندگی کا اہم نصب العین ہوتا ہے۔

آنکھیں کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ چھوٹی آنکھیں، کالی آنکھیں، بھوری آنکھیں ان سبھی آنکھوں والے لوگ بھی مختلف قسم کے ہوتے ہیں یہاں ہم اس بارے میں وضاحت کے ساتھ روشنی ڈال رہے ہیں۔

### بڑی آنکھیں

بڑی آنکھوں والے حوصلہ مند، ذہین اور قیادت کی علامت سمجھے جاتے ہیں۔ ایسے لوگ عام طور پر صاحب اقتدار ہوتے ہیں۔ ایسی آنکھوں والی خواتین بڑی نرم دل اور کسی بھی بات کو جلد محسوس کرنے والی ہوتی ہیں لیکن خانگی امور کے معاملے میں کامیاب نہیں سمجھی جاتیں۔ بڑی آنکھوں والے مرد عورتوں کے لئے بڑی کشش رکھتے ہیں ایسے لوگ محبت کرنے میں بڑی عجلت سے کام لیتے ہیں لیکن ان کی محبت شکست خوردہ افراد کی یاد دلاتی ہے۔

### چھوٹی آنکھیں

چھوٹی آنکھیں کسی رائے پر قائم رہنے کی علامت مانی جاتی ہیں۔ ایسے لوگ ضدی اور لاپرواہ قسم کے ہوتے ہیں۔ چھوٹی آنکھوں والی عورتیں پاک دامن اور وفا کرنے والی تصور کی جاتی ہیں۔ ایسی عورتیں محبت کے معاملے میں ثابت قدم ہوتی ہیں لیکن اسی کے ساتھ ان کے اندر حسد و نفرت کا جذبہ بھی موجود ہوتا ہے۔

### بلوری آنکھیں

بلوری آنکھوں والے کسی ایک رائے یا بات پر قائم رہنے والے نہیں ہوتے ان کے مزاج میں کشمکش و تذبذب کا جذبہ ہوتا ہے ایسے لوگوں میں کسی ایک مسئلہ پر غور و فکر کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ ایسی آنکھوں والی عورتیں کسی نامعلوم خوف سے ہر وقت خوف زدہ رہتی ہیں ان کو ان جانے دشمنوں سے نقصان پہنچنے کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔ ایسے لوگ بہت ہی جلد باز ہوتے ہیں اور کبھی کبھی اسی جلد بازی کی وجہ سے نقصان بھی اٹھا لیتے ہیں ایسے مرد بڑے اچھے مزاج کے اور خوش مزاج ہوتے ہیں، ایسے لوگ اپنی زندگی کے کسی مخصوص مقصد کو اختیار کر کے زندگی میں نئے نئے تجربات کرتے ہیں۔

### چھوٹی بھوری آنکھیں

چھوٹی بھوری آنکھوں والوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ

عادت ہوتی ہے بات کرنے کا ان کو سلیقہ آتا ہے جملہ بڑی نفاست سے اور خوبصورتی کے ساتھ ادا کرتے ہیں، ہمیشہ خوش رہنے کی کوشش کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی خوش دیکھنا پسند کرتے ہیں۔

مہمانوں کی بہت زیادہ خاطر مدارات کرتے ہیں اور خود بھی مہمان بننے کو پسند کرتے ہیں، دوستی ان کے ہاتھوں کبھی مجروح نہیں ہوتی۔ ایسے افراد خوبصورت مکانوں میں رہنے اور اچھے عمدہ لباس پہننے اور لذیذ غذا کھانے کے شوقین ہوتے ہیں، صفائی کو بہت پسند کرتے ہیں، ان کا ظاہر و باطن یکساں ہوتا ہے ان کے دانت عام طور پر گزور ہو جاتے ہیں، لہذا ان کو دانتوں کی تکلیف کا شکار رہنا پڑتا ہے، باریک بالوں والے لوگ دوا کا استعمال ٹھیک طرح سے کرتے ہیں ان کو گیس کی بجہ سے پتھری اور پتے کی بیماری لاحق ہوتی ہے ایسے لوگوں کو اس قسم کی بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لئے پانی کی تعداد زیادہ استعمال کرنی چاہئے۔

### گھنگرالے بال

گھنگرالے بالوں والے افراد قدرتی طور پر جرأت مند اور بہادر ہوتے ہیں۔ طاقت کا استعمال زیادہ کرتے ہیں، گھنگرالے بالوں والے افراد کی پہچان ان کی اعلیٰ تعلیم اور اچھے رہن سہن سے ہو جاتی ہے کھیلوں میں بھی ان کا بہت زیادہ تعاون ہوتا ہے۔

پاکستان اور بھارت میں گھنگرالے بالوں والے غزل گانے اور لکھنے والے شاعروں کو پسند کرتے ہیں تھنیز و ڈرامے بھی ان کو پسند ہوتے ہیں وزن اٹھانا ان کا بہت ہی پیارا کھیل ہوتا ہے ویسے یہ ہر کھیل بڑے شوق سے کھیلتے ہیں۔ یہ لوگ پکے راگ اور کلاسیکل موسیقی کے دلدادہ ہوتے ہیں یورپ میں گھنگرالے بال والے ڈسکو ڈانس کے عاشق ہوتے ہیں۔ یہ لوگ عشق و محبت کے معاملے میں بڑے جنونی ہوتے ہیں آنکھیں بند کر کے عشق کی آگ میں کود پڑتے ہیں نتیجے کی مطلق پرواہ نہیں کرتے۔ موت کا خوف بھی ان کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتا۔

### آنکھوں کا بیان

آنکھیں انسان کے چہرہ پر ایسا عضو ہیں جو انسان کے بارے میں سب کچھ بتا دیتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آنکھ انسان کے دل کا حال بتا دیتی ہے اس لئے کہا جاتا ہے کہ آنکھیں دیکھتی ہی نہیں بولتی بھی ہیں،



ہوتے ہیں، اچھی رہائش، خوب صورت دیدہ زیب لباس اور خوش نما ذائقہ دار کھانے ان کو نہایت پسند ہوتے ہیں۔ یہی شوق ان کا ہر چیز میں موجود رہتا ہے ان کے مزاج میں ہمیشہ لڑنے جھگڑنے کی باتیں موجود رہتی ہیں، عملی دائرہ کار میں یہ لوگ ہمیشہ آگے رہتے ہیں، ہر کام وقت پر اور جلدی کرنا چاہتے ہیں، ایسے لوگ ناکامی کو کسی حالت میں بھی برداشت نہیں کرتے۔

### ترجمی آنکھیں

ترجمی آنکھوں والے دنیا میں نہایت ہی کم ہوتے ہیں ایسے لوگ ایک تو عملی زندگی میں کامیاب نہیں ہوتے۔ کامیاب ہونے سے مراد مکمل کامیابی حاصل کرنے سے ہے۔ ان کے اندر جذبات کی بڑی کمی ہوتی ہے، کام میں مگن رہنا ان کا خاص نصب العین ہے، مگر دوسروں کے جذبات کی یہ لوگ بہت زیادہ قدر کرتے ہیں، ایسے لوگوں کا معیار زندگی درمیانہ ہوتا ہے، ان میں مذہبی ذوق و شوق دوسروں کے مقابلے میں زیادہ ہوتا ہے، کسی کام کو شروع کرنے سے قبل اس کے انجام کا جائزہ ضرور لگاتے ہیں۔ اپنی ذاتی زندگی میں اتنے کامیاب نہیں ہوتے کیوں کہ ان کے دل میں شک موجود ہوتا ہے۔

ترجمی آنکھوں والی عورتیں اپنے کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا اچھا نہیں سمجھتی بلکہ اپنی بہت سی صلاحیتوں کو بھی صحیح طور پر کام میں نہیں لاتیں۔ ترجمی آنکھوں والا مرد اپنی معاشرتی زندگی میں اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرنے کا خواہش مند ہوتا ہے ایسے لوگ بین الاقوامی امن پسندی کے بھی خواہش مند ہوتے ہیں۔

### شرقی آنکھیں

شرقی آنکھوں والی عورت کی ایک خاصیت یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ آپ کی ریڑھ کی ہڈی میں بھی برقی کپکپاہٹ پیدا کر سکتی ہے۔ شرقی آنکھوں والی عورت بڑی پراسرار شخصیت کی مالک ہوتی ہے وہ صحیح معنوں میں ساحرہ ہوتی ہے اگر آپ کی نظر ایک بار اس کی نظروں سے ٹکرائے تو سمجھ لیں کہ آپ اس کی نظروں کے طلسم سے بچ نہیں سکتے۔ شرقی آنکھوں والے لوگوں کی خامیاں و اچھائیاں ان کے چہرے سے صاف جھلکتی ہیں۔ ایسے لوگ حد سے زیادہ بچت کرنے والے ہوتے ہیں۔

لوگ نہایت چالاک اور تیز ہوتے ہیں، ان کی زندگی پیار و محبت سے بھرپور ہوتی ہے، ایسی آنکھوں والوں کی یہ کمزوری ہوتی ہے کہ ان کی شخصیت بڑی پرکشش ہوتی ہے ان کے بارے میں ہر ایک کی مثبت رائے ہوتی ہے یہ بڑے جذباتی لوگ ہوتے ہیں ایسی آنکھوں والا مرد بے جان ہوتا ہے اس کی طبیعت میں رنگین مزاجی بھری ہوتی ہے۔

### کالی آنکھیں

کالی آنکھیں دو قسم کی ہوتی ہیں ایک کالی چھوٹی آنکھیں اور دوسری کالی موٹی آنکھیں۔ اس لئے ایسے لوگوں کی طبیعت بھی مختلف قسم کی ہوتی ہے کالی چھوٹی آنکھوں والی شخصیت ادبی ہوتی ہے ان میں پڑھنے پڑھانے کا عنصر پایا جاتا ہے ان کی آنکھوں کو غور و فکر والی آنکھیں کہا جاتا ہے۔

کالی موٹی آنکھوں والے مغرور ہوتے ہیں ان میں انتہا پسندی کا جذبہ بڑی حد تک موجود ہوتا ہے، کالی موٹی آنکھوں والی عورت اپنے شریک زندگی کو خود ہی تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہے ویسے طبیعت کے لحاظ سے چالاک ہوتی ہے ایسے مرد جن کی آنکھیں کالی موٹی ہوتی ہیں وہ وطن پرست اور ایمان دار ہوتے ہیں۔ وہ اپنے خاندانی معاملات میں ناکام رہتے ہیں لیکن اپنی معاشرتی زندگی میں بڑے کامیاب رہتے ہیں۔ ان لوگوں میں اعتماد کرنے کی بھرپور صلاحیت ہوتی ہے مگر عام طور پر یہ لوگ جس پر بھروسہ کرتے ہیں ان کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

### گول آنکھیں

ایسی آنکھوں والوں کو سانپ کی آنکھوں والا کہا جاتا ہے سانپ چالاک اور پھرتیلا ہوتا ہے لہذا ایسی آنکھوں والے بھی چالاک اور بڑے تیز ہوتے ہیں ان کے مخالف ہمیشہ ان سے شکست کھا جاتے ہیں، گول آنکھوں والے ہر میدان میں کامیاب رہتے ہیں ان کی تعداد بھی دنیا میں زیادہ ہوتی ہے، صنعتی حلقوں میں تو ان کا کوئی ثانی نہیں ہوتا۔ یہ لوگ دوستی کے معاملے میں مکمل حالات کا مطالعہ کر کے آگے قدم بڑھاتے ہیں، خواہ مخواہ کی دوستی کو یہ لوگ پسند نہیں کرتے ہیں، ہر قدم دوسروں کے مقابلے میں بدلے کے جذبہ کے تحت اٹھاتے ہیں زندگی کے ہر میدان میں اپنا کردار اور عمل صحیح طریقے سے انجام دیتے ہیں، صفائی کے معاملہ میں ایسے لوگ سب سے آگے

# اگر آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد

## عدد اور نام کا مفرد عدد ۹ ہو تو

لوگوں کی مدد کر سکتے ہیں، آپ کو اپنے رشتے داروں سے دفا نہیں ملے گی، آپ اپنوں کے درمیان ہمیشہ اجنبی بنے رہیں گے اور نیکی کا بدلہ ہمیشہ برائی سے پائیں گے۔

اپنے بیوی بچوں کے لئے آپ بہتر انسان ثابت ہوں گے، اپنے اہل خانہ سے محبت کرنا اور ان کی ضروریات و خواہشات کا خیال رکھنا آپ کی فطرت ہے۔

آپ کا ستارہ مرتخ ہے۔ یہ ستارہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ آپ کی شخصیت بارعب ہے اور آپ جلال و دبہ بے کے انسان ہیں، اگر آپ کے ساتھ کوئی جنگ کرے گا تو اس کو منہ کی کھائی پڑے گی، آپ جنگ جیتنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، اختلافات کے معاملے میں آپ کی تقدیر کسی روشن ستارے کی طرح چمکتی رہے گی اور آخری فیصلہ بالعموم آپ کے حق میں ہوگا۔

آپ کے اندر پیش قدمی کرنے کی اعلیٰ صلاحیتیں موجود ہیں، آپ بلند عزائم کے حامل ہیں، آپ کو آپ کے ارادوں سے کوئی شخص ادھر ادھر نہیں کر سکتا، بلند ہمت ہونے کے ساتھ ساتھ آپ خوش طبع بھی ہیں، اور آپ حسن اخلاق سے لوگوں کا دل جیتنے کے فن سے واقف ہیں، آپ محبت کے خوگر ہیں بلکہ یہ کہا جائے کہ محبت آپ کی کمزوری ہے تو شاید یہ غلط نہیں ہوگا، آپ کی شخصیت عورتوں کی نظروں میں قابل توجہ بنی رہے گی، آپ خواتین پر بطور خاص اثر انداز ہوں گے، آپ گرمی کو برداشت نہیں کر سکتے، دھوپ ہمیشہ آپ کو گراں گزرے گی، ماہ سرما آپ کی صحت کے لئے مفید ثابت ہوگا، آپ اگرچہ غیرت مند قسم کے انسان ہیں لیکن کبھی کبھی بعض اخلاقی غلطیوں کی وجہ سے آپ رسوائی کا شکار ہو سکتے ہیں، آپ اکثر مشتعل ہو کر نقصان اٹھائیں گے، اشتعال میں آ جانا آپ کی فطرت کا جزو ہے اور اشتعال میں آ کر آپ ہمیشہ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھیں گے اور مالی و جانی نقصان کر بیٹھیں گے، کئی بار ایسا بھی ہوگا کہ مشتعل ہو کر آپ اپنے رشتوں اور دوستوں سے محروم ہو جائیں گے، آپ دل کے برے نہیں ہیں لیکن جوش میں آ کر آپ ہوش کھو بیٹھتے ہیں اور اپنا بہت کچھ گنوا دیتے ہیں، آپ کی بنیادی خوبی یہ ہے کہ آپ ارادوں کے معاملے میں بہت سخت جان ہیں اور آپ کو آپ کے عزائم سے ٹس سے مس کرنا آسان نہیں ہے۔

آپ کا دوبار کرنے کی صلاحیتیں رکھتے ہیں لیکن آپ کی نرم مزاجی کا دوبارہ معاملات میں آپ کو خساروں سے دوچار کرتی ہے، لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرنا آپ کی فطرت کا ایک حصہ ہے، آپ قرض لے کر بھی

یوں تو آپ خوبیوں کا مجموعہ ہیں، آپ حسن اخلاق، حسن ظرافت اور حسن فیاضی سے بہرہ ور ہیں لیکن ان خوبیوں کے ساتھ ساتھ آپ کے اندر کچھ ایسی خامیاں بھی ہیں جو آپ کی شخصیت کے چہرے کو داغدار کرتی ہیں اور ان خامیوں سے پاک صاف ہو جانا آپ کے لئے ضروری ہے، فیاضی کوئی بری چیز نہیں بلکہ فیاضی اور سخاوت اعلیٰ انسانیت کی علامت ہے لیکن فضول خرچی ایک عیب ہے، آپ کسی حد تک فضول خرچ واقع ہوئے ہیں اور اس فضول خرچی کی وجہ سے کئی بار آپ کو قرض کا بوجھ برداشت کرنا پڑے گا اور کئی بار آپ کو تنگ دستی کے رنج و الم سے دوچار ہونا پڑے گا۔

اسی طرح حسن اخلاق اور حسن ظرافت کے ساتھ ساتھ آپ کے اندر جھلاہٹ اور اشتعال کا مرض بھی ہے، آپ بعض باتوں پر حد سے زیادہ حملہ جاتے ہیں اور ایک دم آپ سے باہر ہو کر غلط فیصلے کر لیتے ہیں جو آپ کی خوبصورت شخصیت کو پامال کر دیتے ہیں۔ کسی بات پر اظہار ناراضگی یا اظہار غیظ و غضب کوئی بری بات نہیں لیکن ایک حد میں، حد سے زیادہ غصہ اور جھلاہٹ کا اظہار انسان کی اپنی شخصیت کا قتل عام کر دیتا ہے اور انسان اپنا وقار کھو بیٹھتا ہے، محبت کرنا بری بات نہیں، وہ انسان ہی کیا جو دوسروں سے محبت نہ کرے اور دوسرے اس سے محبت نہ کریں لیکن محبت ہی اس دنیا میں سب کچھ نہیں ہے فرائض، ذمہ داریاں ادا کر کے انسان لوگوں کی نظروں میں محبوب ہوتا ہے صرف محبت کر کے انسان کا وقار بلند نہیں ہوتا، اگر آپ اپنی چند کوتاہیوں کی اصلاح کر لیں تو آپ کو سماج میں ممتاز اور سرخرو ہونے سے کون روک سکتا ہے۔

حسن الہاشمی  
فاضل دارالعلوم دیوبند

## کرشماتِ جَفَر

لوگوں کی نظروں میں محبوب اور مقبول ہونے کے لئے ایک عمل پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ بزرگوں سے منقول ہے اور ہمارے تجربہ میں آچکا ہے۔ جو لوگ خلق خدا کی نظروں میں مقبول ہونا چاہتے ہیں وہ اس عمل کا فائدہ اٹھائیں۔ اس عمل کی بدولت اپنوں اور غیروں میں چھوٹوں اور بڑوں میں واقف اور ناواقف سبھی کی نظروں میں انسان محبوب ہو جاتا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ غیر ذوی العقول یعنی جانور تک بھی اس انسان کا ادب و احترام کرنے لگتے ہیں اور اسے محبت کی نظروں سے دیکھنے لگتے ہیں۔

اس عمل کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی بدھ یا نوچندی جمعہ کو نماز فجر سے ایک گھنٹے پہلے گیارہ سو مرتبہ ”یا عزیز“ پڑھیں اور اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ نماز فجر کے بعد جب سورج نکل آئے تو اس وقت یہ نقش تیار کریں۔

یا معز	اعزنی	بعزتک	یا عزیز
۵۰۰	۱۰۴	۱۲۹	۱۳۷
۱۰۳	۴۹۷	۱۴۰	۱۳۰
۱۳۹	۱۳۱	۱۰۲	۴۹۸

جس کے لئے نقش بنایا گیا ہو اس کا نام اور اس کی والدہ کا نام اور اس ستارہ کا نام لکھیں۔ جس ستارے کی ساعت میں نقش تیار کر رہے ہیں، اگر نقش بدھ کے دن لکھ رہے ہیں تو ستارہ عطارد ہوگا۔ اگر نقش جمعہ کے دن تیار کر رہے ہیں تو ستارہ زہرہ ہوگا۔ نام الگ الگ حروف میں لکھیں۔ پھر ترفع سبھی کریں یعنی ہر حرف کا ساتواں حرف لیں۔ پھر ان حروف کو چار چار حروف کے ساتھ مرکب کر لیں اور ان مرکب حروف کو نقش کے چاروں طرف لکھ دیں۔ پھر ان کے چاروں طرف ایک ایک لکیر اور کھینچ دیں۔ نقش دو تیار کریں ایک گھر میں لٹکائیں اور ایک اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔ دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک کر لیں۔ انشاء اللہ چند ہفتوں کے بعد ہر طرف مقبولیت ملے گی۔ جو بھی ملے گا محبت سے ملے گا زبردست تسخیر ہوگی۔ دشمنوں کے قلوب میں بھی نرمی پیدا ہوگی اور محبت کرنے والے شدت کے ساتھ محبت کرنے لگیں گے۔

مثال کے طور پر ظریف احمد ابن نسیم بانو کے لئے بدھ کے دن نقش تیار کرنا ہے تو ان کے ناموں کے حروف الگ الگ اس طرح کریں گے۔ ان حروف کے نیچے ساتواں حرف تحریر کریں گے۔

ظ	ر	ی	ف	ا	ح	م	د	ن	س	ی	م	ب	ا	ن	و	ع	ط	ا	ر	د
ہ	ض	ع	ث	ز	ن	ق	ی	ر	ش	ع	ق	ح	ز	ر	ل	ت	س	ز	ض	ی
هَضَعْث	ذَنْقِی	رَشَعِیْق	حَزَل	تَسْزُضِی																

ان مرکب حروف کو نقش کے چاروں طرف لکھ دیں گے۔ اور اس نقش پر طالب کے نام کے مجموعی اعداد کے مطابق ”یا عزیز“ پڑھ کر دم کر دیں گے مذکورہ مثال میں ظریف احمد کے مجموعی اعداد ۱۲۳۳ ہیں۔ اس لئے بارہ سو تینتالیس مرتبہ ”یا عزیز“ پڑھیں گے اور مرکب اعداد کے مطابق درود شریف پڑھ کر دونوں نقش پر دم کر دیں گے۔ اس کے بعد ایک نقش گھر میں یا دفتر میں لٹکادیں گے اور ایک طالب اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں گے۔ انشاء اللہ زبردست تسخیر ہوگی، عقل حیران ہوگی اور دیکھنے والے بھی تعجب کریں گے۔ مجرب عمل ہے، پڑھنے والے اس عمل سے فائدہ اٹھائیں اور ہمیں اور ان بزرگوں کو دعائیں دیں جنہوں نے یہ قیمتی عمل آنے والی نسلوں کے لئے عطا کیا ہے۔





حسن البہاشی  
فاضل دارالعلوم دیوبند

## اعداد کا جادو

۴

(۱۴) منزل قمر بقعہ

آئیے اب ان اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں۔

۴ ۹ ۶ ۲ ۵ ۴ ۵ ۸ ۳ ۸ ۹ ۶ ۱ ۴  
۴ ۶ ۸ ۷ ۹ ۹ ۴ ۲ ۲ ۸ ۶ ۷ ۵  
۱ ۵ ۶ ۷ ۹ ۴ ۶ ۴ ۱ ۵ ۴ ۳  
۶ ۲ ۴ ۷ ۴ ۱ ۱ ۵ ۶ ۹ ۷  
۸ ۶ ۲ ۲ ۵ ۲ ۶ ۲ ۶ ۷  
۵ ۸ ۴ ۷ ۷ ۸ ۴ ۸ ۴  
۴ ۳ ۲ ۵ ۶ ۳ ۳ ۳  
۷ ۵ ۷ ۲ ۹ ۶ ۶  
۳ ۳ ۹ ۲ ۶ ۳  
۶ ۳ ۲ ۸ ۹  
۹ ۵ ۱ ۸  
۵ ۶ ۹  
۲ ۶  
۸

آٹھ برآمد ہونے کا مطلب یہ ہے دوران سفر نجم ان سلمہ کو بیماری کا اندیشہ ہے۔

(باقی آئندہ)



### فلاں ابن فلاں کا یہ سفر کیسا رہے گا؟

اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ فلاں ابن فلاں کا یہ سفر کیسا رہے گا تو حسب قاعدہ تفصیل پھیلا کر مستحصلہ برآمد کریں۔ اگر مستحصلہ ایک چار یا سات برآمد ہو تو سفر آرام خوشی اور راحت کے ساتھ پورا ہوگا۔ اگر دو پانچ یا آٹھ ہوگا تو نقصان ہوگا، لیکن کسی قدر فائدے کی بھی امید کی جاسکتی ہے۔ اگر چھ یا نو برآمد ہو تو صرف نقصان کا اندیشہ ہے۔ اگر ۸ برآمد ہو تو دوران سفر کسی بیماری کا اندیشہ ہے۔

مثلاً، ۱۵ اکتوبر کو بعد نماز مغرب یہ سوال کیا کہ انجم ابن سلمہ کا یہ سفر کیسا رہے گا۔ تو اس کا جواب حاصل کرنے کے لئے تفصیل حسب قاعدہ اس طرح پھیلائیں گے۔

(۱) انجم سلمہ ۴ ۱۳

(۲) بقیہ حروف سوال کے اعداد ۱ ۷۰۳

(۳) تاریخ عیسوی ۶ ۱۵

(۴) ماہ عیسوی تبصر ۹

(۵) تاریخ سن عیسوی ۸ ۲۰۰۶

(۶) ماہ قمری ۳ ۲۱

(۷) ماہ ہجری شعبان ۸

(۸) سن ہجری ۵ ۱۴۲۷ھ

(۹) تاریخ ہندی ۴ ۳۱

(۱۰) ماہ ہندی بھادول ۵

(۱۱) سن ہندی بکری ۲ ۲۰۶۳

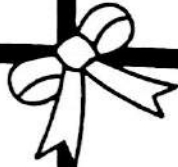
(۱۲) برج سنبلہ ۶

(۱۳) متعلقہ ستارہ عطارد عدد منفی ۹

(۱۳) متعلقہ ستارہ عطارد عدد منفی

# ممبئی کی مشہور و معروف مٹھائی ساز خرم ٹھہرا سوئیٹس

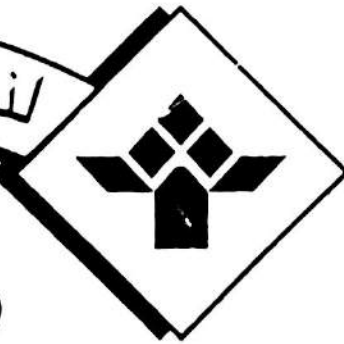
## اسپیشل مٹھائیاں



افلاطون \* نان خطائیاں \* ڈرائی فروٹ برنی  
ملائی مینگو برنی \* قلاقند \* بادامی حلوه \* گلاب جامن  
دودھی حلوه \* گاجر حلوه \* کاجو کتلی \* ملائی زعفرانی پیڑہ  
مستورات کے لئے خاص بتیسہ لڈو۔  
دیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

لذیذ مٹھائیوں کے لئے

ٹھہرا سوئیٹس®



بلاس روڈ، ناگپاڑہ، ممبئی - ۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۲۷۷۳

GRAPHTECH

# زبان



ایسے رگ پھٹے ہیں جو مختلف سمتوں کو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم زبان کو جدھر چاہیں گھما سکتے ہیں۔ اوپر نیچے، دائیں بائیں کبھی یہ پھیل جاتی ہے تو کبھی سکڑ جاتی ہے۔ کبھی باہر آتی ہے تو کبھی اندر جاتی ہے۔ اور پھر نوک زبان سے ہم ہر چیز کو محسوس کر لیتے ہیں۔ نوک زبان کی مدد سے ہم چاول کے ایک دانے گوشت کے ذرا سے ریشہ یا ذرہ برابر کنکری تک کا پتہ چلا لیتے ہیں۔

زبان پر ایک غلاف یا جھلی سی پائی جاتی ہے جو غشائے فاطمی کہلاتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کی سطح پر چار قسم کے چھوٹے آگے کو نکلے ہوئے حصے ہوتے ہیں جو بھٹنی کہلاتے ہیں۔ مثلاً ایک قسم تھکے تھکے نمائندہ بھاروں کی سی ہے جو زبان کی پوری سطح کے ساتھ ساتھ حاشیوں اور نوک زبان تک محیط ہیں۔ یہ ابھار بلی کے خاندان کے جانوروں میں زبان کو ایسا رتھی نمائندہ دیتے ہیں کہ وہ اس کی مدد سے گوشت کو بڑی صفائی کے ساتھ ہڈی سے جدا کر دیتی ہیں۔

دوسرے ابھار معمولی پن کے سرے کے برابر ہوتے ہیں یہ سانپ کی شکل کے ہوتے ہیں۔ یہ ابھار عام طور پر زبان کے سیرے پر اور دونوں جانب ہوتے ہیں۔ ان کا رنگ گلابی ہوتا ہے اور ان میں ذائقہ کی جس پائی جاتی ہے۔

ابھار کی ایک اور قسم تعداد میں سات سے لے کر دس تک ہوتی ہے۔ یہ ابھار زبان کی پشت پر ہوتے ہیں اور نگلی آنکھ سے دکھائی دیتے ہیں۔ سانس داں چوتھی قسم کے ابھاروں کا بھی ذکر کرتے ہیں جو زبان کی دونوں جانب غشائے فاطمی کی چنٹوں میں اور زبان کی پشت پر پائے جاتے ہیں۔

اس لحاظ سے زبان کو محض ایک سادہ ساعضہ یا گوشت کا ایک ٹکڑا نہیں سمجھنا چاہئے۔ اس کی ساخت میں جو بے حد پیچیدہ ہے قدرت نے صنائی کا بہترین مظاہرہ کیا ہے۔

”زبان“ کیا ہے؟ عضلے کا ایک چھوٹا سا حصہ۔ لیکن ساخت کے لحاظ سے نہایت حیرت انگیز کیونکہ زبان ہی کی مدد سے دنیا بھر کے سینکڑوں ملکوں میں رہنے والے انسان سیکڑوں زبانوں میں بات چیت کرتے ہیں جب کہ ہر زبان کی اداسنگی، لب، دلچہ، تلفظ اور آواز ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ زبان ہی کی وجہ سے چٹارہ ہے، کیوں کہ زبان ہی ترش شیریں، گرم دسر اور تلخ و نمکین میں اس طرح تمیز کرتی ہے کہ انسان دنیا کے خواہ کسی حصے میں رہتا ہو اس کی مدد سے وہ کھانے کا لطف اٹھاتا ہے بلکہ سچ پوچھے تو اس کے بغیر ہم کھا نہیں سکتے۔ جی ہاں اس تحریر خیز اور ہر سمت حرکت کرنے اور بیک وقت مختلف کام انجام دینے والے عضو کی ساخت کچھ اس انداز کی ہے کہ کسی تکلیف کے بغیر ہم غذا کو مونہہ میں ہر طرف گھما سکتے ہیں، چباتے وقت دانتوں سے درمیان خوراک کو تھامے رکھتے ہیں اور اس کے بعد چبائی ہوئی غذا کو پیچھے دھکیل کر حلق کے نیچے اتار سکتے، تاکہ اسے نگلا جاسکے۔

اگر آپ نے اپنی غذا کا لطف اٹھایا اور اگر کھانے کی خوش بو کی لپٹیں آپ کے مشام جان کو معطر کریں جس سے آپ کے مونہہ میں پانی بھر آئے تو پھر یہ لطف پیدا کرنے میں بھی زبان کا بڑا حصہ ہے زبان اس کھانے کو لعاب دہن کی آمیزش سے ذائقہ دار بنا دیتی ہے جس کے سبب بعد میں ہم معدے کی تکلیف سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ زبان کو قدرت نے جس ذائقہ سے بھی نوازا ہے، جس کے باعث ہمیں پتہ چل جاتا ہے کہ جو غذا ہم کھا رہے ہیں وہ اچھی ہے یا خراب۔ یہی وجہ ہے کہ باورچی کھانا پکانے کے دوران ذائقہ چکھ کر دیکھ لیتا، یہ کہ نمک، مرچ، مسالہ ٹھیک ہے یا اس میں کمی بیشی کی ضرورت ہے۔

بظاہر تو انسان کی زبان ایک سادہ سا گوشت کا ٹوٹھڑا دکھائی دیتی ہے تاہم اگر اس کا منظر غائر مشاہد کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ ایک پیچیدہ عضو ہے جس کی ساخت میں بڑی ذہانت سے کام لیا گیا ہے۔ اس میں





# صرف سوچے نہیں عمل بھی کیجئے

ابراہیم خان

ہے کہ محض بل چلانے اور پانی دینے سے کچھ نہیں ہوتا۔ اچھی فصل کے لئے بیج بھی زمین کی نذر کرنا پڑتے ہیں۔ قدرت کی فیاضی کا یہ ہے کہ مٹھی بھر بیجوں سے وہ منوں کے حساب سے پیداوار دیتی ہے۔ اس سے خوراک کی ضرورت پوری کرنے کے بعد اتنے بیج بچ رہتے ہیں کہ انہیں بوکر مزید پیداوار حاصل کی جائے۔ انسان پر یہ قدرت کا بہت بڑا احسان ہے مگر اس سلسلے میں خاص طور پر قابل غور نکتہ یہ ہے کہ اچھی فصل کے لئے اچھے بیج درکار ہوتے ہیں۔ خراب بیج بونے پر کھیت میں فصل کم اور گھاس پھوس زیادہ ہوتی ہے۔ انسانی زندگی پر بھی اس اصول کا اطلاق ہوتا ہے۔ اگر آپ مستقبل میں بہت شاندار طرز زندگی کے خواہش مند ہیں تو اس کے لئے ناگزیر ہے کہ ابھی سے آپ کچھ کریں، زیادہ کام کریں یا بچت کی راہ پر چلیں۔ اسی طرح بہت سی چھوٹی باتوں کے بہت بڑے نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

انسانی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ ترقی و کامیابی صرف ان لوگوں کے حصے میں آئی جو درست سوچ کے ساتھ عمل کرنے پر بھی یقین رکھتے تھے۔

کسی بھی کام کی کتنی ہی اچھی منصوبہ بندی کیوں نہ کر لی جائے جب تک اسے عملی جامہ نہیں پہنایا جائے گا، نتائج صفر پر ہی رہے۔ اب تک دنیا میں جتنی بھی ایجادات ہوئی ہیں ان کا تعلق صرف سوچ سے نہیں بلکہ انہیں عملی شکل دینے میں ہے اور سوچ میں جس قدر درستگی و پختگی ہوگی نتائج اتنے ہی زیادہ بہتر نکلیں گے۔ ناقص سوچ سے بہتر عمل کی توقع نہیں رکھی جاسکتی صاف سی بات ہے کہ اگر بیج معیاری نہ ہوں تو اچھی فصل کا تصور محال ہوتا ہے۔ اس بات کو ہم عملی زندگی کے حوالے سے چند مثالوں کے ذریعے بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔

جو لوگ اسکول کی تعلیم ادھوری چھوڑ کر چھوٹی مولی ملازمت کر لیتے ہیں وہ زندگی بھر اس قسم کی ملازمتوں میں الجھ رہتے ہیں۔ کیریئر کے نقطہ نظر سے سوچنا انہیں نصیب ہی نہیں ہوتا۔ اسکول سے نکل کر جواں سال افراد جب عملی زندگی میں قدم رکھتے ہیں تو ان میں زیادہ سے زیادہ دولت کمانے کی ہوس پنپنے لگتی ہے۔ مالی طور پر خود مختار اور

آپ نے دیکھا ہوگا کہ بغیر کسی محنت کے یا عوامل کی عدم موجودگی میں کبھی کوئی کام نہیں ہوتا۔ Output صرف اس صورت میں ہوتی ہے جب Input کا وجود ہوتا ہے۔ ملتا انہی کو ہے جو دیتے ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی درخت خود بخود گڑ پڑے؟ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ کسی برتن میں گوشت، مصالحہ جات اور دیگر لوازمات ڈال دیں اور خود بخود کھانا تیار ہو جائے؟ کسی آتش دان میں لکڑیاں نہ ہوں تو اس سے آگ یا پیش باہر آ سکتی ہے؟ یقیناً آپ کا جواب نفی میں ہوگا۔

کوئی بھی کام کسی عمل کے بغیر نہیں ہوتا۔ عمل سے ہی کسی بھی چیز یا کام کی شکل واضح ہوتی ہے۔ محنت کے بغیر کامیابی نہیں ملتی۔ پڑھائی پر زیادہ توجہ دینے والے ہی اچھے نمبروں سے پاس ہوتے ہیں، ان تمام باتوں کے باوجود انسان بڑا عجیب الفطرت واقع ہوا ہے وہ چاہتا ہے کہ اسے بغیر ہاتھ ہلائے سب کچھ مل جائے۔

آپ بھی انسان ہیں، دوسروں کی طرح آپ بھی یہی چاہتے ہوں گے کہ لاٹری نکل آئے اور کام نہ کرنا پڑے، پڑھائی نہ کرنی پڑے اور امتحان میں اچھے نمبروں سے کامیابی ملے۔ ورزش نہ کی جائے مگر جسم چاق و چوبند رہے۔ اگر آپ واقعی ایسا سوچتے ہیں تو اپنے آپ سے شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں۔

ہمارا مشاہدہ ہمیں بتاتا ہے کہ دن رات ایک کئے بغیر کچھ نہیں ملتا۔ کامیابی کے لئے انسان سکون چھین سبھی کچھ داؤ پر لگاتا ہے، اگر کوئی شخص اچھی بانسری بجا رہا ہے تو یقین کیجئے کہ یہ فن راتوں رات اس کی گرفت میں نہیں آگیا۔ اس نے بہت باڈیلے ہوں گے اور رات دن ریاض کیا ہوگا۔ ایسا کئے بغیر فن میں پختگی نہیں آتی اور جب ریاضت بہت زیادہ ہو جاتی ہے تو بہت زیادہ محنت نہیں کرنا پڑتی ہے۔ اس بات کو ذہن نشین کیجئے کہ جن لوگوں کا لاٹری میں نام نکل آتا ہے وہ دو چار برس بعد پھر کنگھے ہو جاتے ہیں۔ بغیر محنت کے حاصل ہونے والی دولت کسی کام کی نہیں ہوتی۔ فضول خرچی بھی خود بخود شروع ہو جاتی ہے۔ کچھ ہی مدت میں انعام کی رقم دھواں بن کر اڑ جاتی ہے۔ بیج بوئے بغیر فصل کاٹنا ممکن نہیں ہوتا۔ بات بہت سیدھی

مستحکم ہونے سے ان کی وقعت اور اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے۔ اپنے حلقہ احباب میں بھی انہیں زیادہ عزت ملتی ہے۔ یہی سب کچھ ان کے لئے نہایت خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ اس مرحلے پر انہیں مستقبل کے لئے سوچنا چاہئے۔ کیریئر کی بہترین پلاننگ کرنی چاہئے مگر طویل المیعاد عظیم فائدے کی جگہ وہ قلیل المیعاد چھوٹا فائدہ پسند کر بیٹھتے ہیں۔ اس سے ان پر امکانات کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اس صورت حال سے کروڑوں افراد دوچار اور متاثر ہوتے ہیں مگر حالات بنانے پر توجہ نہیں دیتے۔ نتیجتاً زندگی ایک ہی ڈگر پر چلتے چلتے تمام ہو جاتی ہے۔

دیکھا گیا ہے کہ بہت سے لوگ اپنے شعبے میں تکنیکی طور پر بہت زیادہ کامیاب نہیں ہوتے، ان میں مہارت کی بھی کمی ہوتی ہے مگر اس کے باوجود کامیابی ان کی طرف دوڑتی ہوئی آتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ وہ خوش اخلاق اور ملن ساری سے اپنی خامیوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ جو دوسروں سے ہنس کر، خندہ پیشانی کے ساتھ ملتے ہیں ان میں دوسرے بھی لازمی طور پر دل چسپی لیتے ہیں۔ وہ اپنا کام بھی بحسن و خوبی مکمل کر لیتے ہیں کیوں کہ کام کا دباؤ ان پر سوار نہیں ہوتا۔ وہ اپنی خوش مزاجی کے باعث بہت سوں کو اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں۔ لوگ ان کی خوبیوں کو نوٹ کئے بغیر نہیں رہتے۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ متعلقہ شخص سے کام نہ ہو رہا ہو تب بھی محض اس کی خوش اخلاقی کے باعث لوگ اس سے ناراض نہیں ہوتے اور اس کے حسن اخلاق کو یاد رکھتے ہیں جو لوگ ٹپلی سطح پر رہتے ہوئے بھی لوگوں سے اچھی طرح پیش آتے ہیں ان کے لئے ترقی کے امکانات خاصے روشن ہوتے ہیں ان کی اپنی خوش اخلاقی ان کی حوصلہ افزائی کرتی رہتی ہے۔

ہم عہد شباب میں جس قدر اچھی تیاری کریں گے اور مستقبل کو تابناک بنانے کی جتنی کوشش کریں گے ہماری کامیابی کے امکانات اسی قدر روشن ہوں گے۔

گزر رہا ہوا زمانہ اپنے اثرات ضرور مرتب کرتا ہے یعنی آپ نے آغاز شباب میں تعلیم پر توجہ دی ہوگی فنی تربیت حاصل کی ہوگی اور کیریئر کے حوالے سے اچھی پلاننگ کی ہوگی تو ۳۰ اور ۳۵ سال کی عمر کے دوران آپ کا کیریئر بہت اچھی حالت میں ہوگا اور آپ نے بھرپور کامیابی کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھ دیا ہوگا۔ کچھ دینے سے کچھ ملتا

ہے۔ یہ بات کیریئر کے معاملے میں بھی درست ثابت ہوتی ہے۔ آپ اپنے کیریئر کو جس قدر زیادہ وقت دیں گے آپ کو اسی قدر کامیابی ملے گی۔ ایسا ممکن نہیں کہ آپ باقاعدگی سے ہر روز آٹھ دس گھنٹے اپنی ذات پر خرچ کریں اور کامیابی آپ کی طرف نہ آئے۔ اگر کام کرنے کے طریقے میں کوئی خامی ہو تو اسے تھوڑی سی توجہ سے دور کیا جاسکتا ہے۔ اگر آپ بہت زیادہ وقت تیز دھوپ میں گزاریں تو طویل عرصے میں اس کا نتیجہ جلد کینسر کی صورت میں نمودار ہوگا۔ سگریٹ پینے والے رفتہ رفتہ موت کی طرف بڑھتے ہیں ان میں پھیپھڑوں کا کینسر عام بات ہے۔ یعنی برسوں پہلے انہوں نے جو بیج بویا تھا، اس کا پھل ایک خطرناک بیماری کی شکل میں ملتا ہے۔

کامیابی کے حصول کے لئے پلاننگ اس وقت کرنی چاہئے جب رگوں میں دوڑنے والا خون گرم ہو، جوانی میں جو چیز راسخ ہوں وہ آگے چل کر بہت دور رس اثرات کی حامل ہوتی ہیں۔ اگر آپ کی عمر ۲۰ اور ۲۵ سال کے درمیان ہے تو کیریئر کے لئے عمدہ پلاننگ کرنے اور ذہن تیار کر کے عمل کی دنیا میں کود پڑنے کا بہترین وقت یہی ہے۔ یہی وقت سیکھنے کا ہے، پڑھنے، تربیت حاصل کیجئے۔ اس وقت حاصل کی ہوئی مہارت دس پندرہ سال بعد آپ کے لئے فیصلہ کن ثابت ہوگی۔ بیشتر لوگ زندگی بھر کوئی واضح ہدف مقرر نہیں کرتے اور یوں ریٹائرمنٹ کے وقت ان کے دامن میں صرف پچھتاوا رہ جاتا ہے اور یقینی طور پر پچھتاوا آپ کی پسندیدہ چیز تو نہیں ہو سکتی۔



ارسطو بہت صابر اور حلیم الطبع تھے۔ ان کی بیوی ان کی ضد تھی۔ ایک روز کسی بات پر غصہ ہوئی اور ان کو گالیاں دیں۔ ارسطو باہر آئے اور گھر کی دہلیز پر بیٹھ گئے۔ یہ دیکھ کر ان کی بیوی آپے سے باہر ہو گئی۔ پانی سے بھرا ہوا گھڑا اٹھایا اور اپنے میاں پر انڈیل دیا۔ دیکھنے والے ہنسنے لگے۔ ارسطو بھی ہنسنے لگے اور کہنے لگے۔ میں تو اس کا منتظر ہی تھا۔ کڑک اور چمک کے بعد بارش ضرور ہوا کرتی ہے۔





# حضرت انسان

فرحت قمر

تراش کی مدد سے یہ کوشش کرتی ہیں کہ ننگی نظر آنکھیں شوہر کے پوچھنے پر پہلے کسی بات سے انکار کر دیتی ہیں اور شوہر کے خاموش بیٹھنے پر شکایت کرتی ہیں کہ اس نے وہ بات کیوں نہیں پوچھی۔

شادی کے معاملے میں حضرت انسان کا عجیب رویہ ہے۔ شادی سے پہلے اپنی بیوی (ہونے والی بیوی) کے ساتھ رہنے کے لئے ترستے ہیں اور شادی کے بعد اسے چھوڑ کر دوسروں کی بیوی کے ساتھ رہنے کی خواہش میں مرتے ہیں، شاید اس کی وجہ یہ معلوم اور محسوس ہو جانا ہو کہ اس کی ماں نے بیس بچیس سال محنت کر کے جو اسے آدمی بنایا تھا، بیوی نے آکر بیس بچیس دن میں بے وقوف بنا دیا۔ بچوں کے معاملہ میں بھی آدمی کا یہی رویہ ہے۔ پہلے بچے پیدا کرنے کے شوق میں مرتا ہے، پھر بعد میں ان سے الگ رہنا چاہتا ہے۔

بچوں کے سلسلے میں انسان کی حرکتیں دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ پہلے گھوڑا بن کر ان کو کمر پر چڑھاتا ہے اور اس طرح جب وہ سر پر چڑھ جاتے ہیں تو انہیں بدتمیز، گستاخ، بے ادب وغیرہ کہتا ہے۔ پہلے انہیں خواہ مخواہ چھیڑتا ہے اور جب وہ ”چھڑ“ جاتے ہیں تو ان کو گالیاں دیتا ہے، گالیوں کے معاملے میں انسان کو اپنے بچوں کو ”آلو“ ”گدھا“ کہنا بہت پسند ہے، لیکن بالکل بھول جاتا ہے کہ وہ اسی کے بچے ہیں۔ ماں بچوں کو ”حرامی“ کہہ کر پکارتی ہے لیکن اس بات کو لے کر باپ شک کرنے لگے تو بگڑ بیٹھتی ہے۔

اور صاحب بچے..... واہ کیا کہنا! بالآخر بچے تو انسان ہی کے ہیں اور پھر انسان بھی کیا ہے..... بڑے سائز کا بچہ ہی نا! تو صاحب بچے چو ہے، پرندے، گدھے پکڑ کر ان کی دُم میں ڈور اور ربی تو باندھتے ہی ہیں اگر ان کو شیطان بھی مل جائے اور اس کی دم ہو تو اس کی دُم میں بھی رسی باندھے بغیر نہ رہیں۔

ورڈس ورتھ نے ایک مختصر سا جملہ لکھ کر آئندہ آنے والے ہر باپ کے لئے یہ مسئلہ حل کرنے کے لئے چھوڑ دیا کہ دراصل وہ اپنے بچے کا باپ ہے یا بچہ اس کا باپ ہے۔

بچے استادوں اور باپوں سے ”آلو“ ”گدھا“ کہلانے میں کچھ

یہ حضرت انسان جو ہائیڈروجن بم بنا کر دنیا میں امن قائم کرنا چاہتے ہیں اور چاند تاروں کی دنیا میں پہنچ کر دنیا کے مسائل حل کرنے کی جستجو میں ہیں، ان کی قیمت اس مہنگائی کے زمانے میں بھی ۴۲۰ نئے پیسے سے بس کچھ ہی زیادہ ہے۔ پانچ چھ صابن کی ٹکیاں بنانے کے لائق چربی اور دوا خچ کی ایک پتلی کیل برابر لوہا، چھ پیالی چائے کے لئے کافی شکر اور ساٹھ دیا سلائی کی تیلیاں بنانے کے لائق فاسفورس، دو چارٹ سفیدی کرنے کے لئے چونا اور ایک خوراک میلینیشیم۔ باقی تیرہ ٹیلن پانی! ہڈیاں؟ بے کار! اور کھال کے جوتے بنانے والی بات محفل لغاطی کی حد تک! تو یہ ہیں جناب انسان! مگر ان کی اکڑنوں اور مرگٹ کی طرح رنگ بدلنا دیکھئے کہ سمٹیں تو بس چار روپیہ سے کچھ زائد کا سامان اور پھیلیں تو ہمارے نیتا۔

انسان کو سماجی جانور کہا جاتا ہے۔ گائے، بیل کو پالتو جانور اور شیر، بھیڑیے کو جنگلی جانور کہا جاتا ہے۔ انسان کو ایک سماجی جانور کے بجائے معاشی جانور، مذہبی جانور یا سیاسی جانور بھی کہہ سکتے ہیں۔ غرض کسی نہ کسی صفت کے ساتھ وہ ہے جانور اور یقیناً کبچے کہ انسان ہی ایک ایسا جانور ہے جو شرم مانے کی صلاحیت رکھتا ہے اور جسے شرم مانے کی ضرورت بھی ہے، ولیم جیمس بھی انسان کو جانور ہی کہتے ہیں اور وہ بھی ایسا جو تمام جانوروں کے مقابلے میں بہتر طریقہ پر اپنی نسل کا شکار کر سکتا ہے۔“

حضرت انسان مجموعہ اَضداد ہیں۔ ان کی عادتیں عجیب و غریب ہیں، بھوک سے کہیں زیادہ کھانا کھاتے ہیں اور پھر اس کو ہضم کرنے کے لئے لکڑی، ہضم پتھر، ہضم، چورن کھاتے ہیں، جب کہ ذرا کم کھالیں تو چورن کھانے کی ضرورت نہیں نہ پڑے۔ بالکل اسی طرح ایک صاحب کو دیکھا گیا کہ گرمی کی دوپہر میں پہلے سورج کی روشنی کو گہرے پردوں کے ذریعہ منقطع کرتے تھے اور پھر کمرے کے اندر بجلی کا بلب جلا کر سوتے تھے۔ عورتیں بھی بہر حال انسان ہیں، اس لئے عجیب و غریب حرکتوں سے مستثنیٰ نہیں۔ پہلے تن ڈھکنے کے لئے کافی روپیہ خرچ کر کے کپڑے بنوا کر پہنتی ہیں، پھر کپڑے کے رنگ اور

کرتا ہے جیسے خود اس کے دل پر چوٹ پڑی ہو۔ دوستوں سے، رشتہ داروں سے، گاہکوں سے، مالکوں سے، محبوب سے، بیوی سے ادا کاری کرتے کرتے ہی انسان کے ڈرامے کا ڈراپ سین ہو جاتا ہے۔ انسان کی ایک خصوصیت یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ اپنے مطلب کی بات اس طرح کہتا ہے کہ جس سے ظاہر ہو کہ اسے دوسرے آرام اور فائدے کا بے حد خیال ہے۔ اگر وہ خود کرسی پر بیٹھنا چاہتا ہے تو کرسی پر پہلے سے بیٹھے شخص سے یہی کہے گا:

”جناب آپ آرام سے ادھر تخت پر آجائیے۔“

ہر انسان خود غرض ہے مگر دنیا کی چار ارب کی آبادی میں ایسا مائی کالال کوئی نہیں ہے جو مان لے کہ وہ خود غرض ہے۔ ہر انسان جب یہ کہتا ہے ”کہ آج کل دنیا بڑی خود غرض ہو گئی ہے“ تو یقیناً جاننے کے وہ اس کلمہ سے صرف اپنی ذات کو مستثنیٰ مانتا ہے۔

اپنی ہر بات اور ہر کام کے لئے جواز پیدا کر لینا حضرت انسان کی ادائے خاص ہے۔ ہم نے گذشتہ موسم سرما شروع ہونے سے پہلے دو قیصیں سلوائیں ایک کو پہنا تو کار میں اوپری مٹن کے پاس زیادہ جگہ کھلی ہوئی تھی۔ ہم نے درزی صاحب کے پاس جا کر کہا۔

”بھئی یہ کار لریپ زیادہ ہو گیا۔“

”کوئی بات نہیں آج کل ڈبل ناٹ کا فیشن ہے۔“ جواب ملا۔

تین دن دوسری قیص پہنی اس میں مذکورہ جگہ کم تھی۔ ہم نے تنگی خلائے کار کا شکوہ ان سے کیا تو بولے ”کوئی بات نہیں۔ آج کل سنگل ناٹ کا فیشن ہے۔“

اور ہم حیران رہ گئے کہ ٹائی باندھنے کا فیشن تین دن میں کیسے بدل گیا۔

**مذہب** آدمی کی جان ہے اور خدا آدمی کا معبود۔ گو حضرت انسان کیڑا ایک بھی نہیں بنا سکتے، لیکن خدا اُس نے سیکڑوں تخلیق کر لئے۔ سنا ہے کہ خدا نے انسان کو بڑی چاہت سے پیدا کیا تھا۔ یہ سوچ کر کہ دنیا کی اور زندگی کی رعنائیاں اور کارفرمایاں دیکھ کر وہ اپنے خالق کو تلاش کرنے کی کوشش کرے گا۔ مگر آج حالت یہ ہے کہ خدا کی دی ہوئی عقل کے سہارے ہی انسان نے مذہب کو ایک پیشہ بنا لیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ آدمی کے لحاظ سے اپنے خدا کا کاروبار کا پیشہ خاصا ہے۔

آدمی کی رحم دلی میں کیا شک ہے..... وہ تجربہ گاہ میں مینڈک کو

حرج نہیں سمجھتے لیکن نہ جانے کیوں ”آلو کا پٹھا“ اور ”گدھے کا بچہ“ کہے جانے پر چڑ جاتے ہیں۔ شاید ان ”اصطلاحوں“ کو وہ اپنے باپ کی توہین سمجھتے ہیں۔ بڑے پر احتجاج لہجے میں وہ کہتے ہیں ”میرے باپ تک نہ پہنچے سزا!“

بہر حال، بچے ہیں اور عقل کے کچے ہیں۔ کون انہیں سمجھائے کہ بھی جب اپنے کو گدھا مان لیتے ہو تو باپ غیر گدھا کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر آپ کو دیکھنا ہے کہ انسان کتنی دلچسپ چیز ہے تو اسے لڑتے ہوئے دیکھئے۔

”میں آپ کو شریف سمجھتا تھا مگر آپ تو بڑے کینہ نکلے“

”دیکھئے منہ سنبھال کر بولئے۔“

”ورنہ؟“

”ورنہ تمہارے دانت توڑ دوں گا۔“

”اے بے جا! یاد دانت توڑنے والا۔“

”ذرا رشتے کا خیال ہے ورنہ ایک گھونے میں بیٹھی جھاڑ

دیتا۔“

”اے رشتہ کی.....“

آپ سے تم اور تم سے تو تک گزرتے ہوئے آستینیں چڑھتی ہیں۔ دانت پیسے جاتے ہیں، دھمکیاں دی جاتی ہیں مگر دھمکی بروئے کار نہیں لائی جاتی اور لوگ بچاؤ کر دیتے ہیں۔ یا پھر انسان کو محبت کرتے دیکھئے۔

”تم اشارہ کرو تو اس حسین گردن میں ستاروں کا ہار پہنا

دوں۔“

”ہٹو جی، تم بس ایسی ہی باتیں کرتے ہو۔“

”باتیں نہیں، کبھی وقت آنے پر دیکھنا، تمہارے لئے طوفانوں

سے بھی لکڑا جاؤں گا۔“

”اچھا چھوڑو، یہ بتاؤ کل شام کو آؤ گے۔“

”ہاں ہاں آؤں گا..... اگر بارش نہ ہوئی۔“

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے، ایکٹنگ محض فلمی ہیرو ہی کر سکتے ہیں۔ یہ بالکل خام خیالی ہے۔ حضرت انسان تمام زندگی ایکٹنگ ہی کرتے رہتے ہیں کسی ایسی رشتہ دار کی موت پر جس سے ترکہ میں کچھ ملنے والا ہو، انسان کی ایکٹنگ دیکھئے۔ ایسے ایسے منہ بناتا ہے جیسے خود ہی مر گیا ہو۔ ذرہ برابر ہمدردی کے بغیر کسی کا حال دل سن کر ایسا دکھاوا

دینے کو تیار رہتا ہے۔ غزل سنانے کے لئے شاعرات رات بھر جاگ سکتی ہے اور داد پانے کے لئے کالے کوسوں کا سفر بھی کر سکتا ہے۔ شاعر کی ان ہی حرکات کی وجہ سے شاید دنیا والوں نے اس کو یہ سزا دی ہے کہ اس کی زندگی میں اس کی قدر نہیں کرتے۔

انسان چاہے فن کار ہو یا سیاست داں، خاص ہو کہ عام، ظاہر وہ کچھ کرتا ہے دل میں کچھ اور ہوتا ہے حقیقت کو انسان اکثر چھپاتا ہے۔ عرف عام میں اس بات کو 'جھوٹ' کہا جاتا ہے۔ اس فن میں کچھ لوگ اس قدر مہارت حاصل کر لیتے ہیں کہ صحیح بات جاننے کے لئے کوئی ہندسہ تقسیم تلاش کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی اپنی تنخواہ آٹھ سو بتاتا ہے تو کسی کیس میں دو سے اور کسی کیس میں چار سے اس رقم کو تقسیم کر کے اصلی تنخواہ معلوم کی جاسکتی ہے۔ کچھ کیسوں میں تو دس سے کم تقسیم کئے بغیر کام نہیں چلتا۔

احسان فراموشی انسان کی ایک عام خصوصیت ہے، جو رام پوری چاقو سے بھی زیادہ کاٹنے، چبھنے والی چیز ہوتی ہے۔ مگر صرف احسان کرنے والے کے لئے! جس پر احسان کیا جاتا ہے وہ مزے میں رہتا ہے، بلکہ احسان کا بدلہ اتارنے سے بچنے کے لئے پہلے ہی شکوہ شکایت کا کوئی پہلو نکال کر احسان کرنے والے سے ناراض ہو جاتا ہے۔ یقین مانئے اگر آپ کسی شخص سے کسی وجہ سے پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں تو اس پر دو چار عدد احسان فرما دیجئے۔ بور کرنے والے دوستوں سے بچنے کے لئے یہی طریقہ اپنایا جاسکتا ہے اور قرض خواہ رشتہ داروں سے چھٹکارا پانے کے لئے بھی (ان کو دس پانچ روپیہ قرض دینا اسی احسان کے زمرہ میں آتا ہے)۔

حضرت انسان کی ایک اور عام ادا ہے اور وہ یہ کہ جو کام خود کرتا ہے اسی کو کرنے کے لئے دوسروں کو منع کرتا ہے..... کیا آپ نے حقہ کی لومہ میں لگائے کسی بزرگ کو اپنے بیٹے پر ناراض ہوتے نہیں دیکھا۔ "کیوں بے یہ سگریٹ پینا کب سے شروع کیا؟" اور صاحب' میں اکیلا کہاں تک گنواؤں حضرت انسان کی عشوہ طرازیوں..... آپ اپنی کھلی آنکھوں سے خود بھی دیکھئے اور کانوں سے خود بھی سنئے کہ حضرت انسان کیا کیا کہتے کرتے ہیں۔ میرا دعویٰ ہے کہ اگر کچھ بلند ہو کر انسان کی حرکتوں کو دیکھیں گے تو آپ کو اس مشاہدہ میں دل چسپی کا ایک لا انتہا ذخیرہ ملے گا۔

☆ ☆ ☆

پہلے مار لیتا ہے اور چیونٹیوں کو آٹا کھلاتا ہے۔ یہ بات دوسری ہے کہ اپنے بھائی کو زندہ ہی مار ڈالتا ہے اور اپنے ساتھیوں کے ہاتھ سے روٹی چھین لیتا ہے۔ جانوروں سے انسان کی ہمدردی "انجمن تحفظ حیوانات" جیسی چیزوں سے ظاہر ہے اور رہا شکار، وہ تو انسان کی تفریح کے لئے ہے۔ اب یہ تو جانوروں کا قصور ہے کہ وہ اس تفریح کے لئے تختہ مشق بن جاتے ہیں۔

یوں تو انسان کی اتنی ہی قسمیں ہیں جتنے روئے زمین پر انسان ہیں، لیکن انسان کی کچھ مخصوص قسمیں بڑی دل چسپ ہیں..... سیاست داں کو لے لیجئے کبھی "نہ" نہیں کہے گا۔ جھوٹ کو سچ بنانے میں اس کو ملکہ حاصل ہوتا ہے اور اپنے فائدے کے کام دوسروں سے اس طرح کرا لیتا ہے کہ دوسرے اسے اپنا ہی کام سمجھیں۔

فن کار سیاست داں سے بھی زیادہ دل چسپ ہوتا ہے۔ جس قدر غور سے آپ کسی فن کار کی حرکت، سکنات، عادت اور حلیہ کا مشاہدہ کریں گے۔ اسی قدر آپ کو لطف آئے گا۔ عام ادیب کو لے لیجئے۔ کار کے بارے میں اس کا تجربہ اتنا ہوتا ہے کہ اس نے کئی بار سڑک پر کھڑی ہوئی کاروں کو چھو کر دیکھا ہوتا ہے۔ لیکن اپنی کہانیوں میں وہ ہمیشہ رولس راس اور بیوک میں ہی چلتا ہے۔ زندگی میں ٹھڑا پینے کا اتفاق بھی شاید ہی ہوا ہو مگر ذکر کرتا ہے، "شیمپین" اور "ڈوڈا" کا۔

فن کاروں کی نسل میں شاعر سخت خطرناک قسم کا سماجی جانور ہوتا ہے۔ ذرا اس کو بیوی بچوں اور آٹے دال سے بے نیاز آنکھیں بند کر کے غزل گنگناتے دیکھئے۔ تصویر میں ایک سرو کی طرح لمبا محبوب اور ہاں ہاتھ میں بیڑی! اگر آپ سروے کریں تو معلوم ہوگا کہ سو میں سے ننانوے شاعروں کا محبوب اس دنیا میں موجود ہی نہیں ہوتا (جی' سر نہیں چکا ہوتا، بلکہ سرے سے پیدا ہی نہیں ہوتا) مجاز سے حقیقت کا ادراک ایک حقیقت ہے۔ اس لئے اگر بیڑی سے انگلیاں جل جانے پر ایک شاعر دل کی جلن کا اندازہ لگائے یا سوز کی دوری پر جاتی ایک حسینہ کو جاتے دیکھ کر شب وصل کا لطف اٹھالے تو کیا بعید۔ بہر حال غزل کہنے کے بعد شاعر کو ایسی بے چینی کا احساس ہونے لگتا ہے جیسے دروازہ میں عورت کو..... جب تک شاعر اپنے اندر کی غزل باہر نکال کر کم از کم ایک آدمی کو نہ سنا دے، نہ خود چین سے بیٹھتا ہے نہ دوسروں کو چین سے بیٹھنے دیتا ہے۔ غزل سنانے کے لئے وہ دوسروں کو چائے پلا سکتا ہے اور غزل شائع کرانے کے لئے اشتہار کی جگہ کا معاوضہ تک



# مولانا حسن الہاشمی کی تصانیف

## علم الحروف

حروف کی اپنی ذاتی قوت کیا ہے؟ اپنے نام کے پہلے حرف سے آپ اپنی شخصیت کا کیسے اندازہ کر سکتے ہیں؟ اس کا اندازہ کرنے کے لئے یہ کتاب پڑھیں۔ (قیمت -/45 روپے علاوہ محصول ڈاک)

## بچوں کے نام رکھنے کا فن

اپنے بچوں کے لئے ماں باپ کی طرف سے سب سے پہلا تحفہ ”اچھا نام“ ہے۔ اچھا نام کسے کہتے ہیں اور وہ کیسے رکھا جاتا ہے؟ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کو اپنے گھر رکھیں میں اور اپنے بچوں کے اپنے پوتوں، پوتیوں اور نواسے، نواسیوں کے اچھے نام رکھنے کیلئے اس کتاب سے استفادہ کریں۔ قیمت -/60 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

## تحفۃ عاملین

فن عملیات کے موضوع پر ایک عظیم الشان کتاب جسے عاملین کی اکثریت نے خراج عقیدہ پیش کیا ہے قیمت -/100 (علاوہ محصول ڈاک)  
**آیات رزق:** حلال روزی حاصل کرنے کے روحانی طریقے۔ قیمت -/5 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

**آیات شفاء:** مختلف امراض سے نجات پانے کے روحانی طریقے۔ قیمت -/5 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

**آیات حفاظت:** اپنے جان مال کو محفوظ رکھنے کے روحانی طریقے۔ (قیمت -/5 روپے علاوہ محصول ڈاک)

**مستزل کی عظمت و افادیت:** منزل کو کس مرض میں کس طرح پڑھنا چاہئے۔ اس کتاب میں مختلف طریقے بتائے گئے ہیں۔ قیمت -/5 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

اپنے آرڈر کے ساتھ پیشگی رقم ضرور روانہ کریں

## علم الاعداد

اعداد کے موضوع پر ایک آسان اور مفید کتاب جو قدرت خداوندی اور انعامات خداوندی کی نشان دہی کرتی ہے۔ قیمت -/70 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

## کرشمہ اعداد

اعداد کی قوت کیا ہے اور اعداد کے ذریعہ زندگی کے اہم ترین سوالات کے جوابات کس طرح دئے جاسکتے ہیں۔ یہ جاننے کے لئے کرشمہ اعداد کا مطالعہ کریں۔ قیمت -/35 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

## اعداد بولتے ہیں

اعداد کی اپنی ایک زبان ہے اور یہ اپنی زبان میں انسانوں کی شخصیت اور ان کی صلاحیت کو ظاہر کرتے ہیں اور ان کی خامیوں کی چغلیاں کرتے ہیں، اگر آپ بھی اپنے محاسن اور مصائب پر مطلع ہونا چاہیں تو اعداد بولتے ہیں کا مطالعہ کریں۔ قیمت -/100 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

## بسم اللہ کی عظمت و افادیت

بسم اللہ ایک عظیم دولت ہے جو امت محمدی کو عطا کی گئی، بسم اللہ کے اہم راز اور خواص کیا ہیں؟ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کو پڑھیں۔ قیمت -/25 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

## آیت الکرسی کی عظمت و افادیت

آیت الکرسی ایک جلیل القدر آیت ہے اس آیت سے فائدے حاصل کرنے کے لئے بزرگوں نے دیوبند طریقے لکھے ہیں انہیں آسان زبان میں اس کتاب میں جمع کیا گیا ہے۔ قیمت -/15 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

## سورۃ فاتحہ کی عظمت و افادیت

سورۃ فاتحہ تمام امراض کا علاج ہے، اسی لئے اس سورۃ کو سورۃ شافیہ بھی کہتے ہیں، اس سورۃ سے روحانی فائدے کیسے حاصل کئے جاسکتے ہیں؟ اس حقیقت سے اس کتاب میں پردے ہٹائے گئے ہیں۔ اس کتاب کا ہر مسلمان گھر میں ہونا ضروری ہے۔ قیمت -/40 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

مکتبہ روحانی دنیا محلہ ابوالمعالی، دیوبند 247554

حسن الہاشمی  
فاضل دارالعلوم دیوبند

## دستخط بولتے ہیں

اپنے دستخطوں کے آئینے میں اپنی صورت حال دیکھئے، اپنی خوبیوں پر شکر کیجئے اور اپنی خامیوں کو دور کرنے کی فکر کیجئے۔  
اس ماہ ان حضرات کی شخصیت پر بالترتیب روشنی ڈالی جا رہی ہے۔

نمبر شمار	نام	دستخط
(۱)	شکیل زماں خاں - حیدرآباد	شکیل زماں خاں
(۲)	ذکر النساء - وجے واڑہ	ZEEK RUNNISA
(۳)	عبدالقدوس - وجے واڑہ	Abdul Kuddus
(۴)	محمد بشیر - وجے واڑہ	Mohammed Bashir
(۵)	شیخ محمد ابراہیم - کرنول	Sheikh Muhammad Ibrahim
(۶)	زیتون بی - کرنول	زیتون بی
(۷)	محمد محی الدین وجے واڑہ	Mohammed Mohiuddin
(۸)	محمد سلیم - حیدرآباد	Md. Salim
(۹)	سید مظہر - کولار	Syed. Mazhar
(۱۰)	شیخ عبدالرب - کرنول	Sheikh Abdulrab
(۱۱)	عشرت نازنین - حیدرآباد	عشرت نازنین
(۱۲)	عفت رومانہ - حیدرآباد	عفت رومانہ

### (۳) عبدالقدوس - وجہ وارثہ

آپ روحانیت سے بہرہ ور انسان ہیں، آپ کے خیالات میں مذہبی رنگ پایا جاتا ہے، آپ کی فطرت ٹھوس ہے اور آپ کے مزاج میں نرمی ہے، آپ ہر طرح کے حالات میں زندگی بسر کر سکتے ہیں، حالات کے ساتھ سمجھوتہ کرنا اور ہر طرح کے لوگوں کے ساتھ مفاہمت کرنے کی آپ کے اندر صلاحیت ہے، آپ کامیابی کے خواہش مند رہتے ہیں لیکن کامیابی آپ کو بہت جتن کے بعد ملتی ہے اور وہ بھی مکمل کامیابی نہیں ہوتی، آپ کے منصوبے بار بار ناکامی کا شکار ہوتے ہیں، حادثات و خطرات آپ کے تعاقب میں لگے رہتے ہیں اور آپ کی خوشیاں اچانک اچک لی جاتی ہیں لیکن آپ صبر و ضبط کے ساتھ اپنے غموں اور محرومیوں سے نمٹ لیتے ہیں، آپ اپنے راز کو محفوظ نہیں رکھ پاتے اور آپ کی یہ عادت آپ کو زندگی میں بہت ہچکولے کھلاتی ہے۔

### (۴) محمد بشیر وجہ وارثہ

آپ کے خیالات میں پاکیزگی ہے آپ دوسروں کی بھلائی کے لئے کچھ بھی قربانی دے سکتے ہیں، آپ سنجیدہ مزاج ہیں، چھچھور پن سے آپ کو وحشت ہوتی ہے، آپ کو فلاحی کاموں سے دلچسپی ہے، لوگوں کے کام آکر آپ سچی خوشی اپنے دل میں محسوس کرتے ہیں، آپ خود بھی قابل بھروسہ ہیں اور دوسروں پر بھروسہ کرنا آپ کی فطرت ہے، آپ کا یقین قابل رشک ہے، آپ کو زندگی میں حسب نشاء کامیابی مل سکتی ہے، آپ زندگی کے جس میدان میں اپنے قدم اٹھائیں گے کامیابی آپ کے قدم چومے گی، آپ حسن پسند واقع ہوئے ہیں، عورت آپ کی کمزوری ہے، آپ کے مزاج میں جیا ہے لیکن آپ کسی بھی وقت بے راہ روی کا شکار ہو سکتے ہیں، آپ میں فضول خرچی کا عیب ہے اور یہ عیب آپ کو تنگ دست بنا سکتا ہے اور رسوا بھی کر سکتا ہے، آپ اپنوں سے محبت کرتے ہیں لیکن آپ سب سے جدا جدا اور الگ الگ رہتے ہیں، شاید یہ آپ کے مزاج کی ایک خاصیت ہے۔

### (۵) شیخ ابراہیم کرنول

آپ کی سوچ و فکر میں طہارت ہے، آپ خدمت خلق پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کے بندوں کی مدد کر کے آپ کو راحت ملتی ہے۔

### (۱) شکیل زماں خاں - حیدر آباد

آپ محنت کرنے کے عادی ہیں، آپ کا مزاج ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے کا نہیں ہے، آپ کی فطرت بہت مستحکم ہے، آپ منصوبہ بندی کر سکتے ہیں اور اپنے بنائے ہوئے منصوبوں پر آپ آخری حد تک عمل بھی کر سکتے ہیں۔ کوئی آندھی کوئی طوفان آپ کو آپ کے ارادوں سے باز نہیں رکھ سکتے آپ محبت و اخلاق کا بھی پیکر ہیں، آپ اپنے اخلاق سے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں، لوگ آپ سے دوستی کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں، آپ دیکھنے میں بھی پرکشش ہوں گے اور آپ کی شخصیت میں ایک طرح کی وجاہت ہے جو آپ کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے لیکن ان خوبیوں کے باوجود آپ کے اندر کچھ ایسی خامیاں بھی ہیں جو آپ کی شخصیت کو پامال کر دیتی ہیں، آپ کو غصہ جلد آ سکتا ہے اور یہ غصہ آپ کو بے قابو کر دیتا ہوگا اس وقت آپ غلط فیصلے کر سکتے ہیں، آپ غصے میں بے حد جذباتی ہو جاتے ہوں گے اور آپ کے لئے خود کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہوگا۔ آپ اپنی عقل کو اپنا امام سمجھتے ہیں جو شاید صحیح نہیں ہے، ضد، ہٹ دھرمی، جھلاہٹ وہ عیب ہیں جو انسان کو شرمندگی سے دوچار کرتے ہیں اگر ان بری صفوں سے انسان دور رہے تو اس کی شخصیت اور بھی نکھر جاتی ہے۔

### (۲) ذکر النساء - وجہ وارثہ

آپ کی خواہش رہتی ہے کہ آپ ہر لعزیز بن جائیں اور دیکھنے والے آپ کی ذات میں دلچسپی لیں، آپ کے اندر ایک خوبی یہ ہے کہ آپ جس کو بھی دوست بنانا چاہیں گی وہ آپ کا دوست بن جائے گا اگر آپ کسی بد مزاج عورت سے بھی محبت کا ہاتھ بڑھائیں گی تو وہ بھی آپ کی محبت کے اثر کو قبول کرے گی، آپ کے اندر گوشہ نشینی کا بھی رجحان ہے، فطرتاً آپ تنہائی پسند ہیں اور محفلوں سے گھبراتے ہیں لیکن اس کے باوجود آپ کا واسطہ محفلوں سے پڑتا ہی رہتا ہے اور محفلوں میں آپ اس بات کی خواہشمند ہوتی ہیں کہ دیکھنے والے آپ سے متاثر ہوں۔

آپ غریب پرور ہیں، غریبوں سے ہمدردی کرنا آپ کی فطرت ہے، آپ کے اندر بہت سی خوبیاں ہیں، لیکن فطرتاً آپ کو مثبت کام راس آتے ہیں اگر آپ منفی کام کوئی بھی انجام دیں گی تو وہ آپ کو راس نہیں آئے گا، گرمی اور دھوپ آپ سے ہرگز برداشت نہیں ہوگی، آپ وفا پسند ہیں اور محبت آپ کی کمزوری ہے۔



روحانیت کے قائل ہیں اور آپ کے عقائد میں پختگی ہے۔

### (۸) محمد سلیم - حیدر آباد

آپ کی سوچ و فکر اچھی ہے، آپ لوگوں کے لئے ہمدردی کا جذبہ رکھتے ہیں، آپ کو فلاحی کاموں سے دلچسپی ہے، آپ غیروں کی مدد کر کے روحانی خوشی محسوس کرتے ہیں۔

آپ کے اندر اپنے نفس کو زیر کرنے کی اہلیت ہے، آپ صبر و ضبط کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور آپ ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں، آپ کو اپنی زندگی میں بے پناہ مخالفتوں اور مزاحمتوں کا سامنا کرنا پڑے گا، کچھ لوگ آپ کے درپے آزار رہیں گے اور آپ کو اپنے رشتے داروں کی سازشوں سے بھی دوچار ہونا پڑے گا، آپ کی روحانیت اور آپ کی صبر و ضبط کی فطرت آپ کو آندھی اور طوفانوں میں تھامے رکھے گی اور ٹوٹنے اور ٹکھرنے سے محفوظ رہیں گے۔

### (۹) سید مظہر - کولار

آپ کے رجحانات بہت اچھے ہیں آپ اپنی ذات سے دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی اسکیمیں بناتے رہتے ہیں لیکن آپ ان اسکیموں پر عمل نہیں کر پاتے کیونکہ آپ کو قدم قدم پر مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، حادثے آپ کے تعاقب میں رہتے ہیں اور اپنے خونی رشتے داروں سے بھی آپ کو وفا میسر نہیں ہے، آپ کی مخالفت آپ کے اپنے گھر میں بھی ہوتی ہے، آپ کے جذبات کی ناقدری وہ لوگ بھی کرتے ہیں جن کے لئے آپ نے بہت کچھ قربانیاں دی ہیں۔

آپ کے اندر غور و خوض کی اعلیٰ صلاحیتیں موجود ہیں، آپ بہت سادہ مزاج ہیں، آپ بہت جلد دوسروں کی طرف راغب ہو جاتے ہیں اور ہر کس و نا کس پر بھروسہ کر لیتے ہیں، آپ کے دل و دماغ میں ایک طرح کی بے چینی رہتی ہے جس کی وجہ آپ خود بھی نہیں سمجھ پاتے۔

### (۱۰) شیخ عبدالرب - کرنول

آپ محنت کرنے کے عادی ہیں، آپ کامیابی کے خواہش مند رہتے ہیں، آپ کے اندر لیڈر بننے کی صلاحیت ہے، آپ جمالیات پسند ہیں، قدرتی مناظر سے آپ کو خاصی دلچسپی ہے، آپ فطرتاً آزادی پسند ہیں، آپ امید پرست بھی ہیں، برے سے برے حالات میں آپ امید کا

آپ محنت کرنے کے عادی ہیں، آپ دوراندیش بھی ہیں، آپ کسی بھی بات کی گہرائی میں پہنچنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، آپ احتیاط کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے قائل ہیں، آپ میں مشکلات سے مقابلہ کرنے کی صلاحیت ہے، لیکن آپ خواہ مخواہ کسی لڑائی میں حصہ نہیں لیتے، آپ آئیل مجھے مار کے قائل نہیں ہیں۔

آپ کے اندر ایک خرابی یہ ہے کہ آپ بحث و مباحثہ میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں اور ہر بات کو مخالفانہ نقطہ نظر سے دیکھنے کے قائل ہیں، فضول خرچی آپ کی ذات کا عیب ہے، آپ کو اپنی زندگی میں انقلابات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

### (۶) زیتون بی - کرنول

آپ بہت خوددار قسم کی خاتون ہیں، آپ اپنی ضرورتیں دوسروں کے سامنے بیان کرنے سے گریز کرتی ہیں، آپ گھریلو کاموں کی مشاق ہیں، آپ ازدواجی زندگی کی قدر کرتی ہیں اور اپنے شوہر کے لئے کوئی بھی قربانی دے سکتی ہیں، آپ کو مائیکہ کے مقابلے میں اپنی سسرال سے زیادہ دلچسپی ہے، آپ جیسی عورتیں ہر طرح کے شوہر کے ساتھ کامیاب زندگی گزار سکتی ہیں۔

آپ مزاجاً اعتدال پسند ہیں، آپ افراط و تفریط کی قائل نہیں ہیں، آپ کو گوشہ نشینی سے دلچسپی ہے، آپ غریب پرور بھی ہیں، پریشان حال لوگوں کی مدد کرنا آپ کی فطرت ہے، آپ کی زندگی میں ایسے حادثات بھی آسکتے ہیں جو آپ کو بکھیر کر رکھ دیں گے لیکن آپ ہر مشکل میں ثابت قدم رہیں گی۔

### (۷) محمد محی الدین - وجے واڑہ

آپ کا انداز فکر قابل تعریف ہے، آپ سنجیدگی کے ساتھ لوگوں کی خدمت کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں، آپ کو غیر سنجیدہ باتیں اچھی نہیں لگتیں، آپ سنجیدہ مزاج ہیں اور سنجیدگی ہی کو پسند کرتے ہیں، آپ کو پے در پے ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑے گا، آپ کے منصوبے بار بار ناکامی سے دوچار ہوں گے، آپ کے اندر نفس کشی کی صلاحیت ہے، آپ سکوت پسند ہیں، صبر و ضبط کرنے کی آپ میں اہلیت ہے، آپ احساس کمتری کا شکار رہتے ہیں اور ہر معاملے میں پیش قدمی کرنے سے ہچکچاتے ہیں، آپ بہت زیادہ حساس بھی ہیں اور اسی لئے جلدی سے بدگمانی کا شکار ہو جاتے ہیں، آپ

## گناہوں کی بخشش کے لئے

بلاشبہ انسان سے غلطیاں اور خطائیں سرزد ہو جاتی ہیں۔ پروردگار عالم کے حضور اپنے گناہوں کی معافی و بخشش کے لئے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنائے گا اور جو چاشت کی ہمیشہ دور کعتیں پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

نماز چاشت کی کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال سے پہلے تک ہے۔ (یعنی نصف النہار شرعی تک ہے)

## جنت کا حصول

نماز تہجد کے پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ اپنا خصوصی فضل و کرم نازل فرماتا ہے۔ اس نفل نماز کی بہت زیادہ فضیلت احادیث مبارکہ میں بیان ہوئی ہے۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایک محل ہے اور یہ اس لئے ہے جو (تہجد) پڑھے (حاکم) نیز فرمایا رات میں عبادت کرنے والے جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔ (خلاصہ حدیث)

عشاء کی نماز کے بعد سو کر انھیں اور نفل پڑھیں تو یہ تہجد کے نفل کہلاتے ہیں۔ ان کے لئے عشاء کے بعد سونا شرط ہے۔ تہجد کی کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں اور تین وتر ہیں۔

\*\*\*\*\*

## ضروری اطلاع

دستخط بولتے ہیں کی یہ آخری قسط ہے۔ آئندہ یہ سلسلہ بند کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد انشاء اللہ کوئی دوسرا دلچسپ سلسلہ شروع کیا جائے گا

(منیجر)

دامن اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑتے، آپ کسی قدر آرام پسند بھی ہیں، محنت کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کو آرام کا بھی خیال رہتا ہے، نیند لینا آپ کا ذوق ہے، آپ خود بھی ضابطوں کے پابند ہیں اور چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ بھی ضابطوں کی پابندی کریں، آپ کے مزاج میں بھولا پن بھی ہے، آپ بہت آسانی سے دوسروں کی سازش کا شکار ہو سکتے ہیں، آپ کے اندر دوسروں کی رقم سے کاروبار کرنے کی صلاحیت ہے، آپ دولت اکٹھی کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

## (۱۱) عشرت نازنین۔ حیدر آباد

آپ کامیابی کی خواہش رہتی ہیں اور آپ کامیابی کے لئے محنت بھی کرتی ہیں، آپ کے مزاج میں سنجیدگی ہے اور آپ خاندان پرست بھی ہیں آپ کو سہیلی بنانے کا ذوق ہے لیکن آپ کی زندگی میں صحیح معنوں میں ایک ہی سہیلی بنے گی جو حقیقتاً آپ کی خیر خواہ ہوگی۔

آپ کو کھانا پکانے کا شوق ہے اور آپ کو گھریلو کاموں سے بھی دلچسپی ہے، آپ خود نقصان اٹھا کر کسی کے لئے بھی کوئی قربانی دے سکتی ہیں۔ آپ محبت پرست ہیں اور سنجیدگی کے ساتھ سب سے محبت کرنا چاہتی ہیں، آپ کو اپنے مائیکہ سے ہمیشہ دلچسپی رہے گی، آپ حقیقت پسند ہیں، اور حقیقت پسندی کو آپ ہمیشہ ترجیح دیں گی، آپ کو تنہائی سے خاموشی سے اور یکسوئی سے پیار ہے، آپ اپنے بڑوں کی قدروں کا ہمیشہ احترام کریں گی۔

## (۱۲) عفت رومانہ۔ حیدر آباد

آپ اگرچہ محبت پرست ہیں، بہت حساس ہیں، لیکن آپ کے مزاج میں ایک طرح کی شوخی ہے، آپ حساس ہونے کی وجہ سے بدگمانی کا شکار جلد ہو سکتی ہیں لیکن آپ جلد ہی اپنا دل صاف کر لیتی ہیں۔

آپ کو غصہ جلد آ سکتا ہے لیکن پھر جلد ہی رخصت بھی ہو جائے گا، آپ کو ہمیشہ اپنے مائیکہ سے محبت رہے گی اور آپ اپنے بہن بھائیوں کے معاملے میں ہمیشہ جذباتی رہیں گی، خواب و خیال میں گم رہنا آپ کی فطرت ہے، آپ اپنے یا کسی کے بھی راز کو محفوظ نہیں رکھ سکیں گی، لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرنا آپ کی فطرت ہے، آپ خود کو پریشان کر کے بھی دوسروں کی مدد کر سکتی ہیں، آپ کو سادگی پسند ہے، لیکن سادگی کے ساتھ ساتھ آپ کو اچھے لباس سے بھی دلچسپی ہے، آپ ازدواجی زندگی خوشگوار گزاریں گی اور دولت مند بھی بنیں گی۔

# اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوائے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر اس آئیں گے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد لکی ہے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ - 300/- روپے

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھائیے۔

پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ ہدیہ - 500/- روپے

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہو گئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں۔

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے۔

اعلان کنندہ:- روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند 24775 فون نمبر 22682



# عجیب و غریب داستان

دسویں قسط

پروفیسر محمد معین الدین دردائی

رہے گی، وہاں غداروں اور مفسدوں پر سزا اور تنبیہ کا خوف بھی طاری رہے گا۔

کلام پاک میں آیا ہے کہ اَلْكَافِرِينَ الْغَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ہ بزرگان دین اور پیران طریقت نے اس کی وضاحت یہ فرمائی ہے کہ اَلْكَافِرِينَ الْغَافِينَ یعنی غصہ پی جانے سے مراد یہ ہے کہ سختی کرنے اور سزا دینے میں انسان حد سے نہ گزرے اور اَلْغَافِينَ عَنِ النَّاسِ یعنی معاف کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اپنے دل سے نفرت اور کینے کا اثر بالکل زائل کر دے اور اَلْمُحْسِنِينَ سے مطلب یہ ہے کہ حلقہ بگوشوں اور دوستوں سے جب خطا ہو جائے اور وہ معذرت چاہیں تو درگزر سے کام لیا جائے۔ آیت کا ماحصل یہ ہے کہ انسان کو ہر کام میں نرمی اور مہربانی اختیار کرنی چاہئے اور ہر معاملے میں غم خواری اور دلجوئی کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔

انسان کی شرافت اور بزرگی، احسان اور عفو کی فضیلت سے بڑھتی ہے اس لئے ان دونوں عادتوں کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔ یہ تو معلوم ہی ہے کہ انسان بھول اور خطا کا مجموعہ ہے۔ اس سے ہمیشہ غلطی اور خطا سرزد ہوتی رہے گی۔ اگر بادشاہ ہر جرم پر سزا اور ہر قصور پر سختی شروع کر دے تو پھر سلطنت کا کام کیسے چلے گا۔ امور سلطنت میں سخت خرابی پیدا ہونے لگے تو لہذا بادشاہ کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے نیاز مندوں اور ہوا خواہوں کے بارے میں کوئی شکایت نہ کرے تو اس کے پچھلے ہنر اور وفاداریوں کو پیش نظر رکھ کر فیصلہ کرے اور غلط اور صحیح تمیز کرے۔ اپنے ملازموں میں جو شخص جس کام کے لائق نظر آئے اس کو وہی کام سپرد کرے اور اس کی صلاحیت اور اہلیت کے مطابق اس سے مدد لے۔ وہ یہ بھی دیکھے کہ عمال اور کارپردازوں میں کون رعیت پرور ہے اور کون ظالم۔ پھر جو رحم دل اور رعیت پرور ہو اس کو رعایا کی نگہداشت کا کام سپرد کرے اور اپنی نوازشوں سے نوازے اور

## عفو کی فضیلت میں

رائے داکٹر سلیم نے حکیم کامل اور برہمن روشن ضمیر سے بعد ادب عرض کیا کہ آپ نے کینہ پروروں اور حاسدوں کی چرب زبانی اور دلجوئی سے فریب نہ کھانے کے بارے میں جو کچھ فرمایا وہ سب میرے دل میں بیٹھ گیا اور میں اسے ہمیشہ پیش نظر رکھوں گا۔ اب آپ نویں وصیت کے بارے میں کچھ اظہار خیال فرمائیں، جسے جاننے کے لئے میرا اشتیاق حد سے زیادہ بڑھا ہوا ہے۔ جب تک میں اس کے متعلق آپ کی زبان مبارک سے کوئی کمبلی قصہ سن نہ لوں گا دل کو تسکین نہ ہوگی۔

برہمن بید پائے نے دل نشین انداز میں فرمایا کہ اگر بادشاہان عالم عفو اور رحم کا دروازہ بند کر دیں اور تھوڑی تھوڑی خطا پر سزا دینے لگیں تو ان کے امراء اور مصاحبین کو ان سے وحشت ہونے لگے گی اور وہ اپنے بادشاہ پر اعتبار نہیں کریں گے۔ پھر اس سے دو خرابیاں پیدا ہوں گی۔ ایک تو یہ کہ کام میں تعطل پیدا ہو جائے گا، دوسرے مجرم معافی کی لذت سے یکسر محروم ہو جائیں گے۔ اگلے زمانے کے بادشاہوں میں سے ایک مقولہ ہے کہ اگر عوام جان لیں کہ معاف کرنے میں مجھے کیا لذت ملتی ہے تو پھر وہ سوائے جرم اور خیانت کے اور کوئی چیز میرے دربار میں بطور تحفہ نہ لائیں۔

عفو سے بڑھ کر کوئی شے بادشاہوں کے حسن و جمال میں اضافہ کرنیوالی نہیں۔ انسان کے کمال کا اندازہ اس کے رحم و کرم اور درگزر سے کیا جاتا ہے۔ بادشاہوں کی بہترین خصلت یہ ہے کہ وہ ہر حادثے اور پریشانی میں عقل کو اپنا رہبر بنائیں اور نرمی و درشتی دونوں سے کام لیں۔ لیکن نرمی اتنی نہ ہونی چاہئے کہ اس کو کمزوری سمجھا جائے اور سختی بھی ایسی نہ ہو کہ ظلم میں داخل ہو جائے۔ پھر سلطنت کا کام امید و بیم کے تحت بہت اچھی طرح انجام پذیر ہوگا۔ وفاداروں اور جاں نثاروں کو جہاں بخشش و کرم کی امید

اس سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ جب ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ نیکوکار، رحم دل اور کارگزار لوگوں کو بادشاہ اپنی نوازشوں سے نوازتا ہے اور بدکرداروں اور ظالموں کو ان کے جرم کے مطابق سزا دیتا ہے تو پھر اچھے لوگ اس کی نوازشوں کی امید میں اور اچھا کام کریں گے اور برے لوگ اس کی سزا کے خوف سے مردم آزاری کی ہمت نہ کریں گے۔ اس سلسلے میں شیر اور گیدڑ کا ایک قصہ یاد آ رہا ہے۔ رائے دانشمیں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ برہمن نے کہنا شروع کیا۔

**حکایت :** مشہور ہے کہ ہندوستان کے کسی شہر میں فریہ نام کا ایک گیدڑ رہتا تھا وہ دنیا سے منہ موڑ کر اور تعلقات زندگی سے کنارہ کش ہو کر تنہی عمر کی زندگی بسر کرتا تھا۔ کسی جانور کا خون بہانے، گوشت کھانے اور ایذا رسانی سے اس نے توبہ کر لی تھی۔ آخر اس کے دوستوں نے اسے بے خوف بنانا اور طعنہ دینا شروع کر دیا کہ اس طرح کی حماقت کا کیا فائدہ ہمارے ساتھ رہ کر یہ کوئی وضع تم نے نکالی ہے۔ ہمارے ساتھ ہو تو ہمارا طریقہ اختیار کرو ورنہ علیحدہ ہو جاؤ۔ اس طرح کی عبادت و ریاضت سے کیا حاصل ہوگا۔ کھاؤ پیو اور چلے جاؤ، پر عمل کرو، دنیا کی نعمتوں سے اپنے کو روک کر زندگی کیوں برباد کرتے ہو۔

گیدڑ نے جواب دیا کہ جب کوئی یہاں سے جا کر واپس نہیں آتا تو پھر کل کے لئے زادراہ جمع کر لینا ضروری ہے۔ آج کو غنیمت جانو، کل کا کیا اعتبار جو کچھ کرتا ہے آج ہی کر لو۔ دنیا لاکھ بری سہی لیکن اس سے تو انکار نہیں کیا جاسکتا کہ وہ آخرت کی کھیتی ہے۔ تم جو کچھ یہاں بوو گے وہی قیامت میں کاٹو گے۔ عقل مند آدمی کو چاہئے کہ آخرت کا سرمایہ جمع کرنے میں لگا رہے اور فانی دنیا کے بجائے نعمت جاودانی کے حصول میں دل لگائے اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب بے وفادار دنیا سے قطع تعلق کر لیا جائے۔ آج جب اللہ نے تم کو طاقت دی ہے تو عبادت و ریاضت میں مشغول ہو جاؤ۔ جوانی میں بڑھاپے کے لئے کچھ کر گزرو۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ آج جب تم کر سکتے ہو تو جانتے نہیں ہو اور کل جب تم جانو گے تو کہہ کر سکو گے۔

اس کے ساتھیوں نے کہا کہ اے فریہ، تو ہمیں کو دنیا کی نعمتیں چھوڑنے کی نصیحت کر رہا ہے۔ حالانکہ نعمتیں پیدا ہی اس لئے کی گئی ہیں کہ ہم لوگ ان سے فائدہ اٹھائیں اور ان کی لذتوں سے لطف اندوز ہوں۔ فریہ نے کہا کہ دنیا کی نعمت ایک آلہ ہے۔ جس سے عقل مند لوگ اپنی

یادگار اور نیک نام چھوڑ جاتے ہیں۔ اس کے ذریعہ آخرت کا زادراہ حاصل کرتے ہیں اور اسے ساتھ لے جاتے ہیں تاکہ انجام بخیر ہو۔ تم دونوں جہاں کی سعادت حاصل کرنا چاہتے ہو تو میری بات یاد رکھو کہ لذت کھانے کے لئے اور اپنے کام و دہن کی لذت کے لئے کسی جانور کا خون نہ کرو اور کسی کو دکھ اور ایذا دینے بغیر جو غذا حاصل ہو جائے اسی پر قناعت کرو۔ وہ بھی اتنا ہی کھاؤ جو تمہارے جسم و جان کی بقا کے لئے ضروری ہو۔ اس سے تجاوز نہ کرو اور عقل و شرع کے خلاف مجھ سے موافقت کرنے کی امید نہ رکھو اس لئے کہ تمہارے ساتھ میری صحبت عذاب کے لئے نہیں ہے۔ مجھے معاف رکھو اور اجازت دو کہ تمہاری صحبت ترک کر کے گوشہ نشین ہو جاؤں۔

ساتھیوں نے جب فریہ کو زہد و تقویٰ میں ثابت قدم دیکھا تو سب اس کے معقد ہو گئے اور اپنی پہلی باتوں پر نادم ہوئے۔ فریہ نے تھوڑے ہی دنوں میں اپنی عبادت اور دیانت داری سے ایک ایسا بلند مقام حاصل کر لیا کہ اس دیار کے خدا ترس اور عابد و زاہد لوگ اس سے استفادہ کرنے کو حاضر ہوتے۔ رفتہ رفتہ اس کی شہرت چاروں طرف پھیلنے لگی۔

فریہ کے گھر کے قریب ایک بہت ہی سرسبز اور خوش منظر جنگل تھا جس کی نہریں اور پھل پھول کے چھوٹے بڑے درخت باغ ارم پر چشمک زنی کرتے تھے۔ اس میں بہت سے وحش و طیور اپنا ٹھکانہ بنائے ہوئے تھے۔ ان سب کا بادشاہ ایک شیر تھا جو اپنی شان و شوکت اور رعب و داب کی وجہ سے جنگل کے تمام چوپایوں اور درندوں میں عزت اور عقیدت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ سب اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنے اوپر فرض سمجھتے تھے اور اس کے زیر سایہ آرام اور چین کی زندگی گزار رہے تھے۔ اس شیر کا نام کام جوئے تھا۔

ایک روز کام جوئے اپنے درباریوں کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا کہ فریہ کا ذکر نکل آیا۔ لوگوں نے اس کے زہد و تقویٰ اور ایمان داری کی اتنی تعریف کی کہ شیر اس کا مشتاق ہو گیا اور اس نے فریہ کو بلا بھیجا۔ فریہ شاہی فرمان کی بجا آوری کو اپنا فرض منصبی سمجھ کر دربار میں حاضر ہوا۔ بادشاہ کام جوئے بہت عزت و احترام سے پیش نظر آیا۔ کچھ روز اس کو اپنے ساتھ رکھ کر طرح طرح سے آزمایا اور جیسا سنا تھا ویسا پایا۔ اس درمیان شیر نے اس کی فصاحت اور اصابت رائے کا بھی اندازہ لگالیا۔ اس کی عقل و تدبیر سے بھی متاثر ہوا اور اس کی صحبت میں ایک مسرت محسوس کرنے لگا۔

چند روز کے وقفے سے کام جوئے نے فریہ کو اکیلے میں بلا کر کہا کہ امور سلطنت اتنے زیادہ ہیں کہ مجھ سے انجام پذیر نہیں ہوتے۔ تمہاری

دیانت داری، وفاداری اور کارگزاری کے بارے میں برابر سنتا رہا ہوں اور اب تم سے مل کر میں نے اس کا اندازہ بھی کر لیا کہ تم میں ساری خوبیاں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ جو کچھ میں نے تمہارے بارے میں سنا تھا اب خود اپنی آنکھوں سے بھی دیکھ لیا۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اپنا معتمد بنا کر امور مملکت و مال کو تمہارے سپرد کر دوں۔ مجھے امید ہے کہ میرے زیر تربیت تم بہت جلد ترقی کر کے اعلیٰ منصب پر فائز ہو جاؤ گے، ہمارے مقربین میں شامل ہو کر دنیا کی نظر میں عزت و احترام کی نظر سے دیکھے جاؤ گے اور وقتاً فوقتاً نوازش خسروانہ سے بھی سرفراز ہوتے رہو گے۔

فریہ نے جواب دیا کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ امور سلطنت کی انجام دہی کے لئے مناسب اور کار گزار اعمال کو بحال کریں اور جس کو ملازم رکھیں اس کی مرضی سے رکھیں۔ زبردستی نہ کریں، کیونکہ ایسا کرنے سے امور سلطنت اچھی طرح انجام پذیر نہ ہوں گے اور اس کی ذمہ داری بادشاہ سلامت پر ہوگی۔ میں امور سلطنت سے بالکل ناواقف ہوں اور آپ ایک عالی مرتبت اور صاحب حشمت بادشاہ ہیں۔ آپ کی سلطنت میں اتنے کارندوں کی کمی نہیں۔ کافی چوپائے اور درندے صاحب الرائے اور تدبیر موجود ہیں۔ جو مجھ سے بہتر کام انجام دے سکتے ہیں۔ اچھا یہ ہے کہ جہاں پناہ ان میں سے کسی کو یہ اعزاز بخشیں۔

کام جوئے نے کہا اس ٹال مٹول اور انکار سے کیا فائدہ۔ میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا اور خوشی یا ناخوشی تم کو یہ منصب قبول کرنا ہی ہوگا۔ فریہ نے ادب سے کہا کہ جہاں پناہ، سلطنت کا کام صرف دو ہی طرح کے لوگ انجام دے سکتے ہیں۔ ایک تو وہ جو بہت زیادہ چالاک ہوں اور بلا لحاظ و شرم اور رنگ و عار اپنا کام نکال لیں۔ دوسرے وہ جو نالائق اور کابل ہونے کے باعث ذلت سہنے کے عادی ہوں اور اپنی بے عزتی کا ذرا خیال نہ کریں۔ ایسے لوگ کسی کے مجبور بھی نہیں ہوتے اور نہ ان کا کوئی دشمن ہوتا ہے۔ اور میں اتفاق سے ان دو میں سے کسی ایک سے بھی تعلق نہیں رکھتا۔ یعنی نہ تو مجھے حرم و ہوس ہے کہ خیانت اور بے ایمانی کر کے اپنا کام نکال لوں اور نہ طبیعت ہی ایسی ذلیل ہے کہ ذلت و خواری برداشت کر سکوں۔ اس لئے جہاں پناہ کو اپنا یہ خیال ترک کر کے مجھ کو اس خدمت سے معاف رکھنا چاہئے۔ عرصہ دراز سے میں نے حرم و ہوس کو چھوڑ کر قناعت اختیار کر رکھی ہے۔ اگر حضور والا پھر مجھے دنیا کی ان گندگیوں میں گھسیٹنا چاہیں گے تو میرا حشر ان مکھیوں کی طرح ہوگا جو شہد کے طشت میں بیٹھ کر اپنی جان گنوا بیٹھی تھیں۔

کام جوئے نے کہا کہ اگر کوئی شخص ایمان داری، سچائی اور انصاف پر رہے گا تو پھر اس کا کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ دین دنیا دونوں میں اس کا بھلا ہوگا۔ فریہ نے کہا کہ شاہی دربار سے وابستہ ہونے کے بعد ممکن ہے اس کی آخرت نہ بگڑے، لیکن دنیا والے تو اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ تقرب سلطانی حاصل ہونے کے بعد دوست دشمن اور دشمن بدترین دشمن بن جاتے ہیں اور جب وہ سب متحد ہو کر دشمنی پر آمادہ ہو جائیں تو پھر پناہ کہاں مل سکتی ہے۔ کوئی شخص مطمئن اور بے خوف نہیں رہ سکتا۔

کام جوئے نے کہا کہ جب میں تم سے خوش ہوں تو پھر تمہیں کس بات کا ڈر ہے۔ کسی طرح کا وہم و گمان دل میں نہ لاؤ۔ میری سرپرستی سارے دشمنوں کا منہ بند کر دے گی اور میری ذرا سی تنبیہ کے بعد کسی کی مجال نہیں کہ تم کو نقصان پہنچا سکے۔ میرے زیر سایہ تمہیں ہر طرح کا امن اور چین نصیب ہوگا۔

فریہ نے کہا کہ اگر جہاں پناہ مجھ پر احسان فرمانا چاہتے ہیں تو سب سے بڑا احسان یہی ہوگا کہ مجھے اس خدمت سے معاف فرما کر صحرائیں سکون کی زندگی گزارنے دیں تاکہ میں گھاس پات کھا کر دوست دشمن کے حسد اور عداوت سے دور، مختصری زندگی اطمینان سے گزار دوں۔ کام جوئے نے کہا کہ تم کو ہر طرح کا دغذغہ اور خوف دل سے نکال کر میرے مقربین میں شامل ہو جانا چاہئے۔ آخر فریہ نے کہا کہ جب میری معذرت قبول نہیں ہو سکتی اور میرے لئے شاہی خدمت انجام دینا لازمی ہے۔ تو مجھے ضمانت دی جائے کہ میرے ماتحت میری ترقی کے باعث اور میرے افسران اپنے منصب کے زوال کے خوف سے میری دشمنی پر آمادہ نہ ہو جائیں اور مجھے تباہ نہ کر دیں۔

کام جوئے نے اسے پورا اطمینان دلایا اور عہد کیا کہ اس کو کسی طرح کا گزند نہ پہنچے گا۔ پھر اس کو محکمہ مالیات کا وزیر مقرر کر دیا وہ ہر معاملے میں اس سے مشورہ کرتا۔ یہاں تک کہ اس کی شفقت، مہربانی اور عنایت اس حد تک پہنچ گئی کہ وہ سلطنت کا کوئی کام فریہ کے مشورے کے بغیر نہ کرتا اور سلطنت کا اہم سے اہم راز بھی اس سے نہ چھپاتا۔ فریہ کو بھی ایک گھڑی اس کے بغیر چین نہ ملتا۔ دونوں ایک جان دو قالب ہو گئے۔

یہ بات شیر کے دوسرے مقربین کو بہت ناگوار گزری اور سب ہی ارکان دولت فریہ کی مخالفت اور عداوت پر کمر بستہ ہو گئے۔ ان لوگوں نے شب و روز کے غور و فکر کے بعد منصوبہ بنایا کہ شیر فریہ کی دیانت داری کا بڑا گرویدہ ہے۔ کسی طرح اس کو فریہ سے بدظن اور برگشتہ کر دیا جائے اور



اس کو تباہ کر دیا جائے۔ آخر ان لوگوں نے اپنے میں سے ایک کو آمادہ کیا کہ کام جوئے کی چاشت کا گوشت چرا کر فریہ کے مکان میں چھپا دے۔

دوسرے دن جب دربار لگا اور سب اعیان و ارکان دولت حاضر ہوئے تو فریہ سلطنت کے کسی کام سے باہر گیا ہوا تھا اور کام جوئے اس کا منتظر تھا۔ اسی درمیان شیر کے ناشتے کا وقت ہو گیا۔ اس نے اپنے ایک ملازم سے گوشت طلب کیا لیکن وہ تو غائب تھا۔ ہر طرف درباریوں نے دھونڈا، اس کا پتہ نہ چلا۔ شیر کا بھوک کے مارے برا حال تھا۔ اس کی دشت، غضب اور درندگی عود کر آئی تھی۔ درباریوں نے دیکھا کہ کام جوئے بھوک سے بے چین ہے تو ان میں سے ایک نے کہا کہ اب تو حقیقت حال سے آگاہ کئے بغیر چارہ نہیں۔ ہم لوگ جہاں پناہ کے نمک خوار اور وفادار ہیں اور ہمارا فرض ہے کہ نفع نقصان کے بارے میں جو کچھ معلوم ہو، حضور سے عرض کر دیں۔

کام جوئے نے کہا، ہاں ہاں کہو۔ بے شک تم لوگوں کا فرض ہے کہ جو کچھ معلوم ہو فوراً مجھ تک پہنچاؤ۔ کیا کہنا چاہتے ہو؟ ان مفسدوں میں سے ایک نے ڈرتے ڈرتے عرض کیا کہ جہاں پناہ کے چاشت کا گوشت فریہ اپنے گھر لے گیا ہے۔ دوسرے نے بیچ میں لقمہ دیا کہ نہیں، ایسا نہیں ہو سکتا فریہ بہت ایمان دار اور دیانت دار ہے، تیسرے نے مکاری سے کہا، سوچ سمجھ کر بولنا چاہئے۔ ہر شخص کے دوست دشمن ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کسی نے جھوٹ موٹ ایسی خبر پہنچائی ہو۔ ایک اور درباری جو ان میں سب سے زیادہ دلیر تھا، بولا، بات تو بالکل صحیح ہے۔ آزمایا جا چاہئے۔ گوشت اس کے گھر سے نکلے تو پھر اس کی خیانت ثابت ہے۔

کام جوئے کا غصے سے برا حال ہو گیا۔ اس نے گرج کر کہا کہ حاضرین دربار کی اس بارے میں کیا رائے ہے اور وہ اس الزام کے ثبوت میں کیا دلیل رکھتے ہیں؟ حاضرین میں سے ایک نے جو مخالفین کے زمرے میں شامل تھا، دیدہ دلیری کے ساتھ عرض کیا کہ اے بادشاہ فریہ کی غداری، مکاری اور بددیانتی تو پورے جنگل میں مشہور ہے۔ اگر وہ واقعی بددیانت ہے تو اس کو اس کی سزا ملنی چاہئے۔ دوسرے مخالفین نے اس کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ مجھے تو پہلے بھی اس کی غداری کی خبر ملی تھی لیکن یقین نہ آتا تھا۔ اب یہ واقعہ سن کر تو مجھے بھی یقین آ گیا۔ ایک اور نے کہا کہ فریہ کی بددیانتی کا حال مجھ سے پوشیدہ نہ تھا اور میں نے فلاں فلاں کے سامنے پہلے ہی کہا تھا کہ اس مکار زہد کا انجام رسوائی کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ اس طرح سب نے مل کر کام جوئے کو درغلا بنا شروع کیا اور اس کے

دل کو شک و شبہ کے غبار سے بھر دیا۔ خوش بیان وزیروں میں سے ایک نے کہا کہ یارو، اس طرح بغیر ثبوت کے تہمت لگا کر اپنے نمٹے اعمال کو کیوں سیاہ کرتے ہو۔ ممکن ہے ہم لوگوں کو غلط خبر ملی ہو۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ بادشاہ سلامت اس کے گھر کی تلاشی لینے کا حکم صادر فرمائیں۔ اگر گوشت اس کے گھر سے نکلے تو جرم ثابت ہے، نہ نکلے تو پھر ہم سب اس تہمت سے توبہ و استغفار کریں اور فریہ سے معافی مانگیں۔ دوسرے نے کہا کہ تلاشی ہی لینا ہے تو جلدی لی جائے کیونکہ فریہ کے جاسوس ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں۔ وہ فوراً اس کا تذکرہ کر لیں گے۔ ایک اور گستاخ مصاحب نے کہا کہ ان سب باتوں سے کیا حاصل ہے اور تلاشی وغیرہ لینے سے کیا فائدہ۔ اگر اس بے ایمان کا قصور ثابت بھی ہو جائے گا تو بادشاہ سلامت اس کی خوشامد اور مکاری کی باتوں میں آکر اس کو معاف کر دیں گے۔ ان کی نظروں میں تو وہ کبھی قصور وار ہو ہی نہیں ہو سکتا۔

غرض ان سبھوں نے مل جل کر شیر کو فریہ سے بدگمان کر دیا اور اس نے فریہ کے حاضر ہونے کا حکم دیدیا۔ فریہ بے چارہ دشمنوں کے مکر و فریب سے بے خبر فوراً دربار میں حاضر ہوا۔ چونکہ اس کا دامن بددیانتی سے پاک تھا۔ اس لئے بادشاہ کے پوچھنے پر کہ گوشت کیا ہوا، بے باکانہ جواب دیا کہ شاہی باورچی خانے میں بھجوا دیا تھا کہ ناشتے کے وقت بادشاہ سلامت کے پاس بھیجا جائے۔

داروغہ مطبخ بھی سازشیوں سے ملا ہوا تھا۔ اس نے صاف انکار کیا کہ مجھے تو اس کی خبر بھی نہیں۔ کام جوئے نے چند آدمیوں کو فریہ کے گھر کی تلاشی لینے کے لئے بھیجا۔ وہ فوراً گوشت اس کے گھر سے نکال کر لے آئے فریہ سمجھ گیا کہ دشمن کامیاب ہو گئے اور اپنا کام کر گئے۔ جس بات کا ڈر تھا وہ سامنے آ ہی گئی۔

شیر کے وزراء میں ایک بھیڑیا بھی تھا جو ظاہری طور پر فریہ کی دوستی کا دم بھرتا تھا۔ اس نے کام جوئے سے کہا کہ اس غدار، بددیانت اور نالائق کی خطا تو ثابت ہو گئی۔ حضور والا اب اس کو ایسی سزا دیں کہ دوسرے خطا کاروں کے لئے عبرت کا باعث ہو۔ اگر حضور سخت سزا نہ دیں گے تو پھر قصور وار اور دلیر ہو جائیں گے۔ کام جوئے نے حکم دیا کہ فریہ کو منصب سے علیحدہ کر دیا جائے۔

درباریوں میں ایک بن بلاؤ بھی تھا۔ شیر نے اس سے بھی رائے طلب کی۔ اس نے کہا کہ جہاں پناہ مجھے حیرت ہے کہ یہ مکار اب تک اپنی بددیانتی اور دلی خباثت کو کس طرح حضور سے چھپائے رہا۔ اس کے قتل میں

ہرگز توقف نہ کیا جائے کیونکہ انصاف کا درخت ان ہی تختیوں سے سرسبز و شاداب رہتا ہے۔ عقل مندوں نے کہا ہے کہ سیاست کی تلوار کو اگر انتقام کی نیام سے نہ نکالا جائے تو فتنہ و فساد بپ نہیں سکتا۔ سیاست میں اپنے اور غیر کو دیکھا نہیں جاتا۔ انصاف کے لئے محبوب اور پیارے کو بھی قتل کر دینے میں تامل نہ ہونا چاہئے۔

بن بلاؤ کی اس نصیحت کے بعد کام جوئے کا غصہ اور بھڑکا۔ اس نے فریہ کو کھلا بھیجا کہ اگر تم اپنے جرم کی کوئی صفائی پیش کرنا چاہتے ہو تو پیش کرو۔ فریہ چونکہ اپنے کو مجرم نہ سمجھتا تھا اس لئے اس نے کچھ ایسا دیا جواب بھیج دیا جس سے کام جوئے کا غصہ اور تیز ہو گیا اور اس نے فریہ کے قتل کا حکم صادر کر دیا۔

شیر کی ماں کو جیسے ہی اس حکم کی خبر ملی وہ اپنے بیٹے کے پاس پہنچی اور اس کو سمجھایا کہ جلد بازی سے کام نہ لو اور عدل و انصاف سے روگردانی نہ کرو۔ بزرگوں کا قول ہے کہ آٹھ چیزیں آٹھ چیزوں سے وابستہ ہیں۔ بیوی کی عزت شوہر سے، بیٹے کی عزت باپ سے، شاگرد کا علم استاد سے، سپاہی کی طاقت سپہ سالار سے، زاہدوں کی بزرگی تقویٰ سے رعایا کا امن بادشاہ سے، سلطنت کا انتظام عدل سے، اور عدل کی رونق عقل و تدبیر سے، بادشاہ اپنے مقررین کے خلاف تہمت اور غمازی پر بلا تحقیق یقین کر کے فوراً سزا دیتا ہے تو بہت برا کرتا ہے۔ ارکان دولت کا اعتبار اس سے جاتا رہے گا اور درباری جب چاہیں گے ایک دوسرے کو زک دینے کے لئے اس طرح کی حرکت کرتے رہیں گے۔ نتیجے میں فتنہ پرداز اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے اور بے چارے بے گناہ زندانِ بلا میں گرفتار ہو جائیں گے۔

شیر نے کہا کہ میں نے کسی کے کہنے میں آکر فریہ کے قتل کا حکم نہیں دیا بلکہ جب تک اس کی غداری اور بددیانتی مجھ پر ثابت نہیں ہوگئی میں نے ایسا نہیں کیا ہے، شیر کی ماں بولی کہ مکمل تحقیقات اور پختہ یقین کے بغیر بادشاہوں کے مزاج میں تبدیلی نہیں آنی چاہئے۔ تم جو یہ کہتے ہو کہ اس کی بددیانتی ظاہر ہوگئی ہے، مجھے اس میں شبہ ہے۔ جب اس سے پردہ ہٹے گا تب ہی حقیقت ظاہر ہوگی۔ محض شہادت پر اس کو مجرم قرار دیا جا رہا ہے اور اس کی سابقہ خدمات اور وفاداریوں کو یکسر بھلا دیا گیا ہے۔ یہ زیادتی نہیں تو اور کیا ہے۔

بیٹے، ہر حادثے اور اہم واقعے کے وقت انسان کو اپنی عقل اور حلم سے کام لینا چاہئے۔ شرافت کی بنیاد عقل و خرد پر ہے۔ فریہ تمہارے دربار میں بہت بڑے منصب پر فائز تھا۔ تمہارے خاص معتمدین میں تھا۔ تم نے

بارہا اس کی دیانت داری، وفاداری اور کارگزاری کی برسر دربار تعریف کی ہے۔ اس کو مرام خسروانہ سے نوازا ہے اور خلوت میں اس سے اہم امور میں راز دارانہ مشورہ کیا ہے۔ تمہیں ان باتوں کی کچھ تولاج رکھنی چاہئے تھی اور اپنے عقل و تدبیر اور حلم و وقار کا کچھ ثبوت دینا چاہئے تھا۔ میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ حرص و ہوس اس کو مغلوں نہیں کر سکتے۔ قناعت اور دیانت داری اس کا ساتھ نہیں چھوڑ سکتے۔ جب سے فریہ تمہارے دربار سے وابستہ ہوا ہے، اس نے کبھی بھول کر بھی گوشت نہیں کھایا اور اس سے پہلے بھی وہ اسی پر عمل پیرا تھا۔ گوشت خوری سے اس کا پرہیز تقریباً ہر طرف مشہور ہے۔ قرینہ اغلب یہ ہے کہ اس کے دشمنوں نے گوشت اس کے گھر میں چھپا دیا ہوگا، کیونکہ یہ مکاروں اور حاسدوں سے کچھ بعید نہیں۔ وہ اپنے دشمنوں کو ٹھکانے لگانے کے لئے یہی سب کرتے ہیں تم کو تحمل سے کام لینا چاہئے۔ تم نے اس کے قتل میں عجلت نہ کی تو حقیقت یقیناً ظاہر ہوگی اور اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو وہ بے قصور ثابت ہوگا یا قصور وار۔ اگر بے قصور ثابت ہوا تو پھر تم قتل ناحق سے بچ جاؤ گے اور اگر وہ مجرم ثابت ہوا تو پھر تمہیں اسے قتل کرنے کا اختیار ہے۔

شیر کو ماں کی نصیحت پسند آئی اس نے قتل کا حکم ملتوی کر کے فریہ کو بلا بھیجا۔ پھر اکیلے میں لے جا کر پوچھا کہ میں نے تم کو بارہا آزمایا ہے اور تمہارے اخلاق و اوصاف کو برابر پسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے۔ تمہاری باتیں مجھے ہمیشہ قبول ہوئی ہیں۔ مگر یہ آج تمہیں کیا ہو گیا تھا؟ یہ معاملات اس حد تک کیوں کر پہنچ گئے؟ ان کے بارے میں تم اپنے خیالات کو بے تامل اور بے جھجک ظاہر کرو۔

فریہ نے کہا کہ بادشاہ سلامت، آپ مجھ پر بہت زیادہ مہربان تھے اور بادشاہوں کی مہربانیوں سے جو خرابیاں پیدا ہوئی ہیں وہ تو ہونا ہی تھیں۔ اب اس تہمت سے بری ہونے اور حقیقت حال معلوم کرنے کی ایک صورت ہے وہ یہ کہ میرے اوپر جن لوگوں نے الزام اور اتہام لگایا ہے ان کو بلا کر پوچھا جائے کہ فریہ نے تو برسوں سے گوشت نہیں کھایا، پھر اس پر گوشت کی خیانت کا الزام لگانا اور جو گوشت کھانے والے ہیں ان پر شبہ بھی نہ کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟ بادشاہ سلامت اگر اس بارے میں سختی سے باز پرس کریں گے تو وہ صحیح بات بتا دیں گے، اور اگر سختی کرنے پر نہ بتائیں تو انہیں انعام کا لالچ اور جان کی امان دے کر حقیقت حال کا پتہ چلایا جاسکتا ہے۔

کام جوئے نے فریہ کی بات سن کر اس کے مخالفین اور الزام لگانے والوں کو طلب کیا۔ ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ لے جا کر پوچھا اور

کاجوئے نے ماں کی حکمت آموز باتوں کو سن کر اس کا شکریہ ادا کیا پھر فریہ سے مخاطب ہو کر بولا کہ اس تہمت نے تمہاری عزت اور اعتماد کو میرے دل میں اور زیادہ کر دیا ہے۔ تم جس طرح کام کر رہے تھے کرو، میری عنایت اور مہربانیوں میں کوئی کمی نہیں آئی۔ کسی طرح کا ملال دل میں نہ لاؤ۔

فریہ نے جواب دیا کہ جہاں پناہ ہر روز میں ایک سر اور ایک دستار کہاں سے لاؤں، دنیا میں حاسدوں، عیب لگانے والوں اور چغل خوروں کی نہ کبھی کمی رہی ہے، نہ رہے گی۔ اس مرتبہ تو خوش قسمتی سے میری جان بچ گئی لیکن آئندہ کا کیا اعتبار، نہ جانے کب دشمن میرے خلاف آپ کے کان بھردیں اور آپ میرے قتل کا حکم صادر فرمادیں، اس لئے میری عرض قبول ہو تو میں کچھ کہنے کی جسارت کروں۔

کاجوئے نے کہا کہ کہو کیا کہنا چاہتے ہو؟ فریہ نے عرض کیا کہ جہاں پناہ کا یہ بڑا کرم ہے کہ آپ نے مجھ کو اپنے معتمدین و مقربین میں شامل کر لیا اور میری طرف سے بدگمانیوں کو دور کر لیا۔ لیکن جس عجلت سے کام لے کر آپ نے میری تمام خدمات اور وفاداریوں کو نظر انداز کر دیا تھا اس سے میں خوف زدہ ہو گیا ہوں۔ اب میری درخواست یہ ہے کہ مجھ کو ملازمت سے سبکدوش کر کے جنگل میں سکون اور امن سے رہنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے تاکہ میں گوشہ نشین رہ کر جہاں پناہ کے لئے دعا گو رہوں اور دشمنوں کی عداوت، حاسدوں کی عیب جوئی اور بادشاہ کے عتاب سے بھی محفوظ رہوں۔

کاجوئے نے کہا کہ تم خاطر جمع رکھو۔ اب تم کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ میں تمہارے خلاف کسی کی بات سننے کے لئے تیار نہیں۔ فریہ راضی ہو گیا اور اس نے اپنے منصب کی ذمہ داری اسی گرم جوٹی اور دیانتداری سے سنبھال لی اور اپنی کارگزاری، وفاداری اور ایمانداری کی بدولت بڑے مرتبے پر پہنچا۔



”میں آپ کی صاحبزادی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔“

”کیا تم ایک خاندان کا بوجھ اٹھا سکتے ہو؟“

”بے شک، جناب!“

”مگر یہ سمجھ لو کہ ہم نوا افراد ہیں۔“

وعدہ کیا کہ صحیح بات کہنے پر کوئی گرفت نہیں کی جائے گی اور قصور معاف کر دیا جائے گا۔ انعام کے لالچ اور جان کی امان ملنے پر ان میں سے بعض نے صحیح بات بتادی اور اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا۔ اس طرح فریہ پر جو الزام تھا اس سے وہ بے داغ بری ہو گیا اور اس کی دیانت اور وفاداری کا سکھ شیر کے دل پر اور زیادہ بیٹھ گیا۔

شیر کی ماں نے کہا کہ بیٹے، تم نے جن لوگوں کو جان کی امان دیدی ہے یا جو کچھ ان سے وعدہ کیا ہے وہ تو تم کو پورا کرنا ہی ہے، لیکن آئندہ کے لئے تمہارے تجربے میں اضافہ ہو گیا اور تم پر یہ بات روشن ہو گئی کہ کسی کی لگائی، بھائی کر کے اور چغلی کھلنے پر بلا تحقیق و تفتیش یقین نہیں کرنا چاہئے۔ خوب سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہئے۔ کام جوئے نے کہا کہ آپ کی نصیحت سر آنکھوں پر۔ بے شک اس سے میں نے بہت بڑا سبق حاصل کیا اور اب مجھ پر روشن ہو گیا کہ کامل یقین، مستحکم دلیل اور اچھی طرح تفتیش کئے بغیر کسی کو تمہم نہیں کرنا چاہئے۔

شیر کی ماں نے کہا کہ اے فرزند، جو لوگ بلا ظاہری سبب کے اپنے دوستوں سے کشیدہ ہو جاتے ہیں، وہ ہم نشینی کے لائق نہیں ہوتے۔ بزرگوں نے اس بارے میں وضاحت سے لکھا ہے کہ دنیا میں آٹھ گروہ ایسے ہیں جن کی قربت اور ہم نشینی سے پرہیز کرنا لازم ہے اور آٹھ گروہ ایسے ہیں جن کی صحبت اور ہم جیسی انسان کے لئے ضروری ہے، وہ آٹھ گروہ جن کی صحبت سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے، یہ ہیں (۱) ناشکرے، جو اپنے ولی نعمت کے حق کو نہیں پہچانتے (۲) بے سبب غصے میں آ جانے والے، مغلوب الغضب لوگ (۳) بڑی عمر پر فریفتہ ہونے والے جو اپنی طویل العمری کے گھمنڈ میں اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق کو بھلا بیٹھیں (۴) مکار لوگ جن کے کام کی بنیاد مکر و فریب پر ہو (۵) جھوٹے اور خیانت کرنے والے (۶) خواہش نفسانی کے غلام (۷) بے شرم اور بے حیا (۸) بلا وجہ لوگوں سے بدگمان ہو جانے والے۔

وہ آٹھ گروہ جن کی صحبت میں رہنے کی تاکید کی گئی ہے، یہ ہیں۔ (۱) احسان کا شکریہ ادا کرنے والے (۲) جن کی دوستی اور وفاداری کو انقلاب زمانہ برباد کرنے پر قادر نہ ہو (۳) بزرگوں اور اہل علم کی عزت کرنے والے (۴) غداری نخوت اور برائیوں سے پرہیز کرنے والے (۵) اپنے غصے کو قابو میں رکھنے والے (۶) خجی اور فیاض (۷) باحیا اور باادب (۸) صلحا اور بزرگان دین کو دوست رکھنے والے اور بدکاروں سے دور رہنے والے۔



## طنزیہ مضمون

ابوالخیال  
فرضی

## اذان بت کدہ

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں  
مجھے ہے حکم اذان لا الہ الا اللہ

بے وقوف نہیں بنیں گے میری روح وجد کرنے لگی اور جسم کسی کنکڑے کی طرح ہواؤں میں اڑنے لگا اور ایک دفعہ کونہ جانے کیوں مجھے اپنے سیاسی رہنماؤں پر رحم آنے لگا۔ میں نے سوچا کہ اگر مسلمان بے وقوف نہیں بنیں گے تو ان بے چارے لیڈروں کا کیا حال ہوگا؟ ان کی تو چاندی اسی وقت بنتی ہے جب قوم نے پوری طرح اپنی عقل کو سلا دیا ہو۔ اگر قوم میں اونگھنے کا مرض ختم ہو جائے گا، یہ پوری طرح چاق و چوبند ہو جائے گی اور اس کو بے وقوف بنانا آسان نہیں رہے گا تو بے چارے نیتا لوگ تو بھڑبھو جوں کی دکان میں بھاڑ جھونکنے لگیں گے یا پھر تبلیغی جماعت میں چلے شروع کر دیں گے کیونکہ قوم کے بیدار ہوتے ہی ان کی حقیقت کھل جائے گی۔ اور یہ لوگ کسی جوان بیوی کی طرح قابلِ رحم ہو جائینگے۔ یقین کریں کہ ہمارے نیتاؤں کی تو دکان سیاست اسی وقت چلتی ہے جب قوم پوری طرح بے وقوف ہو اور اسے یہ تک معلوم نہ ہو کہ اس کی پیدائش کا مقصد کیا ہے۔ قوم کی بے وقوفی کا فائدہ اٹھا کر یہ نیتا لوگ میدانِ سیاست میں دندناتے ہیں اور خود کو قوم کا ٹھیکیدار دن دھاڑے ثابت کر دیتے ہیں۔ جو اپنی زندگی میں قوم کے کسی ایک فرد کے بھی کام نہ آیا ہو وہ پوری قوم کی نیا پار لگانے کی باتیں کرتا ہے اور اس طرح کے جموں نے دعوے کرتے ہوئے اتنا بھی نہیں شرماتے جتنا کوٹھوں پر بیٹھنے والی طوائفیں موقعہ بہ موقعہ شرماتی ہیں۔

آپ میرے بارے میں کچھ بھی رائے قائم کر لیں مجھے تو ان نیتاؤں پر اچھا خاصا رحم سا آنے لگا۔ ان بے چاروں کو تو اسی بات کی عادت پڑی ہوئی ہے کہ کوئی لکھے دار بیان دیا اور قوم کو بے وقوف بنا دیا۔ کوئی ریلی نکالی تو دنیا بھر کے گدھوں کو جمع کر لیا۔ اس دورِ جمہوریت میں یہ نہیں دیکھا جاتا ہے کہ جلے میں کتنے گدھے اور کتنے گھوڑے کتنے نقلی ہیں اور کتنے اصلی

روزنامہ راشٹریہ سہارا کی ۹ مئی کی اشاعت میں ایک مراسلہ چھپا ہے۔ جس کا عنوان ہے ”مسلمان اب بے وقوف نہیں بنیں گے“ یہ مراسلہ کسی ”پیارے میاں“ نام کے شخص نے بھیجا ہے جو جامعہ ملیہ کے آس پاس دہلی میں رہتے ہیں۔ جب میری نظر مراسلے کے عنوان پر پڑی تو ایک لمحے کے لئے مجھ ایسا محسوس ہوا جیسے میں بغیر پروں کے ہواؤں میں اڑ رہا ہوں یقین کریں کہ مجھے اپنی اور اپنی پوری قوم کی ترقی ہوتی نظر آئی۔ کیونکہ ہماری ترقیاں اسی لئے رکی ہوئی تھیں کہ ہم خواہ مخواہ بھی اچھے خاصے بے وقوف ہو کر رہ گئے تھے۔ ہماری بد نصیبی کا حال یہ ہے کہ ہم ہر جگہ غلاموں کی صف میں کھڑے نظر آتے ہیں۔ گھر سے باہر غیروں کے غلام ہیں اور گھر کے اندر اپنی بیوی کے ہماری غلام گیری کی اصل وجہ جہالت اور بے وقوفی ہے۔ اور ہماری مشکل یہ بھی ہے کہ ہم پڑھ لکھ کر بھی جہالت سے محفوظ نہ رہ سکے اور عقل مند ہوتے ہوئے بھی ہمارا رشتہ بے وقوفی سے جوں کے توں قائم رہا۔ آپ پوچھیں گے اس کا مطلب؟ میں عرض کروں گا کہ مطلب کے چکر میں نہ پڑیں۔ بس یہ سمجھیں کہ میں جو کچھ عرض کر رہا ہوں وہ سونی صدق ہے اگر زندگی رہی تو ایک دن مطلب آپ کے خود بخود سمجھ میں آجائے گا۔ میں ازراہ دیانت خود یہ سمجھتا تھا کہ ہماری قوم بے وقوف بننے میں ایک بے مثال قوم ہے جس کا بھی دل چاہتا ہے اس کو آسانی سے بے وقوف بنالیتا ہے۔ اور اپنا الو سیدھا کر لیتا ہے۔ اور حیرت کی بات تو یہ ہے کہ ہماری قوم کو وہ بھی الو بنادیتے ہیں جو خود مادر زاد الو ہوتے ہیں اور جن کے الو پن میں کسی پیدائشی الو کو بھی کوئی شک نہیں ہوتا ایسے مانے ہوئے الو بھی مسلمانوں کو الو بنالیتے ہیں۔ میں نے جب یہ عنوان پڑھا کہ مسلمان اب

بے وقوفی سے نجات اس لئے ممکن ہے کہ بے وقوف بننے بننے اب قوم تجربہ کار ہوگئی ہے۔ اس لئے آسانی سے اب کوئی بے وقوف اسے بے وقوف نہیں بنا سکتا۔ ہاں وہ لیڈر اسے اب بھی بے وقوف بنا سکتا ہے جو بار بار کسی کو بے وقوف بناتا رہا ہو یا بار بار وہ خود کسی سے بے وقوف بنتا رہا ہو۔

مراسلہ نگار لکھتے ہیں۔

”مسلمانوں کے نام سے راجہ سہا کی رکنیت حاصل کرنا مسلم رہنما اپنی کامیابی سمجھتا ہے اور اس کا سکھ ملتے ہی لوگوں کو پہچانا بند کر دیتا ہے۔“

اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلم لیڈر راجہ سہا کی سیٹ ملتے ہی اپنی کھال میں مست ہو جاتے ہیں۔ اس میں ان لیڈروں کی کوئی غلطی نہیں ہے۔ ان کی بھاگ دوڑ کا مقصد ہی راجہ سہا کی سیٹ حاصل کرنا ہوتا ہے اگر قوم یہ سمجھتی ہے کہ یہ لیڈر لوگ قوم کے لئے بھاگ دوڑ کر رہے ہیں اور قوم کے لئے اپنا پسینہ بہا رہے ہیں تو یہ غلطی قوم کی ہے یہ ایسی خوش فہمی ہے جو جہالت کی کوکھ سے جنم لیتی ہے اس میں لیڈر کی کوئی غلطی نہیں ہوتی۔ اس کی نیت بھاگ دوڑ کے پہلے ہی دن سے صرف راجہ سہا کی سیٹ حاصل کرنے کی ہوتی ہے۔ لہذا ہم اس کی نیت پر شبہ کر کے گناہ گار نہیں ہو سکتے۔ لیڈر اپنی نیت کے اعتبار سے جدوجہد کرتا ہے اور اپنی ذات کی حد تک حد سے زیادہ مخلص بھی ہوتا ہے۔ ہم اس کے اخلاص اور اس کی اپنی نیت پر بھی شبہ نہیں کر سکتے۔ اب رہی یہ بات کہ کرسی ملنے پر وہ اپنی قوم کو پہچانا بند کر دیتا ہے تو یہ ایک فطری بات ہے۔ وہ جلسوں میں ریلیوں میں مجلسوں میں ووٹ لیتے دیتے وقت اپنی قوم کو بار بار پہچاننے کی کوشش کرتا ہے اگر کرسی حاصل کر چکے بعد جب وہ پارلیمنٹ کی بے جا مصروفیت میں خود کو غرق کر دیتا ہے اگر اس وقت وہ قوم کو پہچانا بند کر دے تو بھی اس کا کوئی قصور نہیں ہے۔ قوم کو اس کی مشغولیت دیکھ کر اس پر رحم کھانا چاہئے۔ وہ جیسا کیسا سبھی قوم کا لیڈر ہے۔ قوموں کی عزتیں ان کے لیڈروں ہی کے دم سے ہوتی ہیں۔ ذرا سوچئے کہ اگر ہمارا لیڈر ہم سے بدگمان ہو کر کسی اور کے کیمپ میں چلا جائے تو پھر ہم کیا کریں گے۔ ہم بری اولاد کے نخرے اٹھاتے ہیں، بے وفا بیویوں کو برداشت کرتے ہیں، بد اخلاق دوستوں کو برداشت کرتے ہیں، زخم دینے والے رشتے داروں کی خوشیوں میں شریک ہوتے ہیں، برے پڑوسیوں کی زیادتیوں کو جھیلے ہیں اور انہیں گوارہ کرتے ہیں تو پھر ہم اپنے وعدہ خلاف لیڈروں کو کیوں برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ جیسا کیسا سبھی ہے تو اپنا۔ وہ پانچ سال میں چند ہفتوں کے لئے بھی ہم سے

یہاں تو صرف سرگنے جاتے ہیں۔ اگر جلے اور ریلی میں مادر زاد گدھے ہی کیوں نہ جمع ہو گئے ہوں تب بھی نیت کی پانچوں تر ہو جاتی ہیں اور یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے کہ اس کی ڈگڈگی، بجانے پر کتنے گدھوں نے لبیک کہا ہے۔ میں نے دل ہی دل میں اپنے نیتاؤں کو دعا دی کہ اگر مسلمان اب بے وقوف نہیں بنیں گے تو اے ہمارے پروردگار ان نیتاؤں کو صبر دینا۔ کیونکہ ان کی زندگی رنگ رنگی اسی لئے نظر آتی ہے کہ ہماری قوم کا رنگ عقل اڑا ہوا ہے۔ اگر قوم پھر سے عقل مند ہوگئی جیسے ایک ہزار سال پہلے تھی تو ہمارے نیتاؤں کا جنازہ نکل جائے گا اور ان کو کاغذ ہادینے کے لئے چار انسان بھی ہاتھ نہیں لگیں گے۔ یہ وقت تو بہت برا ہوگا۔ کتنے ہی نیتا سنیاں لے لیں گے، کتنے ہی کسی اور طرح سدھر جائیں گے اور کتنے ہی انسانیت سے رابطہ پیدا کرنے کی کوشش شروع کر دیں گے ان کے لئے صبر کی دعا ضروری ہو کر رہ گئی ہے۔

میں نے اپنے نیتاؤں پر رحم کھانے کے بعد وضو کیا اور اس کے بعد مراسلے کی تلاوت شروع کی۔ مراسلہ نگار نے ڈرامائی انداز سے اپنے مراسلے کا آغاز کیا۔

فرماتے ہیں۔

”نام و نہاد مسلم رہنماؤں کو سمجھ لینا چاہئے کہ اس ملک کا مسلمان غلام اور بے وقوف نہیں رہا۔“

یہ بات کم سے کم میرے پلے نہیں پڑی۔ چلئے یہ مان لیا کہ کوئی ہوا ایسی چل پڑی جس کی بدولت مسلمان اب بے وقوف نہیں رہیں گے یہ راتوں رات ارسطو اور بقراط بن جائیں گے۔ ان کو الو بنانا اب آسان نہیں ہوگا۔ لیکن اب یہ غلام بھی نہیں رہا۔ اس مسلمان کو غلامی سے بھی نجات مل گئی یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔ اس قوم کے گلے میں اگر ایک آدھ غلامی کا طوق ہوتا تو بھی یہ بات ممکن تھی کہ دفعتاً یہ قوم غلامی سے چھٹکارا پالیتی۔ اس قوم کے گلے میں تو دسیوں غلامی کے طوق پڑے ہوئے ہیں۔ سرکار کی غلامی کا طوق تو الگ، حالات کی غلامی کا طوق الگ، من پسند نظریات کی غلامی کا طوق الگ، مسلک کی غلامی کا طوق الگ، دل لگتے رجحانات کی غلامی کا طوق الگ، نفس کی غلامی کا طوق الگ، بیوی کی غلامی کا طوق الگ، علاقہ پرستی اور نسل پرستی کی غلامی کے طوق الگ اور بھی بہت ساری غلامیوں کے طوق اس قوم کے گلے میں پڑے ہوئے ہیں۔ اتنے سارے طوقوں سے نجات کسی معجزے کے ذریعے حاصل ہو سکتی ہے اور چونکہ کسی نبی کے آنے کا امکان نہیں ہے اس لئے کسی معجزے کا بھی امکان نہیں ہے۔ البتہ

جائیں گے تو ہمارا ذکر کون کرے گا اس لئے انہیں کسی بھی دروازے سے خواہ وہ چور دروازہ ہی کیوں نہ ہو پارلیمنٹ میں گھس جانا چاہئے۔ اسی میں قوم کی عزت ہے۔

مراسلہ نگار فرماتے ہیں۔

”مسلمانوں کے گاؤں اور جوٹھڑے اور یہ دیکھتے ہی دیکھتے کروڑوں میں کھیلنے لگتے ہیں۔ مسلمانوں کے سارے مسائل طاق میں رکھ دیتے ہیں ان مسلم گاؤں اور روڑوں میں کئی تو کروڑوں اور اربوں کے مالک ہیں۔“

مراسلہ نگار شاید تقدیر الہی کے قائل نہیں تب ہی تو وہ ایسی باتیں کر رہے ہیں کہ جس سے حسد اور بغض کی بو آتی ہے۔ ذرا سوچئے کہ جب ان مسلم نیتاؤں کی تقدیر میں کاتب تقدیر نے دولت کے انبار لکھ دیئے ہیں تو پھر یہ اگر دولت میں نہیں کھیلے گے تو کیا گلی ڈنڈا کھیلے گے؟ یہ کروڑوں اور اربوں کی دولت تو ان کو ازراہ قسمت ملی ہے اور اس میں ان کا کوئی قصور نہیں۔ یہ دولت اگر انہیں رشوتوں کے ذریعہ ملی ہے تو یہ بھی کاتب تقدیر کا لکھا ہوا ہے۔ انہوں نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنی قسمت نہیں لکھی اس لئے یہ سرتاپا بے قصور ہیں۔ رہی یہ بات کہ یہ نیتا لوگ راجہ سبھا کی سیٹ ملتے ہی مسلمانوں کو بھول جاتے ہیں اور ان کے مسائل کو طاق میں رکھ دیتے ہیں تو یہ بات بھی اور نیتاؤں کی یہ ادائے خاص بھی کاتب تقدیر ہی کا کرشمہ ہے۔ جب تقدیر لکھنے والے نے ہی اپنے قلم سے یہ لکھ دیا ہے کہ ان مسلم نیتاؤں کو اپنی قوم کے ساتھ بھلائی اور ہمدردی کرنے کی توفیق نصیب نہیں ہوگی اور منصب پاتے ہی اپنی قوم کو فراموش کر دیں گے تو اس میں نیتاؤں کی کیا غلطی ہے۔ یہ تو جو کچھ بھی کر رہے ہیں تقدیر کا لکھا کر رہے ہیں، قسم لے لو انہوں نے اپنے نلمہ قسمت میں ایک حرف کا بھی اضافہ نہیں کیا ہے۔ رہی مسائل کو طاق میں رکھنے کی بات تو یہ بھی مسلم نیتاؤں کی شرافت کو ثابت کرتی ہے دوسری قوموں کے لیڈر تو اپنی قوم کے مسائل کو ٹھوکروں میں رکھتے ہیں کم سے کم مسلم نیتا اپنی قوم کے مسائل کو طاق میں تو رکھ رہے ہیں اگر یہ بھی ان مسائل کو اپنے پیروں سے روندتے تو بھی قوم ان کا کیا بازگشتی تھی کیونکہ یہ قوم حسن اتفاق سے چھٹ بھی ہے اور جہالت خالصہ سے وابستہ بھی۔

مراسلہ نگار فرماتے ہیں۔

”حالانکہ اس کے لئے سیاسی پارٹیاں بھی ذمہ دار ہیں۔ جوان کو بڑھاوا دینے میں کبھی کروڑوں خرچ کر کے ریلیاں

اچھی اچھی باتیں کر لے تو یہ بھی قابل شکر ہے۔ ورنہ ہم نے تو ایسے بھی نیتا دیکھے ہیں جو مار مار کر ووٹ وصول کرتے ہیں یا صرف شراب کی ایک بوتل پلا کر۔

مراسلہ نگار فرماتے ہیں۔

”ایسے لوگ اس جگہ کو پانے کے لئے بھی پارٹیوں کے دروازے پر جا کر کھڑے ہو جاتے ہیں جہاں سے بھی مل جائے راجہ سبھا لے لیتے ہیں“

یہ تو انتہائی سمجھ داری کی بات ہے کہ جس جگہ سے بھی انہیں راجہ سبھا کا آفر ہو اسی چوکھٹ پر انہیں سر جھکا دینا چاہئے۔ جو لیڈر اس لئے پیدا ہوئے ہیں کہ انہیں راجہ سبھا کی سیٹ عطا ہو انہیں کسی بھی طرح راجہ سبھا حاصل کر لینی چاہئے۔ اگر یہ لوگ راجہ سبھا کی سیٹ حاصل نہیں کر سکیں گے تو اپنے اللہ میاں کو کیا منہ دکھائیں گے ان کی زندگی کا تو مقصد ہی راجہ سبھا کی رکنیت ہے اور یہ رکنیت انہیں جہاں بھی اور جس طرح بھی ملے انہیں لے لینی چاہئے۔ اور یہ بات مسلمانوں کی شریعت میں کہیں بھی نہیں لکھی ہے کہ راجہ سبھا کی سیٹ کے لئے کسی ایک پارٹی کی کرم فرمائی کے انتظار میں اپنی زندگی برباد کرو۔ اگر کانگریس یہ سیٹ عطا نہیں کرتی تو دوسری پارٹیوں کی چوکھٹ پر ہمیں دستک دینی چاہئے۔ میں تو یہ تک کہتا ہوں کہ راجہ سبھا کی سیٹ تو اگر کوئی فرقہ پرست پارٹی دے تو بھی لے لینی چاہئے۔ کیونکہ جب تک ہمارے نیتا پارلیمنٹ میں گھسنے کی گھسی پیٹھ نہیں کریں گے وہ قوم کے مسائل کس طرح حل کریں گے۔ مراسلہ نگار نے ان لیڈروں کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے جو بے چارے غم مسائل قوم کی خاطر اپنی شرم کو اتار کر کسی گندے نالے میں پھینک دیتے ہیں اور اپنے ضمیر کا گلا قوم کی خاطر اپنے ہاتھوں سے گھونٹ کر اس کو گورغریباں میں دفن دیتے ہیں اور پھر اپنی آنکھیں موند کر یہ لوگ کسی بھی پارٹی کے رحم و کرم کا شکار ہو کر راجہ سبھا کے ممبر بن جاتے ہیں۔ اس کے بعد ہمارا لیڈروں اس طرح چپ بیٹھا رہتا ہے جس طرح سسرال میں نئی نویلی دلہن۔ لیکن پارلیمنٹ سے واپس آنے کے بعد یہ اپنی قوم کو بتاتا ہے کہ اس نے پارلیمنٹ میں سب فرقہ پرستوں کے چھکے چھڑا دیئے وہ دھواں دار تقریر کی کہ کئی فرقہ پرستوں کا ہارٹ فیل ہو گیا۔ اس طرح کی باتیں سن کر سیدھی سادی قوم بہت خوش ہوتی ہے اور اپنے نیتا کو اپنا خیر خواہ سمجھ کر اس کی بلائیں اپنے سر لے لیتی ہے۔ اور ہمارے نیتا کا حال یہ ہوتا ہے کہ ہلدی لگے نہ پھٹکری رنگ آئے چوکھا۔ لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر ہمارے نیتا حضرات پارلیمنٹ میں نہیں



نکال کر کبھی سیمار میں خرچ کر اگر مسلم طاقت کا مظاہرہ کراتی ہیں۔ اور جب بھیڑ اکٹھی ہو جاتی ہے تو مسلمان یہ سمجھتا ہے کہ اس کے مسائل کے لئے یہ سب ہنگامہ ہو رہا ہے حالانکہ اس بھیڑ کا غلط استعمال کر کے مسلم لیڈروں نے اپنے مسائل ضرور حل کر لئے۔“

چلے ہم نے مان لیا کہ دوسری پارٹیاں ان مسلم نیتاؤں کی جیب میں پیسے ڈال کر ان سے ریلیاں نکھواتی ہیں اور ان سے سیمار منعقد کراتی ہیں۔ تاکہ مسلمانوں کے جم غفیر کو دیکھ کر ان کی مخالف پارٹیوں کے دانت کھٹے ہو جائیں اور وہ پارٹیاں اس غلط فہمی کا شکار ہو جائیں کہ سارے کے سارے مسلمان اسی پارٹی کی طرف ہیں جن کے سرکردہ لیڈر مسلم پلیٹ فارم پر تشریف فرما ہیں۔ تو اس میں مسلم نیتاؤں کا کیا قصور ہے۔ ارے بھی دوسروں کی رقم لٹا کر اگر یہ نیتا کوئی بڑا جلسہ کر لیں اور اس میں لاکھوں مسلمانوں کو جمع کر کے یہ ثابت کر دیں کہ ہم ہی اس قوم کے واحد ٹھیکیدار ہیں اور ہم جب بھی چاہیں گے انہیں اسی طرح ایک بین بجا کر جمع کر لیں گے عین دانشمندی کی بات ہے۔ ہم نے مان لیا کہ قوم کسی نیتا یا مولوی کے کہنے سے کسی کنڈیڈیٹ کو اپنا ووٹ نہیں دیتی لیکن یہ قوم جلسوں اور ریلیوں میں شرکت کر کے اپنے نیتا کا بھرم تو رکھ لیتی ہے اور کیا مسلم قوم کی بخشش محض اسی لئے ہو جاتی ہے کہ اس نے اپنی زندگی میں کچھ بھی کیا ہو کم سے کم اپنے لیڈر سے غداری تو نہیں کی۔ اور اگر دیکھا جائے تو اس میں لیڈر سے زیادہ قوم قصور وار ہے۔ جب تک یہ قوم ہی اپنی آنکھیں نہیں کھولے گی اس کے نیتاؤں کی دونوں آنکھیں بند رہیں گی اور دامن پھیلا رہے گا، لیڈر لوگ قوم کے چغد پن ہی کا توفاندہ اٹھاتے ہیں۔ نہ قوم چغد ہو نہ لیڈر کی پانچوں تر رہیں۔

مراسلہ نگار نے تو حد ہی کر دی، فرماتے ہیں۔

یہ اسلام کے نام پر بڑی بڑی ہدایات دیتے نظر آتے ہیں، اپنے کردار پر نظر نہیں ڈالتے نہ خود پر اسلامی قاعدے قانون لاگو کرتے ہیں۔“

بھلا بتاؤ، اگر یہ لوگ مسلمانوں کو بڑی ہدایات نہیں دیں گے تو کیا بڑی ہدایات دینے والے آسمان سے اتریں گے۔ چھوٹی ہدایات دینے والے تو آج کل گلی گلی میں گھوم رہے ہیں اور ہدایات دینے کی پوری مستی لے رہے ہیں لیکن بڑی ہدایات دینا تو ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے۔ اس کے لئے تو خیر خاص کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمارے نیتاؤں میں

ہدایات دینے کی خداداد صلاحیت موجود ہے۔ اسی صلاحیت کی وجہ سے یہ اپنی قوم کو بڑی بڑی ہدایتیں دینے پر مجبور ہیں اور دیکھا جائے تو یہ بھی قسمت کا کمال ہے۔ جب قسمت ہی میں یہ لکھا ہے کہ ہمارے نیتا انٹیجوں پر دندانیں ہو روم کو آسانی ہدایات پڑھ کر سنائیں تو ان کی یہ عزت اور یہ اڑان دیکھ کر ہمارے پیٹ میں درد کیوں ہوتا ہے۔ حسن قسمت تو دیکھئے کہ کسی قوم کے کام نہیں آتے کبھی اپنی جیب خاص سے کسی غریب کی مدد نہیں کرتے، کبھی قوم کے کھوئے وقار کی فکر نہیں کرتے اس کے باوجود قوم ان کے اشاروں پر نجاتی ہے اور انکی تقریروں کو بغیر کسی ہاضمولا کے ہضم کرتی ہے۔ رہی عمل کرنے کی بات تو اگر نیتا لوگ بھی اسلامی ہدایات پر عمل کرنے لگیں گے تو قیامت آجائے گی۔ کیونکہ اللہ میاں نے نیتاؤں کو خاص مٹی سے بنایا ہے ان کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ صرف ہدایات جاری کر سکتے ہیں۔ یہ پیچارے چاہیں بھی تو کسی ہدایت پر خود عمل نہیں کر سکتے کیونکہ فطری طور پر ان میں عمل کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ یہ اصولاً غیر مکلف ہوتے ہیں۔ یہ دوزخ جنت جہاں بھی جائیں گے بے حساب جائیں گے۔ فرشتے ان کا حساب و کتاب کرنے میں اپنا وقت ضائع نہیں کریں گے۔ اس لئے ان پر تنقید کرنے کے بجائے ان پر رحم کھانا چاہئے اور ان کی قسمت پر رشک کرنا چاہئے کہ عمل سے محروم ہو کر بھی یہ سدا سرخ رو ہی دکھائی دیتے ہیں اور جب ان کا دل چاہتا ہے اپنی قوم کو الو بنانے میں پوری طرح کامیاب ہو جاتے ہیں۔

مراسلہ نگار لکھتے ہیں۔

کانگریس کو چاہئے کہ وہ سنجیدگی سے اس بات پر نظر ثانی کرے کہ کہیں بی جے پی کا احمد بخاری کو کانگریس میں بھیجنے کا ایجنڈہ تو نہیں کیونکہ وہ دباؤ بنا کر کہہ رہے ہیں کہ پی ایم نے چھ مہینے میں اگر ہماری مانگیں نہیں مانیں تو ہم مسلم پارٹی بنائیں گے، اس بات کا کیا مطلب؟

مطلب تو بالکل ظاہر ہے احمد بخاری صاحب دامت برکاتہم پی ایم کے سامنے مسلم قوم کے لامحدود مسائل رکھ دیں گے اتنے کہ جنہیں دیکھ کر اور سن کر پی ایم صاحب کی شئی کم ہو جائے گی اور ان مسائل کا پورا کرنا کم سے کم اس ہندوستان میں ممکن نہ ہو، مثلاً احمد بخاری صاحب فرمائیں گے کہ اردو زبان کو سرکاری زبان بناؤ۔ پی ایم صاحب سو نیاجی سے اردو میں خط و کتابت کریں۔ پارلیمنٹ میں ہر ماہ ایک مشاعرہ منعقد کراؤ اور اس مشاعرہ کو سرکاری اہمیت دی جائے جو ممبر پارلیمنٹ اس مشاعرے میں

کانگریس ہر مسلمان لیڈر کا بھاد تو ل رکھتی ہے۔ اس لئے اسے ان مسلم نیتاؤں سے کوئی خطرہ نہیں ہے اسے اندازہ ہے کہ کس نیتا کو کتنے پیسوں میں خریداجا سکتا ہے۔ کانگریس کو یہ بھی اندازہ ہے کہ اس ملک میں جب ”مسلم پرسنل لاء بورڈ“ ایک نہیں چل سکا تو مسلم پارٹی کیسے چل سکتی ہے۔ جس قوم میں ستر فرقتے بنے ہوئے ہوں اس میں مسلم پارٹی کیسے بن سکتی ہے۔ ہمارے نیتا اپنے گئے چچا کو برداشت نہیں کر سکتے یہ دوسرے خیالات کے لوگوں کو کیسے برداشت کر لیں گے اور جب ایک دوسرے کو برداشت نہیں کریں گے تو ایک جھنڈے کے نیچے کیسے جمع ہو سکیں گے؟ مسلم پارٹی بنانے والی بات بھی صرف ایک سیاسی دھمکی ہے۔ انہوں نے ایک بار آدم سینا بنائی تھی۔ اس آدم سینا نے مسلمانوں کو رسوائی کے سوا کیا دیا تھا۔ کانگریس جانتی ہے کہ احمد بخاری کتنے پانی میں ہیں اور وہ پانی کتنا صاف ستھرا ہے؟

مراسلہ نگار فرماتے ہیں۔

”لگ رہا ہے کہ دہلی کے شاہی امام جامع مسجد کی امامت سے برطرف ہو کر مسلم پارٹی بنا کر سیاست کا امتحان دیں گے اور وہ کہہ رہے ہیں کہ سیاست بھی ہم کریں گے اور امامت بھی ہم کریں گے۔“

پیارے میاں صاحب! آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہمارے امام صاحب صرف سیاست کر رہے ہیں، امامت تو ان کی مجبوری ہے۔ دل سے وہ سیاست کر رہے ہیں اور سیاست بھی ایسی جس کا مقصد صرف ہندوؤں کو متحد کرنا ہے اور انہیں چاق و چوبند رکھنا ہے۔ مسجد کے اسٹج پر کھڑے ہو کر جب وہ دھوئیں دار تقریر کرتے ہیں تو ہندوستان بھر کا ہندو خود کو کمزور سمجھ کر متحد ہو جاتا ہے اور مسلمان ان کی تقریر سن کر آپس میں لڑنے لگتے ہیں اس طرح احمد بخاری کے ایک ہاتھ میں لڈو ہیں اور ایک ہاتھ میں بالوشاہی۔

ہمارے امام صاحب سیاست کا امتحان دے کر بھی ہمیشہ کامیاب رہے ہیں۔ جب وہ مسلمانوں میں فیل ہو جاتے ہیں تو فرقہ پرستوں میں وہ پاس سمجھے جاتے ہیں۔ ان کے امتحان کی کاپی ایسی ہے کہ اس پر نمبر ملنے ہی ملتے ہیں۔ انہیں مسلمان نمبر نہیں دیتے تو فرقہ پرستوں کی طرف سے انہیں اچھے نمبر مل جاتے ہیں۔ اس لئے احمد بخاری پر طعنے کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ ان کی انگلیاں تریتر ہیں اور ان کا سر کڑھالی میں ہے۔ اگر وہ کوئی امتحان نہ بھی دیں وہ جب بھی کامیاب ہیں۔ وہ شاہی امام ہیں اور

شرکت کر کے شاعروں کے شعروں پر داد نہ دے تو اس کی پارلیمنٹ کی رکنیت منسوخ کر دی جائے۔ اس طرح سرکاری طور پر اردو کو فروغ دیں۔ احمد بخاری صاحب نے دوسرا مسئلہ یہ بھی رکھا ہوگا۔ مسلمانوں کو سرکاری ملازمتیں دی جائیں اگر ملازمتیں نہیں ہیں تو ہندوؤں کو ریٹائرڈ کر کے ان کی جگہ مسلمانوں کو پہنچائیں اور ہر گاؤں میں ایک مسلم یونیورسٹی قائم ہو جس کے ذریعہ دینی تعلیم کو عام کیا جائے اور ان یونیورسٹی کو سرکاری سرپرستی حاصل ہو۔ اس طرح کے مسائل سامنے رکھ کر انہوں نے پی ایم کاناک میں دم کر دیا ہوگا۔ پھر اس کے بعد دبے الفاظ میں یہ فرمایا ہوگا کہ اگر یہ ممکن نہیں ہے تو پھر آپ مجھے راجیہ سبھا کی سیٹ دیں یا پھر مجھے سیکورٹی فراہم کریں تاکہ جب میں نماز پڑھنے آؤں تو پولیس والے میرے آگے پیچھے رہیں اور میں یہ ثابت کر سکوں کہ میں اپنی قوم کی خاطر خطرے میں ہوں۔ ظاہر ہے کہ یہ بات پی ایم صاحب مان لیں گے اور انہیں دو چار خاکی وردی والے عطا کر دیں گے اس طرح احمد بخاری کی بھی موج آجائے گی اور قوم بھی مطمئن ہو جائے گی کہ احمد بخاری صاحب نے تو ہماری خاطر ہنگامہ کر ہی دیا تھا لیکن وہ بے چارے خود ہی خطرے میں آ گئے۔ اور اب ان کی حفاظت فرشتے نہیں پولیس والے کر رہے ہیں۔ اب رہی یہ بات کہ احمد بخاری صاحب کو بی جے پی ہی کانگریس میں دھکیل رہی ہے تو سراسر الزام ہے۔ بی جے پی کو احمد بخاری جیسا لیڈر پوری مسلم قوم میں نہیں ملے گا۔ البتہ احمد بخاری صاحب بی جے پی کے ان آنسوؤں کو خشک کرنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں جو ان کی وجہ سے شکست کھا کر بی جے پی کی آنکھوں سے چھلک اٹھے تھے۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے احمد بخاری نے جس پارٹی کا بھی ساتھ دیا ہے وہ پارٹی چاروں خانے چٹ ہو گئی ہے۔ چنانچہ اگر احمد بخاری صاحب بی جے پی کے نازخوئے نہ اٹھاتے اور مسلمانوں سے اس کی پشت پناہی کی اپیل نہ کرتے تو وہ اتنی ذلت آمیز شکست سے دو چار نہ ہوتی۔ یہ بات احمد بخاری صاحب بھی جانتے ہیں کہ ان کی ہمدردیوں نے بی جے پی کا بیڑہ غرق کر دیا ہے اس لئے اس کی تلافی کی وہ فکر میں لگے ہوئے ہیں اور کیوں فکر میں نہ لگیں گے سب سے پہلے آزاد ہندوستان میں بی جے پی نے ہی احمد بخاری کا مقام پہچانا اور انہیں شہادت سے محفوظ رکھنے کے لئے سیکورٹی عطا کی۔ مسلم قوم نے احمد بخاری کو کیا دیا۔ پھر بھی وہ بے چارے اس مسلم قوم کا تذکرہ کسی بھی غرض سے سہی ہر جگہ کرتے ہی نظر آتے ہیں۔ اب رہی کانگریس کو نصیحت کرنے کی بات تو کانگریس احمد بخاری کی حقیقت کو سمجھتی ہے اور ان کی قیمت کا اسے اندازہ ہے۔

شاہی امام کے سیاسی گناہ خواہ کبیرہ ہوں یا صغیرہ سب ارباب جمہوریت معاف کر دینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اور یہی شاہی امام ہونے کا کمال ہے۔ وہ کتنی بھیاں تک غلطی کر لے وہ پھر بھی امام ہی رہے گا اور جب امام رہے گا تو ہر جمعہ کو کچھ نہ کچھ بولے گا۔ جو بے چارے نماز پڑھنے آتے ہیں وہ کچھ نہ کچھ سننے پر مجبور ہوں گے۔ بھلا بتائیے ایسے اماموں کا کوئی کیا باز رکھتا ہے؟

مراسلہ نگار لکھتے ہیں۔

امام صاحب بابری مسجد نہیں بنا سکتے، گجرات سے مودی کو نہیں ہٹا سکتے، مسلمانوں کے قاتلوں کو سزا نہیں دلو سکتے، ایڈوائی اینڈ کمپنی کو بابری مسجد کے قاتلوں کو سزا نہیں دلو سکتے پھر آپ مسلمانوں کے رہنما کیسے بن سکتے ہیں؟

پیارے میاں صاحب! آپ شاید بسم اللہ کی گنبد میں مقیم ہیں تب ہی تو ایسی باتیں کر رہے ہیں جن سے خالصتاً دقتانوسیت کی بو آ رہی ہے۔ ارے بھی مسلم لیڈر بننے کے لئے اتنی ساری ذمہ داریاں ادا کرنے کی کہاں ضرورت پڑتی ہے، لیڈر بننے کے لئے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ برسر عام ایک لچھے دار تقریر کر دی جائے اور کھادی کا لباس پہن لیا جائے، کچھ نعرے لگادیئے جائیں۔ اس سے زیادہ جوش پیدا ہو جائے یا قوم میں جوش پیدا کرنا ہو تو کالی جھنڈی لگادی جائیں اور مردہ باد کی ایک دو سیج پڑھ لی جائیں۔ بس اتنا ہی مسلمان لیڈر بننے کے لئے کافی ہے اور اگر خود کو قوم کا ٹھیکیدار ثابت کرنا ہو تو ایک ریلی نکال لی جائے یا رام لیلیا گراؤنڈ میں ایک مجمع اکٹھا کر لیا جائے اس سے زیادہ ثابت کرنے کی نہ ضرورت پڑتی ہے نہ ہی قوم مطالبہ کرتی ہے، مسلمانوں کے قاتلوں کو سزا دلوانا، بابری مسجد کے قاتلوں کو سولی پر لٹکانا جیسی باتیں جہالت کے قبیل سے ہیں۔ آج رواداری کا دور ہے جب تک ہمارا لیڈر فرقہ پرستوں سے بوس و کنار نہیں کرے گا اس کے اپنے مسائل حل نہیں ہوں گے اور اس کے مسائل حل ہونے ہی میں قوم کا بچاؤ ہے کیونکہ ابھی تو وہ اپنا ضمیر بیچ رہا ہے جس پر قوم کا کوئی ادھیکار نہیں۔ لیکن اگر اپنا ضمیر بیچ کر اس کا الو سیدھا نہیں ہوگا تو وہ قوم کی آبرو نیلام کر دے گا۔ کیونکہ اسے دھن بھی چاہئے اور راجیہ سبھا بھی۔

پیارے میاں کو شاید یہ معلوم نہیں کہ دہلی کی جامع مسجد کے ارد گرد سے جب غریب مسلمانوں کی دکانوں کو جاڑا گیا۔ احمد بخاری تو اس وقت بھی کچھ نہ کر سکے کیونکہ وہ تقریر کرنے اور بیان دینے کے سوا اور کربھی کیا سکتے ہیں؟

آپ بات کر رہے ہیں ایڈوائی کو سزا دلوانے کی اور شاید آپ کو

معلوم نہیں جب امام صاحب کی بیٹی کی شادی ہوئی تھی تو محفل نکاح میں سب سے زیادہ بوسے احمد بخاری ایڈوائی جی کے لے رہے تھے اس لئے نہیں کہ وہ گورے چٹے تھے بلکہ محض اس لئے کہ ان کے سیاسی کارنامے امام بخاری کے نزدیک بھی معتبر تھے اور ان ہی کارناموں سے مسلم لیڈروں کو کچھ بولنے اور نمایاں ہونے کا موقعہ ہاتھ لگتا تھا۔ چنانچہ دیکھنے والوں کی آنکھیں گواہ ہیں کہ بھاچا کے جتنے بھی لیڈر احمد بخاری کی تقریب شادی میں آئے تھے سب کو حسب مناسبت ملتی تھی۔ اور ایسا لگتا تھا کہ شادی کا سارا پروگرام ہی فرقہ پرستوں کو عزت بخشنے کے لئے کیا گیا ہے۔ لیکن پیارے میاں جی ہمارا خیال یہ ہے کہ احمد بخاری نے جو کچھ کہا ٹھیک ہی کہا۔ اس ملک کے مسلم لیڈر جب تک فرقہ پرستوں کے سامنے اپنا سر نہیں جھکائیں گے تب تک ان کی دال نہیں گلے گی اور قوم کا بھٹکا بھی اسی وقت بھن سکتا ہے جب ان کے لیڈر کی دال گل جائے۔ اس لئے امام بخاری نے فرقہ پرستوں کے روبرو رکوع کیا یا سجدہ کیا وہ سب جائز ہے اور ایک امام کسی بھی موقعہ پر اگر رکوع سجدہ نہیں کرے گا تو کیا کرے گا۔ وہ اسی زبان کو جانتا ہے اور اسی زبان کے ذریعہ اپنے مافی الضمیر کو ظاہر کرتا ہے۔ لیکن ایک بات سمجھ میں نہیں آتی کہ آپ صرف احمد بخاری ہی کے پیچھے کیوں پڑ گئے۔ مسلمان لیڈروں میں سب کا یہی حال ہے۔ یہ قوم کے لئے نہیں صرف اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے سیاست کر رہے ہیں۔ ان سب کا کام صرف اتنا ہی سا ہے کہ کوئی بیان جاری کر دیں۔ یا کوئی ریلی نکال لیں یا رام لیلیا گراؤنڈ میں کسی بھی جذباتی نعرے کے ذریعہ دو چار لاکھ مسلمان جمع کر کے انہیں ۲۵ لاکھ ثابت کر دیں اور اس کے صلے میں ازراہ حیرت ہی سہی راجیہ سبھا کی سیٹ لے لیں۔ اور قوم پر عملاً لعنت بھیج دیں۔ سب مسلم لیڈر یہی کر رہے ہیں۔ بہر حال آپ صرف احمد بخاری کا ہی نامہ اعمال کیوں ٹول رہے ہیں ان سے آپ کی کیا دشمنی ہے؟

مراسلہ نگار اپنے مراسلے کے ختم پر فرماتے ہیں۔

امام بخاری صاحب۔ مسلمان اب کسی کے بہکاوے میں آنے والا نہیں وہ ہندوستان میں اپنے سیکولر ہندو بھائیوں کے ساتھ رہے گا ووٹ دینے کی سیاست میں بھی اور اور مرنے جینے میں بھی، اب مندر مسجد کا جادو ختم ہو گیا، ہندو اور مسلمان اس ملک کی ترقی چاہتے ہیں اب ان کو بائٹنا ناممکن سا ہو گیا ہے۔“

پیارے میاں آپ اللہ میاں کی گائے محسوس ہوتے ہیں۔ آپ کو



کو دیکھتا ہے۔ مسلمان خوش ہوتے ہیں کیونکہ انہیں گیم کی خبر ہی نہیں ہے۔ مسلم لیڈر کی اچھل کود سے ہندوؤں کے کیمپ میں ہلچل مچ جاتی ہے اور وہ پہلے سے زیادہ مضبوط اور متحد ہو جاتے ہیں اور یہ اچھل کود کرنے والے مسلمان غیتا اپنا مہنتا یعنی اپنی مزدوری فرقہ پرست پارٹیوں سے لے کر خوش ہو جاتے ہیں کہ ہم نے اپنی قوم کو بھی اپنی زہریلی تقریروں سے خوش کر دیا اور ہم نے اپنے چیخنے چلانے کے پیسے بھی وصول کر لئے گویا کہ آم کے آم گھلیوں کے دام۔

پیارے میاں صاحب! آپ کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ہمارے ملک میں ہندو مسلم کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ یہ دونوں قومیں آپس میں لازم و ملزوم ہیں اور ان دونوں کے مفادات مشترک ہیں لیکن اس کے باوجود ان کے درمیان نفرت کی ایک فضا ہمیشہ بنی رہے گی کیونکہ یہ ہماری سیاست کی مجبوری ہے۔ اور اسی مجبوری کی وجہ سے احمد بخاری اور تو گڑیا جیسے لوگوں کی چاندی بن رہی ہے۔ اگر ہندو مسلمان ایک ہونے کی قسم بھی کھالیں گے تب بھی فرقہ وارانہ فسادات ہوتے رہیں گے کیونکہ یہ فسادات ہوتے نہیں کرائے جاتے ہیں اور اگر آپ برانہ مانیں تو میں ایک بات عرض کروں کہ ہندو اور مسلمان وقتاً فوقتاً دونوں بے وقوف بنتے ہیں۔ لیکن مسلمان پہلے بے وقوف بن جاتا ہے اور بہت آسانی سے بن جاتا ہے۔ یہ آج بھی اپنے لیڈروں کے بارے میں اور کم سے کم ان لیڈروں کے بارے میں جو مذہب کا چولا پہن کر میدان سیاست میں دندنارہے ہیں زبردست خوش فہمی کا شکار ہے اور یہ خوش فہمی جہالت اور حماقت کے اتصال سے جنم لیتی ہے۔ اس لئے یہ سوچنا کہ اب مسلمان کسی چکر میں آنے والا نہیں صرف ایک خواب ہے اور یہ خواب بار بار حقائق سے ٹکرا کر چکنا چور ہوتا رہے گا۔

(یار زندہ محبت باقی)

### اذان بت کدہ

خدا خدا کر کے ابوالخیال فرضی کے طنزیہ مضامین کا مجموعہ کتابی صورت میں منظر عام پر آ رہا ہے۔ ابوالخیال فرضی نے اس کتاب پر جو مقدمہ لکھا ہے وہ سچ پڑتی ہے لیکن اس کو دنیا بھر کے جھوٹے پڑھ کر بھی ہنسنے پر مجبور ہوں گے۔ ابوالخیال کی خوش فہمی کا بھرم قائم رکھنے کے لئے اس کتاب کو خرید کر پڑھئے، کسی سے مانگ کر نہیں۔

قیمت نوے روپے (علاوہ محصول ڈاک)

ناشر: مکتبہ روحانی دنیا، دیوبند، یوپی

شاید معلوم نہیں کہ ہمارے ملک کی سیاست ملک کی آزادی کے پہلے دن سے نفرت کی بنیاد پر چل رہی ہے۔ ہمارے ملک میں تعریف کی نہیں الزامات کی اصل حیثیت ہے جو اچھے انداز میں دوسروں پر الزامات لگالیتا ہے وہ ہی کامیاب ہو جاتا ہے۔ اس ملک سے انگریزوں نے جاتے جاتے اس ملک کے رہنے والوں کو اپنی غلامی کا سبق پڑھایا تھا تاکہ انگریزوں کے چلے جانے کے بعد بھی ہندوستان کا ہر ایک باشندہ انگریزوں کا غلام رہے۔ چنانچہ یہی ہوا ملک تو آزاد ہو گیا لیکن ملک کی تہذیب ملک کی معیشت ملک کے باشندے اور ملک کا قانون سب کچھ انگریزوں کا آج بھی غلام ہے۔ آج بھی ہندوستان کے باشندوں کی اکثریت انگریزوں کے پہناوے پر جان دیتی ہے۔ انگریزی زبان کو اہمیت دیتی ہے۔ ہماری تہذیب و ثقافت پر مغربیت کی چھاپ ہے۔ ہمارے طور طریقے انگریزوں سے ماخوذ ہیں۔ انگریزوں نے جو فارمولہ دیا تھا کہ ہندو اور مسلمانوں کو لڑاؤ اور حکومت کرو۔ آج بھی تروتازہ ہے، اردو زبان، مسئلہ کشمیر، مسئلہ پنجاب، اقلیت و اکثریت کے نعرے، بابری مسجد رام مندر جیسے مسائل دراصل منافرت پھیلانے کیلئے ہیں اور اسی منافرت کی بنا پر ہماری سیاست چلتی ہے۔ رام مندر کے معاملے میں ہندو لیڈر مخلص نہیں ہے اور بابری مسجد کے معاملے میں مسلمان لیڈر بھی مخلص نہیں ہیں۔ لیڈر ہندو ہو یا مسلمان سب ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں اور سب کو صرف اپنی فکر ہے۔ جو لوگ قوم کی فکر کرتے ہیں وہ لیڈر بن ہی نہیں پاتے اور اگر بن جاتے ہیں تو انہیں راجیہ سبھا جیسی سیٹیں عطا نہیں ہوتیں۔ سیاست ایک ایسا میدان ہے جو یہاں کامیاب ہے وہی دراصل ناکام ہے اور جو یہاں ناکام ہے وہی دراصل کامیاب ہے۔ ہمیں غم صرف احمد بخاری کا نہیں ہے، ہمیں تو غم یہ ہے کہ ہماری قوم کا کوئی رہنما ایماندار نہیں ہے اور کسی کو بھی اس قوم کی فکر نہیں ہے۔ سب دعوے محض اس لئے کرتے ہیں تاکہ قوم کا الو بنا سکیں اور یہ قوم آزادی سے لے کر برابر الو بنتی رہی ہے اور آئندہ بھی الو بنتی رہے گی۔ آپ کی یہ خوش فہمی کہ اب ہندو مسلمان آپس میں تقسیم ہونے والے نہیں اور مسلمانوں کی آنکھیں کھل گئی ہیں۔ محض ایک خوش فہمی ہے۔ آپ دیکھ لینا کہ کچھ دنوں کی دھمکیوں کے بعد کوئی مسلم پلیٹ فارم ضرور وجود میں آ جائے گا اور اس کے بعد فرقہ پرستی کو پھر عروج نصیب ہوگا۔ بالکل اسی طرح جس طرح آدم سینا کے وجود میں آنے سے شیو سینا مضبوط ہو گئی تھی اور یہ بات بھی آپ یاد رکھیں کہ جب بھی کوئی مسلم لیڈر فرقہ پرستوں کی دھجیاں اپنی تقریر میں اڑاتا ہے تو وہ مسلمانوں کی خاطر نہیں بلکہ وہ کسی فرقہ پرست پارٹی کے اشاروں پر اچھل

# پاکیزگی اور صحت

پاکیزگی کا اثر جسم کی پاکیزگی پر بھی پڑتا ہے۔ دوسری پاکیزگی جسم کی پاکیزگی ہے۔ جسم کی پاکیزگی کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے جسم کا ظاہری ناپاکیوں سے پاک صاف رکھے، گندہ اور میلانہ ہونے ہونے دے، مثلاً غسل ہی کو لیجیے صحت مندی، تازگی اور صفائی کئے یہ نقاضے ہیں کہ انسان روزانہ غسل کرے اور اگر پانی کی قلت یا اور کوئی دوسری وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو ہفتے میں ایک روز جمعہ کی نماز کے لیے اس کا اہتمام ضرور کرے۔ پھر اسلام نے ہمیں یہ بھی درس دیا ہے کہ ہم دانتوں کو صاف رکھنے کے لیے پابندی سے مسواک کریں، کیونکہ پیٹ کی بیماریاں دانتوں کے میل کچیل سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”اگر مجھے امت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں مسواک کرنا ہر مومن پر فرض قرار دیتا۔“

**”جسم اور روح کی پاکیزگی اور صفائی کے ساتھ اسلام اس ماحول کی پاکیزگی اور صفائی ستھرائی کا بھی مطالبہ کرتا ہے جس میں انسان دھتا ہے، مثلاً جس گھر میں وہ رہتا ہے اسے صاف ستھرا رکھے اور ہر ایسی چیز سے پرہیز کرے کہ جسے دیکھ کر دوسروں کو کراہیت آتی ہو یا تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو۔“**

﴿اگر﴾ ہم تعلیمات اسلام پر ایک غائر اور گہری نگاہ ڈالیں اور اسلامی عبادات پر غور کریں تو ہمیں ایک بین اور ایک بہت واضح چیز جو نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ اسلام پاکیزگی، طہارت اور صفائی کو بڑی اہمیت دیتا ہے اور اس کی بڑی ہی تاکید کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کی ایک خصوصیت، جس میں وہ بالکل یکتا اور منفرد ہیں، یہ ہے کہ جس ملک میں وہ پہنچے، جس خطہ ارض پر انھوں نے اپنا پرچم کشور لہرایا، جس سرزمین کو اپنے قدم سے سعادت بخشی وہاں سب سے پہلا کام یہ کیا کہ اسے گل و گلزار بنادیا۔ اپنی رعایا کی فلاح و آسائش اور صحت و توانائی کے لیے انھوں نے تمام وسائل صرف کر دیے اور اسے ایک نئی زندگی سے آشنا کر دیا۔ بے شک مسلمانوں نے علم بھی پھیلایا، تہذیب و تمدن کو بھی رواج دیا، اصلاح معاشرہ کے فرائض بھی حسن و خوبی کے ساتھ انجام دیے۔ قرآن مجید فرقانِ حمید پاکیزگی اور صفائی کا درس دیتا ہے۔ درحقیقت یہ قانونِ خدا ہے کہ مومن صاف ستھرا اور پاکیزہ ہے۔

اس بات کو قرآن کریم نے یہ کہہ کر بالکل واضح کر دیا ہے کہ: ”پاک صاف رہو۔“ (المائدہ)

”اللہ پاک صاف لوگوں کو پسند کرتا ہے۔“ (التوبہ: 108) اولین احکام جو رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئے ان میں سے ایک حکم یہ تھا۔

”اے نبی ﷺ اپنے کپڑے پاک رکھو اور گندگی سے بچو، صفائی اور پاکیزگی کا پیغام حضور ﷺ نے پوری امت، بلکہ پوری انسانیت تک پہنچا دیا ارشاد فرمایا۔

”پاکیزگی نصف ایمان ہے۔“ (مسلم)

اسلام میں پاکیزگی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک روح کی پاکیزگی۔ روح کی پاکیزگی کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو تمام برائیوں سے پاک صاف رکھے۔ روح کی ناپاکیاں اور نجاستیں وہ بداخلاقیات اور برائیاں ہیں جن کے اختیار کرنے سے انسان کی روح گندی اور میلی ہوتی ہے۔ روح کی پاکیزگی کا طریقہ یہ ہے انسان ہر برائی اور گناہ سے منہ موڑ کر اپنے آپ کو اچھی عادتوں اور اچھے اخلاق سے سنوارے۔ جس قدر بھی انسان گناہوں اور برائیوں سے بچے گا اسی قدر اس کی روح پاک صاف اور ستھری ہوتی چلی جائے گی اور روح کی

انسان کا لباس بھی جسم کی پاکیزگی اور صفائی ستھرائی کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اسلام اگرچہ لباس میں شان و شکوت، اسراف بے جا اور تکلف کو پسند نہیں کرتا لیکن لباس میں صفائی ستھرائی اور پاکیزگی کا مطالبہ ضرور کرتا ہے۔ ظاہری شکل و صورت کو بھی قرینے سے رکھنے کی اسلام تاکید کرتا ہے، کیونکہ یہ بات بھی پاکیزگی اور صفائی کے ضمن میں آتی ہے۔ اسلام اس کو پسند نہیں کرتا کہ کوئی آدمی اپنی شکل و حیثیت کی سی بنائے ہوئے میلہ کچیل بدن رکھے بے نکلے بال بڑھائے ہوئے پھرے چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”خدا تعالیٰ میلہ کچیل بدن

# طلسماتی موم بتی

## ہاشمی روحانی مرکز کی عظیم الشان روحانی پیشکش

آج کل گھر گھر میں جنات نے اپنا ڈیرہ جما رکھا ہے، اور اللہ کے کروڑوں بندے ان کی موجودگی سے پریشان ہیں، جنات کے علاوہ کرنی کر توت سے بھی گھروں میں نحوست بکھری ہوئی ہے، ان اثرات کو باسانی دفع کرنے کے لئے

## ہاشمی روحانی مرکز

نے ایک موم بتی تیار کی ہے، جو اس دور کی ایک لاجواب روحانی پیش کش ہے، جو لوگ جنات کی موجودگی سے پریشان ہیں وہ اس موم بتی کے طلسماتی اثرات سے فائدہ اٹھائیں۔

قیمت فی موم بتی - 20 روپے

ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے

فوراً رابطہ قائم کریں

اعلان کنندہ: ہاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی دیوبند یو پی 247554

اور بکھرے بال پسند نہیں فرماتا۔“ (ترمذی)

ناخنوں کے ذریعے سے بھی بہت سی غلاظت کھانے کے ساتھ پیٹ کے اندر جا کر معدے کی بیماریاں پیدا کرتی ہیں اور ویسے بھی وحشیوں کی طرح ناخن بڑھائے ہوئے آدمی اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ رسول اکرم ﷺ نے جن دس چیزوں کو بغیر کی سنت قرار دیا ہے ان میں سے ایک ناخنوں کا تراشنا بھی ہے۔ جسم اور روح کی پاکیزگی اور صفائی کے ساتھ اسلام اس ماحول کی پاکیزگی اور صفائی ستھرائی کا بھی مطالبہ کرتا ہے جس میں انسان رہتا ہے مثلاً جس گھر میں وہ رہتا ہے اسے صاف ستھرا رکھے اور ہر ایسی چیز سے پرہیز کرے کہ جسے دیکھ کر دوسروں کو گراہیت آتی ہو یا تکلیف پہنچے کا اندیشہ ہو، مثلاً بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ گھر کا کوڑا کرکٹ صاف کر کے اپنے دروازے کے سامنے سڑک پر یا گلی میں ڈال دیتے ہیں۔ اسی طرح راستوں میں تھوکنے، بار بار تانک میں انگلیاں ڈال کر میل نکالنا، سائے دار درختوں کے نیچے گزر گاہوں میں پیشاب کرنا، یہ سب چیزیں صاف ستھرے ماحول کو متاثر کرتی ہیں۔ اسلام ان سب باتوں کو طہارت اور تہذیب کے خلاف قرار دیتا ہے۔

کون ہے جسے اپنی زندگی عزیز نہ ہو، جو صحت و تندرستی کا جویانہ ہو، طویل عمر کا متمنی نہ ہو، جس کے نہاں خانہ، قلب میں یہ آرزو نہ ہو کہ جب تک زندہ رہے کسی پر بار نہ بنے۔ ہاتھ پاؤں کام آتے رہیں، دماغ آنکھ اور زبان سلامت رہے، یہ سب کی آرزو ہے، ہر فرد اور ہر شخص کی تمنا ہے لیکن کام صرف آرزوؤں سے نہیں بنا کرتے۔ اس کو بروئے کھل لانے کے لیے یقین محکم اور عمل بہیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ برف کو انگارہ سمجھ لیا جائے اور انگارہ برف کی صورت اختیار کر لے۔ غرض کوئی کام بھی ہو، وہ اسی وقت انجام پا سکتا ہے کہ جب صحیح طور سے اس کے اسباب اور وسائل بہم پہنچ جائیں۔

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ”خیر امت“ کے خطاب سے نوازا ہے اور انھیں معروف کا حکم دینے اور منکر سے روکنے کا فریضہ سونپا گیا ہے۔ کیا یہ فریضہ کوئی ایسی قوم یا جماعت انجام دے سکتی ہے جو نحیف و ضعیف ہو، جس کی صحت خراب ہو، جو زمانے کے مصائب برداشت کرنے کی ہمت نہ رکھتی ہو؟ اس سوال کا جواب نفی میں ہی دیا جاسکتا ہے پھر اگر ہم واقعی ”خیر امت“ بننا چاہتے ہیں اور وہ فرائض ادا کرنا چاہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر عائد ہوتے ہیں تو ہمیں مضبوط توانا اور طاقت در بننا چاہیے۔ طاقت و توانائی حاصل کرنے کے لیے ضروری اور بہت ضروری ہے کہ ہماری صحت قابل رشک ہو۔



# انسان اور شیطان کی کشمکش

دشت سینا میں ایک روز جبرائیل علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی لے کر آئے کہ وہ کوہستان سینا پر جا کر تیس دن کے روزے رکھیں اور اعتکاف میں بیٹھیں۔ اس کے بعد خداوند انہیں بنی اسرائیل کی بھلائی اور رہنمائی کے لئے احکامات عشرہ عطا فرمائیں گے۔

جبرائیل امین علیہ السلام ایک بہترین گھوڑے پر سوار تھے جس وقت یہ پیغام انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو پہنچایا، اس وقت بنی اسرائیل کے بہت سے لوگوں کے علاوہ سامری بھی وہاں موجود تھا۔ چونکہ جبرائیل علیہ السلام بچپن میں سامری کی پرورش کرتے رہے لہذا سامری پہچان گیا کہ وہ جبرائیل علیہ السلام ہیں۔ اسی وقت وہاں عزازیل نمودار ہوا اور تیزی سے سامری کے پاس آیا اور اسے مخاطب کیا۔

”اے سامری، میرے دوست! یہ شخص جو بہترین گھوڑے پر سوار ہے، جانتا ہے، کون ہے؟“

سامری مسکرا دیا۔ ”اے محترم عزازیل! گھوڑے پر سوار اس شخص کو مجھ سے بڑھ کر بھلا کون جان سکتا ہے، یہ جبرائیل علیہ السلام ہے، جو بچپن میں میری پرورش کرتا رہا ہے۔“

اس پر عزازیل نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔ ”اے سامری کیا میں تجھے جبرائیل علیہ السلام سے وابستہ راز کی ایک بات نہ بتاؤں جس کے باعث تو بنی اسرائیل میں ایک بہت بڑا فتنہ کھڑا کر کے اپنے لئے بہت سے فوائد حاصل کر سکتا ہے۔“

اس پر سامری نے از حد دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پوچھا۔ ”اے محترم عزازیل! وہ راز کی بات کونسی ہے؟“

عزازیل اپنی بات جاری رکھتے ہوئے بولا۔ ”جبرائیل علیہ السلام جس عہدہ اور بہترین گھوڑے پر سوار ہے، یہ گھوڑا حیات کافرشتہ ہے۔ شاید تو میری اس بات کو تسلیم نہ کرے لیکن اعتبار کرنے کے لئے میں تجھے ٹھوس

دوسری طرف شعیب علیہ السلام ایک عرصہ تک اپنی قوم کو سیدھے راستے اور نیکی کی طرف بلاتے رہے اور انہیں شرک اور خرید و فروخت میں ایک دوسرے کو دھوکا دینے سے منع کرتے رہے۔ جب اہل مدین نے آپ کی تبلیغ پر کوئی دھیان نہ دیا تو وہی ہوا جو قانون الہی کا ابدی اور سرمدی فیصلہ ہے یعنی حجت و برہان کی روشنی آنے کے بعد بھی جب انہوں نے باطل پر اصرار کیا، حقیقت اور صداقت کا مذاق اڑایا اور اللہ واحد کے دین کی تبلیغ میں رکاوٹیں ڈالیں تو پھر اللہ کا عذاب اس مجرم قوم پر نازل ہوا تاکہ آنے والی قومیں ان سے عبرت حاصل کریں۔

نافرمانی اور سرکشی کی پاداش میں قوم شعیب علیہ السلام کو دو طرح کے عذاب نے آن گھیرا۔ ایک انتہائی بھیاںک اور ہولناک زلزلے کا عذاب اور دوسرا ان پر آگ کی بارش کا عذاب۔ جب وہ اپنے گھروں میں آرام کر رہے تھے تو یک بیک ایک ہولناک زلزلہ آیا۔ ابھی اس کی ہولناکی ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ اوپر سے آگ برسنے لگی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ صبح دیکھنے والوں نے دیکھا کہ اہل مدین کے سرکش اور مغرور اوندھے منہ مردہ پڑے ہوئے تھے۔

اس عذاب کے نزول سے قبل ہی شعیب علیہ السلام، حضرموت کی طرف چلے گئے تھے اور وہیں ان کی موت واقع ہوئی۔ حضرموت میں ایک قبر ہے جو زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ وہاں کے باشندوں کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ شعیب علیہ السلام کی قبر ہے۔ حضرموت کے مشہور شہر شیون کے مغربی جانب ایک مقام ہے، اس کو شام کہتے ہیں۔ اس جگہ سے اگر کوئی مسافر وادی ابن علی کی راہ ہوتا ہوا شمال کی جانب آگے بڑھے تو اس وادی کو عبور کرنے کے بعد وہ جگہ آتی ہے، جہاں یہ قبر موجود ہے۔ یہاں مطلق کوئی آبادی نہیں ہے۔ جو شخص بھی اُدھر کا رخ کرتا ہے، وہ صرف شعیب علیہ السلام کی قبر کی زیارت ہی کے لئے جاتا ہے۔

\*\*\*\*\*

اس جواب دیہی پر موسیٰ علیہ السلام کو خوف لاحق ہوا تاہم انہوں نے اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے اس کی وجہ بیان کی۔ تب انہیں حکم خداوندی ہوا کہ دس دن کے روزے اور رکھو اس کے بعد وہ احکامات عشرہ تمہیں عطا کئے جائیں گے ساتھ ہی خداوند کریم کی طرف سے ان پر یہ بھی واضح کیا گیا کہ یاد رکھو خداوند کو روزے دار کے منہ کی بو بھی مشک و عنبر کی خوشبو سے زیادہ محبوب ہے۔ یوں موسیٰ علیہ السلام کا وہ اعتکاف تیس دن کی بجائے چالیس دن میں تبدیل کر دیا گیا۔

اعتکاف کی مدت بڑھنے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عزازیل پھر سامری کے پاس پہنچا اور اسے مخاطب کرتے ہوئے بولا۔ ”اے سامری! فرشتہ حیات کے پاؤں تلے سے تو نے جو مٹی اٹھائی تھی اسے اب تو بنی اسرائیل کو گمراہ کرنے کے لئے کام میں لاسکتا ہے۔“

اس پر سامری نے بڑے اشتیاق اور جستجو سے پوچھا۔ ”اے معزز عزازیل! اس مٹی کو میں کیسے بنی اسرائیل کو بھٹکانے میں استعمال کر سکوں گا؟“

عزازیل نے ناصحانہ انداز میں کہا۔ ”دیکھ موسیٰ علیہ السلام تیس دن کا وعدہ کر کے گئے تھے لیکن تیس دن گزر جانے کے بعد بھی وہ واپس نہیں آئے اس سے بنی اسرائیل میں ایک اضطراب اور بے چینی سی پھیل گئی ہے۔ سو اے سامری! تو اس اضطراب اور بے چینی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بنی اسرائیل میں موسیٰ علیہ السلام سے بھی بڑا مقام حاصل کر سکتا ہے۔ وہ اس طرح کہ بنی اسرائیل کے لوگ مصر سے جو سونا اپنے ساتھ لے کر آئے ہیں اس سے تو ایک نچھڑا بنا اور وہ مٹی جو تو نے فرشتہ حیات کے پاؤں تلے سے اٹھائی ہے اس نچھڑے کے اندر ڈال دے۔ اس مٹی کی برکت سے وہ نچھڑا آوازیں نکالنے لگے گا۔ ایسا کرنے کے بعد تو بنی اسرائیل سے کہنا کہ موسیٰ علیہ السلام تو بھول ہی گئے تھے تمہارا اصل معبود اللہ نہیں بلکہ یہ نچھڑا ہے۔ چونکہ بنی اسرائیل اپنی آنکھوں سے اس سنہرے نچھڑے کو دیکھیں گے اور اپنے کانوں سے اس کی آوازیں سنیں گے تو اس کو اپنا معبود تسلیم کر لیں گے اور یوں تو نہ صرف بنی اسرائیل کو بھٹکانے میں کامیاب ہو جائے گا بلکہ بنی اسرائیل میں تو ایک اعلیٰ اور برتر مقام بھی حاصل کر لے گا۔“

سامری نے فوراً خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ”محترم عزازیل! میں ایسا ضرور کروں گا۔“

پھر ایک روز سامری نے بنی اسرائیل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

ثبوت فراہم کرتا ہوں وہ یہ کہ دشت سینا میں جدھر جدھر سے یہ گھوڑا گزرے گا اور جہاں جہاں اس کے پاؤں پڑیں گے وہاں زمین میں سے سبزہ اُگ آئے گا اور یہی اس گھوڑے کے فرشتہ حیات ہونے کا ثبوت ہے پس اے سامری! زمین پر جہاں جہاں اس گھوڑے کا پاؤں پڑے تو وہاں سے مٹی اٹھالے، پھر بنی اسرائیل کے لئے ایک گوسالہ تراش اور جب تو یہ مٹی گوسالے میں ڈالے گا تو اس گوسالے میں زندگی کے آثار پیدا ہو جائیں گے اور وہ کسی زندہ گوسالے کی طرح ذکر کرنے لگے گا۔“

سامری پر یہ انکشاف کرنے کے بعد عزازیل وہاں سے چلا گیا۔ سامری ایک طرف ہو کر بڑے غور اور انتہاک سے جبرائیل علیہ السلام کی طرف دیکھے جارہا تھا۔ پھر جب جبرائیل امین علیہ السلام اللہ کے احکامات موسیٰ علیہ السلام کو پہنچانے کے بعد وہاں سے جانے لگے تو سامری نے دیکھا کہ واقعی جہاں جہاں ان کے گھوڑے کے پاؤں پڑتے تھے وہاں زمین سبزہ اُگنے لگتی تھی۔ سو سامری لپک کر آگے بڑھا اور جس جگہ پاؤں پڑے وہاں سے مٹی بھر مٹی اٹھا کر ایک کپڑے میں باندھ کر محفوظ کر لی۔



خداوند کی طرف سے یہ احکامات آنے کے بعد موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے فرمایا۔ ”میں کوہستان سینا پر ایک ماہ کے روزے رکھوں گا اور اعتکاف میں بیٹھوں گا۔ ایک ماہ کے بعد خداوند کی طرف سے مجھے تمہاری بہتری کے لئے دس احکامات عطا کئے جائیں گے جنہیں لے کر ایک ماہ کے بعد میں تمہارے پاس واپس آؤں گا۔ میرے بعد میرے بھائی ہارون علیہ السلام تمہارے درمیان موجود رہیں گے اور میری غیر موجودگی میں تمہارے احوال کے نگران رہیں گے۔“ اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو بھی ہدایات جاری کیں اور پھر وہ احکام خداوندی کے مطابق جبل سینا کی طرف چلے گئے۔

جب موسیٰ علیہ السلام کا ایک ماہ کا اعتکاف اور روزے ختم ہو گئے تو انہوں نے خداوند سے ہم کلام ہونے کی تیاری شروع کی۔ چونکہ گزشتہ ایک ماہ آپ مسلسل روزے ہی میں بسر کرتے چلے آ رہے تھے اس لئے آپ اپنے منہ میں بوی محسوس کرتے تھے لہذا انہوں نے پسند نہ کیا کہ اس حالت میں اپنے رب سے ہم کلام ہوں۔ سو انہوں نے جبل سینا پر اُگی ہوئی ایک خوشبودار گھاس کو چبایا اور اسے کھا بھی لیا تا کہ منہ کی بو ختم ہو جائے۔ جب موسیٰ علیہ السلام ایسا کر چکے تو وحی کے ذریعہ انہیں روک دیا گیا کہ اے موسیٰ تم نے خداوند کے حکم کے خلاف ہم کلامی سے پہلے روزہ کیوں افطار کیا؟

”اے بنی اسرائیل! میں دیکھ رہا ہوں کہ موسیٰ علیہ السلام کے جبل سینا سے وقت مقررہ پر نہ آنے سے تم لوگوں کے درمیان ایک انقلاب کا اندیشہ ہے پس تم مجھے اپنے وہ زیورات لا دو جو تم نے مصریوں سے مستعار لئے تھے اور پھر وہ واپس نہیں کئے تھے، تو میں تمہارے فائدے کا ایک بہترین کام کروں گا۔“

بنی اسرائیل سامری کے کہنے میں آگئے اور وہ تمام زیورات جو مصر سے اپنے ساتھ لائے تھے سامری کے حوالے کر دیئے۔ اس سونے سے سامری نے ایک گوسالہ تیار کیا اور پھر اس میں وہ خاک ڈال دی جو اس نے فریضہ حیات کے قدموں تلے سے اٹھائی تھی۔

یوں اس ترکیب سے اس گوسالہ میں آثار حیات پیدا ہو گئے اور وہ ایک جاندار بچھڑے کی طرح بھائیں بھائیں کی آوازیں نکالنے لگا۔ اسے بولنا دیکھ کر بنی اسرائیل بڑے متاثر ہوئے۔

سامری نے بھی ان کی کیفیت سے بڑا فائدہ اٹھایا اور انہیں مخاطب کر کے کہا۔ اے بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام سے غلطی اور بھول ہو گئی ہے کہ وہ خدا کی تلاش میں جبل سینا کی طرف چلے گئے ہیں بلکہ میں تو دعوے سے کہتا ہوں کہ تمہارا معبود تو اس سنہری گوسالہ کی صورت میں تمہارے سامنے موجود ہے لہذا تم اسی کی پرستش اور عبادت کرو۔“

بنی اسرائیل چونکہ مصر میں غلامی کے دور سے بھی سنہری گائے کی پرستش میں دلچسپی رکھتے تھے جس کی بنا پر ان میں مشرکانہ رسومات اور عقائد نے جگہ لے لی تھی۔ گوسالہ پرستی مصر کا قدیم عقیدہ تھا اور اسے ان کے مذہب میں بڑی اہمیت دی جاتی تھی۔ مصر کے ایک بڑے دیوتا موآس کا منہ بھی گائے کی شکل کا تھا۔ وہ یہ عقیدہ بھی رکھتے تھے کہ زمین گائے کے سر پر قائم ہے۔ سو وہ گائے کو پوجنے کے سلسلے میں بھی رغبت رکھتے تھے۔ چنانچہ جب سامری نے انہیں سنہری بچھڑے کی عبادت کرنے کو کہا تو وہ پرانے تاثرات کی بنا پر گوسالہ پرستی کی طرف مائل ہو گئے اور انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کی تبلیغ اور خداوند کریم کو پس پشت ڈال کر سنہری گوسالہ کو اپنا معبود تسلیم کر لیا تھا۔

موسیٰ علیہ السلام کے بعد چونکہ بنی اسرائیل کو راہ راست پر رکھنے کی ذمہ داری ہارون پر تھی۔ لہذا جب انہوں نے دیکھا کہ سامری نے ایک ایسا سنہری گوسالہ تیار کیا ہے جس سے اصل بچھڑے کی سی آوازیں سنائی دیتی ہیں تو انہوں نے بنی اسرائیل کو سمجھایا کہ یہ بچھڑا جس کی تم خدا کو چھوڑ کر پوجا پاٹ کرنے لگے ہو۔ سامری کے فریب اور دھوکے سے زیادہ اہمیت نہیں

رکھتا۔ انہوں نے بنی اسرائیل پر زور دیا کہ وہ بچھڑے کی طرف مائل نہ ہوں اور خدائے واحد کی عبادت پر قائم رہیں لیکن بنی اسرائیل نے ہارون کی اس نصیحت پر کوئی کان نہ دھرا۔ بلکہ بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں نے ہارون سے صاف صاف کہہ دیا کہ اگر تم نے ہمیں گوسالہ پرستی سے روکا تو ہم تمہیں قتل کر دیں گے۔ ہارون نے جب دیکھا کہ خود ان کے روکنے کی وجہ سے بنی اسرائیل دو گرد ہوں میں بٹ گئے ہیں اور اندیشہ ہے کہ بنی اسرائیل کے اندر خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔ اس بنا پر وہ خاموش رہے اور بڑی بے چینی سے موسیٰ علیہ السلام کی واپسی کا انتظار کرنے لگے۔

موسیٰ علیہ السلام کا چالیس روزہ اعتکاف جب پورا ہو چکا تو وہ جبل سینا کی چوٹی پر پہنچے وہاں خداوند کریم ان سے ہمکلام ہوئے۔ انہیں وہاں تختیوں پر لکھے ہوئے وہ احکامات عشرہ عطا کئے گئے۔ جنہیں بنی اسرائیل میں نافذ کیا جاتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی موسیٰ علیہ السلام کو یہ بھی بتایا گیا کہ جب کوئی قوم ہدایت پر پہنچے اور اس کی صداقت پر دلائل اور حجت آ جانے کے باوجود بھی سمجھ سے کام نہیں لیتی اور گمراہی اور باپ دادا کی بری رسومات پر قائم رہتی ہے تو پھر ہم بھی ایسی قوم کو اس کی گمراہی میں چھوڑ دیتے ہیں اور ہمارے پیغام میں اس کے لئے کوئی حق باقی نہیں رہتا۔ اس لئے کہ اس نے قبول حق کے معاملہ میں بغاوت اور سرکشی اختیار کر لی ہوتی ہے۔ جو لوگ ناحق اللہ کی زمین میں سرکشی کرتے ہیں۔ ہم اپنی نشانیوں سے ان کی نگاہیں پھر ادریں گے۔ ایسے لوگ دنیا بھر کی نشانیاں دیکھ لیں۔ تب بھی وہ ایمان نہ لائیں گے اگر وہ دیکھیں کہ ہدایت کی سیدھی راہ سامنے ہے تو کبھی اس پر نہ چلیں اور اگر دیکھیں کہ گمراہی کی ٹیڑھی راہ سامنے ہے تو فوراً اس پر چل پڑیں۔ ان کی ایسی حالت اس لئے ہوتی ہے کہ ہماری نشانیاں جھٹلاتے ہیں اور ان کی طرف سے غافل رہتے ہیں اور جن لوگوں نے بھی ہماری نشانیاں جھٹلائیں اور آخرت کے پیش آنے سے بے فکر رہے تو ان کے سارے کام غارت گئے۔ آخرت میں جو کچھ انہیں ملے گا وہ ان کو تو توں کی سزا میں ملے گا جو وہ دنیا کے اندر کرتے رہے ہیں۔

موسیٰ علیہ السلام کو احکامات عشرہ عطا کرنے کے بعد خداوند نے ان سے پوچھا۔ ”اے موسیٰ علیہ السلام تو نے ہماری طرف آنے میں جلدی کیوں کی اور اپنی قوم کو پیچھے کیوں چھوڑ آئے؟“

اس پر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ ”اے خداوند! میں نے ایسا اس لئے کیا کہ تیرے پاس جلد حاضر ہو کر قوم کیلئے ہدایت حاصل کروں۔“ خداوند نے فرمایا۔ ”اے موسیٰ علیہ السلام جس قوم کی ہدایت کے



لے تم اس قدر مضطرب اور بے چین ہو وہ گمراہی میں مبتلا ہو چکی ہے تیری غیر موجودگی میں بنی اسرائیل نے اپنے لئے ایک سنہری گوسالہ تیار کر لیا ہے اور اب وہ میری بندگی اور عبادت کی بجائے اس گوسالہ کی پرستش کرتے ہیں۔“

خداوند کا یہ انکشاف سن کر موسیٰ علیہ السلام کو سخت صدمہ اور غم ہوا اور غصہ و ندامت میں وہ کوہستان سینا سے اتر کر اس طرف بھاگے جہاں بنی اسرائیل کی خیمہ گاہ تھی۔ غصہ میں بھرے ہوئے جب موسیٰ بنی اسرائیل کے پاس آئے اور انہوں نے دیکھا کہ قوم واقعی ہی گوسالہ پرستی میں مبتلا ہو چکی ہے تو بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے فرمایا۔

”اے میری قوم مجھ سے ایسی کوئی تاخیر ہو گئی ہے جو تم نے یہ آفت برپا کی؟“

موسیٰ علیہ السلام چونکہ انتہائی غصے اور غیظ و غضب کی حالت میں تھے اس لئے جو الواح انہیں خداوند کی طرف سے ملی تھیں وہ بھی ان کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر گئی تھیں۔ موسیٰ علیہ السلام کی جواب طلبی پر بنی اسرائیل کے لوگوں نے اپنی حیثیت واضح کرتے ہوئے کہا۔

”اے موسیٰ علیہ السلام گوسالہ پرستی کو اپنانے میں ہمارا کوئی قصور نہیں۔ مصریوں کے زیورات کا جو بوجھ ہم ساتھ لئے پھر رہے تھے۔ وہ سامری نے ہم سے مانگ کر ہمیں یہ کہا کہ موسیٰ علیہ السلام بھول گیا ہے جو جبل سینا پر اپنے رب کی تلاش میں گیا ہے اور اس نے یہ بھی کہا کہ میں تمہارے لئے مصریوں جیسا ہی ایک معبود تیار کرتا ہوں۔ سو اس نے اس سونے سے ہمارے لئے ایک گوسالہ تیار کر دیا جو جاندار پھڑے کی طرح بھائیں بھائیں کی آوازیں نکالتا ہے۔ اس کی تکمیل کے بعد سامری نے ہم سے کہا کہ یہی تمہارا معبود ہے۔ اس کام میں ہمارا کوئی قصور نہیں۔“

موسیٰ علیہ السلام بہت گرام مزاج کے انسان تھے۔ انہوں نے اپنے بھائی کی گردن پکڑ لی اور جواب طلبی کے لئے اپنا ہاتھ ان کی داڑھی کی جانب بڑھایا۔

ہارون علیہ السلام نے فوراً اپنی صفائی پیش کی۔ ”میرے بھائی اس گوسالہ پرستی میں میری مطلق کوئی خطا نہیں۔ میں نے انہیں ہر چند سمجھایا! مگر انہوں نے کسی بھی طرح میری بات نہ مانی اور کہنے لگے کہ جب تک موسیٰ علیہ السلام نہ آئے، ہم تیری بات قطعاً سننے والے نہیں۔ انہوں نے مجھے قتل کرنے کا بھی ارادہ کر لیا تھا جب میں نے یہ حالت دیکھی تو خیال کیا کہ اب اگر ان سے لڑائی کی جائے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم مجھ پر ہی الزام لگاؤ

کہ میرے پیچھے قوم میں میرے بھائی نے تفرقہ ڈال دیا۔ اس لئے میں خاموشی کے ساتھ تیرا منتظر رہا۔ تو میرے سر کے بال نہ نوج اور میری داڑھی پر ہاتھ پھیلا کر میرے معاملے میں دوسروں کو ہنسنے کا موقع فراہم نہ کر۔“

ہارون علیہ السلام کے معقول دلائل سن کر موسیٰ علیہ السلام کا غصہ جاتا رہا۔ وہ سامری کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے مخاطب کر کے فرمایا۔

”تو نے یہ کیا ڈھونگ رچایا ہے۔“

اس پر سامری نے کہا۔ ”میں نے تیری ایسی بات دیکھی جو ان اسرائیلیوں میں سے کسی نے بھی نہیں دیکھی تھی۔ میں نے تو یہ دیکھا کہ جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے تھے تو وہ فرشتہ حیات پر سوار تھے۔ وہ گھوڑے کی صورت میں تھا اور جس سمت کی طرف گزرتا تھا وہاں ہریالی ہوتی چلی جاتی تھی۔ میں نے آگے بڑھ کر اس کے قدموں کی خاک سے مٹھی بھری اور اس خاک کو اس گوسالہ میں ڈال دیا۔ پس اس میں بھی زندگی کے آثار پیدا ہو گئے۔ اس کے بھائیں بھائیں کرنے پر لوگ خود ہی بھاگے بھاگے اس کی طرف اُمدے اور اسے اپنا معبود جان کر اس کی پرستش شروع کر دی تھی۔“

اس موقع پر سامری کے لئے موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی جس کے جواب میں سامری کو مخاطب کرتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”بنی اسرائیل کے اندر سنہری گوسالہ کی صورت میں تو نے شرک کی ابتدا کی ہے۔ اس لئے تیرے لئے دنیا میں یہ سزا تجویز کی گئی ہے کہ تو پاگلوں کی طرح مارا مارا پھرے گا اور جب کوئی انسان تیرے قریب آئے گا تو دور بھاگتے ہوئے یہ کہنے لگے گا کہ دیکھنا مجھ کو ہاتھ مت لگانا۔ یہ تو تیرا دنیاوی عذاب ہے اور قیامت کے روز تیرے جیسے نافرمانوں اور گمراہوں کے لئے جو عذاب میرے رب کی طرف سے مقرر ہے وہ ہر صورت میں پورا ہونے والا ہے۔“ چنانچہ سامری کی یہ کیفیت ہو گئی کہ وہ صحراؤں میں پاگلوں اور دیوانوں کی طرح پھرنے لگا جو شخص اسے سامنے دیکھتا وہ اس سے دور بھاگتا اور یہ شور کرتا کہ مجھے ہاتھ مت لگانا۔ اس نے جو پکھڑا بنایا تھا اسے موسیٰ علیہ السلام نے آگ میں ڈال کر خاک کر دیا پھر اس خاک کو دریا میں پھینک کر نابود کر دیا گیا۔ ان معاملات سے فارغ ہونے کے بعد موسیٰ علیہ السلام اپنے رب کی طرف متوجہ ہوئے اور التجا کی۔

”اے خداوند بنی اسرائیل کے وہ لوگ جو اس شرک اور بے دینی

میں مبتلا ہوئے ہیں ان کی تیرے یہاں کیا سزا ہے؟“

خداوند نے موسیٰ علیہ السلام کو بتایا۔ ”جن لوگوں نے شرک کیا ہے

لیں گے اور جیسا آپ چاہیں گے ویسا ہی ان پر عمل کریں گے۔

آخر کار ان ستر سرداروں کو لے کر موسیٰ علیہ السلام جبل سینا کی طرف روانہ ہوئے اور انہیں ایک طرف کھڑا کرنے کے بعد آگے بڑھ کر خداوند کے حضور ہمسکامی کے لئے التجا کی۔

ان ستر سرداروں نے دیکھا کہ جبل سینا پر سفید رنگ کے بادل کی طرح نور نمودار ہوا جس نے موسیٰ علیہ السلام کو گھیر لیا جب یہ بادل نما نور موسیٰ علیہ السلام پر پوری طرح چھا گیا تو موسیٰ علیہ السلام نے خداوند سے گزارش کی۔ ”اے میرے اللہ تو بنی اسرائیل کے حالات کا دانا اور بینا ہے ان کی ضد پر ان کے ستر منتخب سرداروں کو اپنے ساتھ لایا ہوں۔ میرے اللہ کیا ہی اچھا ہو کہ وہ بھی اس حجاب نور سے میری اور آپ کی ہمسکامی کو سنیں تاکہ قوم کے پاس جا کر اس کی تصدیق کرنے کے قابل ہو جائیں۔“

موسیٰ علیہ السلام کی یہ دعا قبول ہوئی اور موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بنی اسرائیل کے سرداروں کو بھی حجاب نور میں لے لیا گیا۔ انہوں نے خود اپنے کانوں سے موسیٰ علیہ السلام اور اپنے خداوند کی ہمسکامی کو سنا لیکن جب وہ پردہ نور ہٹ گیا اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ان سرداروں کو دیکھا تو بنی اسرائیل کے سردار آپس میں مشورہ کرتے ہوئے اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر قائم رہے اور اصرار کرتے رہے کہ جب تک ہم اپنے رب کو بے حجاب نہ دیکھ لیں اس وقت تک ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

بنی اسرائیل کے ان سرداروں کی اس احمقانہ ضد اور ہٹ دھرمی پر ان کے خلاف قہر خداوندی حرکت میں آیا۔ جبل سینا پر ہیبت ناک چمک، کڑک اور زلزلے نے انہیں آلیا اور ستر سردار جل کر خاک ہو گئے تھے۔

موسیٰ علیہ السلام نے جب ان کی یہ حالت دیکھی تو آپ سجدے میں گرے اور گڑ گڑاتے ہوئے نہایت عاجزی کے ساتھ اپنے رب کے حضور دعا مانگی۔ ”اے خداوند! اگر یہ بے وقوف بے وقوفی کر بیٹھے ہیں تو کیا آپ ہم سب کو ہلاک کر دیں گے۔ اے خداوند اپنی رحمت سے تو انہیں معاف فرماتا کہ یہ واپس جا کر میرے حق میں گواہی دینے والے بنیں اور بنی اسرائیل میں، میں تیرے احکامات کے فروغ کے لئے کام کر سکوں۔“

موسیٰ علیہ السلام کی یہ عاجزی قبول ہوئی اور اللہ نے جل کر ختم ہونے والے ان ستر سرداروں کو دوبارہ حیات تازہ بخشی۔

جب یہ سردار موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بنی اسرائیل میں واپس آئے تو انہوں نے قوم سے اپنے ختم ہو جانے اور پھر حکم الہی سے دوبارہ زندہ کئے جانے کے سارے واقعات سنا ڈالے اور انہیں یقین دلایا کہ موسیٰ

انہیں اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑیں گے۔“

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہا۔ ”تمہاری توبہ کی صرف ایک ہی صورت مقرر کی گئی ہے کہ شرک میں مبتلا مجرم اپنے آپ کو اس طرح ختم کر لیں کہ جو شخص رشتہ میں جس سے زیادہ قریب ہے اپنے عزیز کو اپنے ہاتھ سے قتل کرے یعنی باپ بیٹے کو بیٹا باپ کو اور بھائی بھائی کو۔“

آخر بنی اسرائیل کو خداوند کے اس حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ اس طرح تین ہزار اسرائیلی جو گوسالہ پرستی میں مبتلا ہوئے تھے اپنے ہی باپ بیٹے اور بھائیوں کے ہاتھوں مارے گئے۔

جب یہ کام ہو چکا تو موسیٰ علیہ السلام نے خداوند کریم کی طرف سے جو الواح ملی تھیں ان کی طرف اشارہ کر کے بنی اسرائیل سے کہا۔ ”اے میری قوم یہ الواح مجھے خداوند کی طرف سے عطا کی گئی ہیں۔ تمہارا فرض ہے کہ ان پر جو احکامات ہیں ان کا تم اتباع کرو۔“

وہ بھی بنی اسرائیل ہی تھے۔ انہوں نے کہا۔ موسیٰ علیہ السلام ہم کیسے یقین کر لیں کہ یہ تختیاں اللہ کی طرف سے دی گئی ہیں صرف تیرے کہنے سے تو ہم نہیں مانیں گے۔ ہم تو جب ایمان لائیں گے جب اللہ کو خود اپنی آنکھوں سے بے حجاب دیکھیں گے اور وہ یہ کہے گا کہ واقعی یہ میری طرف سے ہیں اور تم اس پر ایمان لاؤ۔“

موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو بہت سمجھایا کہ یہ بے وقوفوں سا سوال نہ کھڑا کرو۔ ان آنکھوں سے اللہ کو کس نے دیکھا ہے جو تم خداوند کو دیکھ سکو گے لیکن بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کی کوئی بات نہ مانی اور اپنے اس اصرار پر بدستور قائم رہے۔

موسیٰ علیہ السلام نے جب دیکھا کہ یہ یوں ماننے والے نہیں ہیں تو انہیں مخاطب کر کے فرمایا۔ ”یہ کیسے ممکن ہے کہ تم لاکھوں کی تعداد میں میرے ساتھ جبل سینا پر اس کی تصدیق کے لئے جاؤ! مناسب یہ ہے کہ میں تم میں سے چند سردار جن کو اپنے ساتھ لے جاتا ہوں۔ وہ اگر واپس آ کر تصدیق کر دیں تو پھر تم سب اسے تسلیم کر لینا اور چونکہ تم ابھی گوسالہ پرستی کے ایک بہت بڑے گناہ سے گزر چکے ہو۔ اس لئے اظہارِ ندامت اور آئندہ نیکی کے عہد کے لئے بھی یہ موقع مناسب ہے۔“

بنی اسرائیل اس کے لئے تیار ہو گئے اور انہوں نے اپنے ستر سردار چنے کہ ان سرداروں کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام جبل سینا کی طرف جائیں، اگر یہ ستر سردار آ کر کہہ دیں کہ ہم نے اللہ کو دیکھا ہے اور یہ کہ احکامات جن کا ہمیں اتباع کرنے کو کہا جاتا ہے خداوند کی طرف سے ہیں تو ہم بھی انکو مان

علیہ السلام جو کچھ کہتے ہیں حق ہے۔ موسیٰ علیہ السلام بلاشبہ خداوند کے فرستادہ ہیں۔

سرداروں کی گواہی کا نتیجہ تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ سارے لوگ اللہ کا شکر بجالاتے اور اپنے اوپر اس کے فضل و کرم کے پیش نظر فرمانبرداری اور قبولیت کے ساتھ اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے۔ مگر انہوں نے اپنی ہٹ دھرمی اور ضد باقی رکھی اور اپنے نمائندوں کی تصدیق کے باوجود انہوں نے خداوند کے احکامات کو قبول کرنے میں معاندانہ پس و پیش شروع کر دی۔

جب بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ یہ رویہ اختیار کیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کے حضور یہ گزارش کی۔ ”اے میرے اللہ میں نے تو ہر طرح سے اس ضدی اور ہٹ دھرم قوم کو اطمینان دلانے کی کوشش کی۔ یہ لوگ حقیقت کو اپنے سامنے دیکھ کر گواہی دینے والوں پر بھی اعتبار نہیں کرتے۔ مولا کریم انہیں سیدھی راہ دکھا۔“ خداوند کی طرف سے حکم ہوا۔ ”اے موسیٰ علیہ السلام ان نافرمانوں کے لئے تجھے ایک حجت اور معجزہ عطا کرتا ہوں جس میں جبل سینا پر تو مجھ سے ہم کلام ہوتا رہتا ہے۔ میں اس پہاڑ کو حکم دیتا ہوں کہ وہ اپنی جگہ سے حرکت کرے اور سائبان کی طرح بنی اسرائیل کے سروں پر چھا جائے اور زبان حال سے یہ اعلان کرے کہ موسیٰ علیہ السلام خدا کا سچا پیغمبر ہے اور یہ کہ تورات بلاشبہ اللہ کی سچی کتاب ہے۔

جونہی خداوند کا یہ نگوینی فیصلہ ہوا جبل سینا بنی اسرائیل کے سروں کے اوپر سائبان کی طرح چھا گیا۔ بنی اسرائیل نے جبل سینا سے سنا کہ انہیں پکار کر کہا جا رہا ہے۔

”اے بنی اسرائیل اگر تم میں عقل و شعور باقی ہے اور اگر تم حق و باطل کی تمیز رکھتے ہو تو غور سے سنو کہ میں اپنے خداوندہ نشان من کر تمہیں یقین دلاتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ موسیٰ علیہ السلام نے بارہا مجھ پر کھڑے ہو کر خداوند کے ساتھ ہم کلامی کا شرف حاصل کیا اور تورات کی صورت میں جو تمہارے لئے رشد و ہدایت کا قانون نازل کیا گیا ہے وہ بھی موسیٰ علیہ السلام کو میری ہی پیٹھ پر عطا ہوا ہے۔ غفلت میں پڑنے والو! میری یہ کیفیت اور ہیبت جو تمہارے لئے پریشان اور حیران کن بن رہی ہے یہ اس امر کی شہادت ہے کہ جب انسان کے سینے میں دل کی نرمی سختی میں بدل جاتی ہے تو پھر وہ دل پتھر کا ٹکڑا بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت بن جاتا ہے اور رشد و ہدایت اس میں کسی جانب سے بھی سرایت نہیں کر پاتی۔ اے بنی اسرائیل! میری طرف عبرت کی نگاہ سے دیکھو! میں پتھروں پر مشتمل

ایک کوہستان ہوں لیکن اپنے رب کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کئے کس طرح عبودیت کا مظاہرہ کر رہا ہوں لیکن تم ہو کہ اپنی انانیت اور خودی کے گھمنڈ میں کسی حالت میں بھی ”نہیں“ کو ”ہاں“ میں تبدیل کرنے کے لئے تیار نہیں ہو!“

بنی اسرائیل نے جب جبل سینا کو اپنے اوپر معلق دیکھا اور اس کی آواز کو سنا تو ان پر خوف و وحشت چھا گئی جس نے نتیجے میں بنی اسرائیل تورات کے احکامات کی جانب متوجہ ہوئے اور موسیٰ علیہ السلام سے تورات کے احکامات کی تعمیل کا اقرار کیا! تب خداوند کی طرف سے وحی نازل ہوئی جس میں بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے کہا گیا۔

”اے بنی اسرائیل ہم نے جو کچھ تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے تھام لو اور جو احکامات موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ تم لوگوں کو دیئے گئے ہیں ان کی تعمیل کرو تا کہ تم پر ہیزگار اور متقی بن سکو۔“ یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد بنی اسرائیل تورات کو تسلیم کرنے پر رضامند ہو گئے تھے۔



یوناف اور یوام حمص سے نکل کر اٹھاکہ سے ہوتے ہوئے جبل طاروس سے گزر کر ایک روز ٹرائے شہر کے پاس نمودار ہوئے جو بحیرہ روم کے کنارے ایک بڑا شہر تھا۔ اس کے اطراف میں اس قدر مضبوط اور چوڑی فصیلیں تھیں کہ ان پر گھوڑے تک دوڑائے جاسکتے تھے۔ انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ سمندر کے کنارے ایک کوہستانی سلسلے کے بڑے بڑے پتھروں کے اوپر ایک عظیم عمارت بنی ہوئی تھی۔

یوناف نے یوام کو مخاطب کیا۔

”یہ کوئی قدیم پر اسرار اور عظیم عمارت لگتی ہے! آؤ پہلے اس عمارت کی طرف جاتے ہیں اور اس کے متعلق جاننے کی کوشش کرتے ہیں اس کے بعد شہر کا رخ کریں گے۔“

یوام نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا اور پھر دونوں میاں بیوی اپنے گھوڑوں کو ایڑ لگا کر عمارت کی طرف بڑھنے لگے جب وہ دونوں کوہستانی سلسلے کے مغربی جانب گئے تو انہوں نے دیکھا کہ سمندر کے کنارے سے خوب چوڑی اور خوبصورت سیڑھیاں پہاڑ کے اوپر عمارت کی طرف جاتی تھیں جو کوہستانی سلسلے کو تراش کر بنائی گئی تھیں۔ سیڑھیوں کے پاس جا کر یوناف اور یوام اپنے گھوڑوں سے اتر گئے۔

ابھی وہ کوئی فیصلہ بھی نہ کر پائے تھے کہ سیڑھیوں سے ایک ڈھلتی عمر



ہے جسے ان سیاہ چٹانوں کے پاس زنجیروں میں جکڑا دیا گیا ہے۔ دیوتا سمندر سے ایک عفریت کی صورت نمودار ہوتا ہے اور زنجیروں میں جکڑی ہوئی لڑکی کا کام تمام کر دیتا ہے۔ یوں یہ قربانی انجام کو پہنچتی ہے اور ٹرائے شہر اور اس کے گرد و نواح میں بسنے والے لوگ عذاب و آفات سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔“

پجاری سے یہ حالات سننے کے بعد یوناف اور یوام کے اندر پیشہ جاتے رہے۔ دونوں میاں بیوی پجاری کے ساتھ ہو گئے تھے۔ اس نے پہلے ان دونوں کو عمارت کا سارا احاطہ دکھایا اور پھر انہیں عمارت کے اندر لے گئی۔ حصے میں لے گیا جہاں معبد میں کام کرنے والے پجاریوں اور ان لڑکیوں کی رہائش گاہیں تھیں جو زیوس دیوتا کے معبد کے لئے وقف کر دی جاتی تھیں اور دیوداسیاں کہلاتی تھیں، ان لڑکیوں کے ذمے عمارت اور زیوس دیوتا کے بت کی دیکھ بھال کے علاوہ معبد کے پجاریوں کی خدمت کرنا بھی تھا۔ معبد کے یہ حصے دکھانے کے بعد پجاری یوناف اور یوام کو اس خاص کمرے میں لایا جہاں زیوس دیوتا کا بت رکھا ہوا تھا۔ وہ ایک بہت بڑا مذہبی بت تھا جو بیٹھنے کی حالت میں بنایا گیا تھا۔ یہ اس قدر بڑا تھا کہ بیٹھے ہونے کے باوجود اس کے پاؤں عمارت کے فرش پر تھے اور سرنگی عمارت کی چھت سے ٹکرا رہا تھا۔

یوناف اور یوام دونوں اس بت کو غور سے دیکھنے لگے جس کو بہت سی دیوداسیاں گھیرے ہوئے تھیں۔ ان میں سے کچھ دیوداسیاں تو پوجا پاٹ اور مذہبی رسومات ادا کر رہی تھیں۔ کچھ دوسری دیوداسیاں زیوس دیوتا کے بت کی جھانڈ پھونک کرنے میں مصروف تھیں۔ بت کے بائیں طرف لمبے لمبے بانسوں سے بنی ہوئی ایک سیڑھی رکھی ہوئی تھی جو شاید زیوس دیوتا کے بت کی صفائی کے لئے تھی۔

اس وقت اہلیکائے یوناف کی گردن پر لمس دیا اور شہد گھولتی آواز میں بولی۔

”میں چاہتی ہوں کہ تھوڑی دیر کے لئے تم سے علیحدہ ہو کر اس معبد کے متعلق تفصیلات اور حقیقت حال معلوم کروں۔“

یوناف نے اجازت دیدی اور اہلیکا یوناف کی گردن سے علیحدہ ہو گئی۔

پجاری نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”کیا تم معبد کے بڑے پجاری طوفار سے ملنا پسند کرو گے جو بہت بڑا ساحر اور بے شمار سری اور مافوق الفطرت قوتوں کا مالک ہے۔“

کا آدمی انہیں نیچے اترتا دکھائی دیا۔ قریب آ کر اس نے پوچھا۔ ”تم دونوں مجھے اجنبی لگتے ہو کیا ابھی یہاں آئے ہو؟“

یوناف نے کہا۔ ”میرا نام یوناف ہے اور میرے ساتھ میری بیوی یوام ہے۔ ہم دونوں بحر مردار کے ایک جزیرہ اللسان سے اس طرف آئے ہیں۔ اب ہم ٹرائے شہر سے کسی جہاز میں بیٹھ کر مصر کی طرف روانہ ہو جائیں گے کیونکہ ہمارا آبائی گھر مصر میں ہی ہے۔ اس راستے مصر جانے کا مقصد سیاحت کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔“

عمار ت سے آنے والے شخص نے اسے بتایا۔ ”یہ کوہستانی سلسلہ جس کے پاس تم دونوں اس وقت کھڑے ہو جبل ایدا ہے۔ یہ عمارت زیوس دیوتا کا معبد ہے اگر تم واقعی معبد کو دیکھنا چاہتے ہو تو میرے ساتھ اوپر چلو۔“ پجاری نے آگے بڑھ کر دونوں کے گھوڑوں کو پتھروں کے ساتھ باندھ دیا اور کہا۔ ”آپ دونوں کے گھوڑے یہیں رہیں گے۔“

کوہستان ایدا پر چڑھنے سے قبل یوناف کی نگاہ سیڑھیوں کے دائیں جانب اٹھ گئی۔ وہاں کا منظر دیکھ کر اس کے چہرے پر تشویش اُبھر آئی وہاں سیاہ رنگ کی ہولناک چٹانیں تھیں۔ جن میں لوہے کے حلقے نظر آ رہے تھے ان کے ساتھ اہنی زنجیریں لٹک رہی تھیں۔ ان کا ایک ایک سر اتوان حلقوں کے اندر تھا جب کہ دوسرے سرے نیچے زمین پر پڑے ہوئے تھے۔ سیاہ چٹانوں کے سامنے ریتیلی زمین پر انسانی کھوپڑیاں ڈھانچے اور مختلف انسانی اعضاء ادھر ادھر بکھرے پڑے تھے۔

یوناف نے مڑ کر یوام کی طرف دیکھا اور کسی قدر فکر مند ہو گیا کیونکہ یوام بھی اس کی نگاہوں کے تعاقب میں اُھر ہی دیکھ رہی تھی اس کے چہرے پر بے شمار تفکرات اور ان گنت خدشات رقص کر رہے تھے۔

یوناف نے فوراً پجاری کو مخاطب کر کے پوچھا۔ ”چٹانوں کے نیچے جو انسانی اعضاء بکھرے پڑے ہوئے ہیں ان کا کیا راز ہے؟“

پجاری نے شاید یوناف اور یوام کے چہروں پر پھیلی پریشانی اور تجسس کو بھانپ لیا تھا اس نے ہلکی ہلکی مسکراہٹ میں کہا۔ ”یہ زیوس دیوتا کے اس معبد کی قربان گاہ ہے جہاں ہر سال کوئی انتہائی خوبصورت لڑکی قربان کی جاتی ہے اگر ایسا نہ کیا جائے تو زیوس دیوتا کی طرف سے ٹرائے شہر اور گرد و نواح میں طرح طرح کے عذابات شروع ہو جاتے ہیں۔“

یوناف نے پوچھا۔ ”کیا تم اس کی کچھ تفصیل بتاؤ گے؟“

پجاری نے کہا۔ ”ہر سال ان علاقوں سے ایک حسین لڑکی چنی جاتی

یونانف نے کہا۔ ”میں پجاری سے ضرور ملوں گا لیکن اس سے قبل کیا تم مجھے ٹرائے کے متعلق ضروری اطلاعات فراہم نہ کرو گے۔“

پجاری نے خوش دلی سے کہا۔ ”کیوں نہیں میں ابھی تمہیں ضروری اطلاعات فراہم کرتا ہوں۔“ تھوڑی دیر رک کر وہ اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ ”ٹرائے کے مغرب میں بحیرہ روم اور اس کے مشرق میں سکمند رنام کا دریا ہے۔ یہاں جو لوگ بستے ہیں انہیں ٹروجن کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ آج سے برسوں پہلے دردانوس نام کا ایک رئیس بلبن شہر سے نکل کر گھومتا پھرتا ان علاقوں کی طرف آیا اور یہاں سے جنوب میں ایک چھوٹے سے شہر ماسیا میں آکر آباد ہو گیا۔ یہاں اس رئیس نے اپنی بہادری شجاعت اور شرافت کی بنا پر ماسیا کے بادشاہ طوسر کی بیٹی سے شادی کر لی جو گڈریا بادشاہ کے نام سے مشہور تھا۔ آلوس اسی دردانوس کے پوتے کا ایک بیٹا تھا۔ جس نے دریائے سکمند کے کنارے بلند یوں پر یہ شہر اور زیوس دیوتا کا معبد تعمیر کیا تھا۔ یہ بت بھی اسی اکوس بادشاہ کے وقت میں بنایا گیا تھا۔ ٹروجن قوم زیوس کے علاوہ اور بہت سے چھوٹے چھوٹے دیوتاؤں کی پرستش کرتی ہے لیکن زیوس کو سب پر فوقیت حاصل ہے۔ کیوں کہ ہمارے ہاں زیوس کو دیوتاؤں کا دیوتا اور خداؤں کا خدا تسلیم کیا جاتا ہے۔“

پجاری ذرا رک کا پھر یونانف کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا۔ ”کیا تم یہ پسند کرو گے کہ تمہاری بیوی یہیں زیوس دیوتا کے پاس ان دیوداسیوں کے ساتھ رہے اور تم میرے ساتھ اکیلے بڑے پجاری کے پاس چلو۔ اس لئے کہ طوفان عورتوں کا اپنے کمرے میں آنا پسند نہیں کرتا۔“

یونانف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”میری بیوی یہیں رک کر میرا انتظار کرے گی۔“

اس کے ساتھ ہی پجاری زیوس دیوتا کے بت کی صفائی میں مصروف دیوداسیوں کی طرف گیا اور بڑی رازداری کے ساتھ ان سے گفتگو کرنے لگا۔

یونانف نے اپنے پہلو میں کھڑی یوام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ”تم یہیں رک کر میرا انتظار کرو۔ وہ پجاری یہاں کام کرنے والی دیوداسیوں کو تلقین کرنے گیا ہے کہ میرے بعد وہ تمہارا خیال رکھیں۔ میں جلد ہی لوٹ آؤں گا۔ تم فکر مند نہ ہونا۔“ یونانف کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔ کیونکہ وہ پجاری دیوداسیوں کو کچھ سمجھانے کے بعد واپس آ گیا تھا۔ اس کے ساتھ کچھ دیوداسیاں بھی تھیں۔ جنہوں نے بڑی خوش طبعی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یوام کو اپنے حلقے میں لے لیا۔

## مغرب تعویذات

Ph: 01336-224027 (O)

222701 (R)

یاد رکھئے کہ ہر معاملہ میں مؤثر حقیقی صرف خدا کی ذات ہے اور وہی جس کے لئے چاہتا ہے دواؤں، دعاؤں اور تعویذات میں اثر پیدا کر دیتا ہے۔

**خاتم مقطعات:** - حروف مقطعات کندہ کی ہوئی چاندی کی انگوٹھی، بزرگوں کے تجربہ میں آیا ہے کہ یہ انگوٹھی خیر و برکت، رزقِ حلال، روزگار، بحر و جادو سے حفاظت، برائی درجات، تسخیر حکام، مقدمات میں کامیابی، دشمنوں کے شر سے نجات اور بچوں کے رشتے، عمل صالح کی توفیق اور دیگر ضرورتوں کے لئے حکم خداوندی سے بہت مؤثر ہے، یہ انگوٹھی صرف مسلمانوں کے لئے ہے، ناپاکی کی حالت میں اور بیت الخلاء کے وقت استعمال کی اجازت نہیں۔ ہدیہ مختلف سائز اور وزن میں 80/- سے 125/- تک۔

**لاکٹ:** - حروف مقطعات سے تیار شدہ یہ لاکٹ خواتین کے لئے ہے جو انگوٹھی استعمال نہ کرنا چاہیں وہ لاکٹ استعمال کر سکتی ہیں۔ ہدیہ 80/- روپے

**خاتم عزیز:** - مندرجہ بالا ضرورتوں کیلئے ”عزیز“ کے حروف کا نقش جسے غیر مسلم برادرانِ وطن کیلئے تیار کیا جاتا ہے، ہدیہ مختلف سائز اور وزن میں 80/- سے 125/- تک

**مدنی تختی:** - بچوں کے اگلے میں ڈالنے کے لئے چاندی کی تختی ام العصبیان، مسان، نظر بد اور ہر طرح کے شیطانی اثرات سے بچوں کی حفاظت کے لئے اکابر دیوبند

کے مجربات میں سے ہیں۔ ہدیہ 40/- روپے

**لوح عزیز:** - ہر طرح کے بے ہوشی کے دوروں کے لئے تانبے کی تختی جو حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے خاندانی مجربات میں سے ہے۔ ہدیہ 20/- روپے

**نوٹ:** - ڈاک کے ذریعے منگوانے پر پیکنگ کا خرچ اور محصول ڈاک بذمہ طلب گار ایک پیکٹ میں کئی عدد منگوانے پر کفایت رہتی ہے۔

برائے کرم لفافے پر درو پے کا ڈاک ٹکٹ لگا کر تفصیلی کتابچہ (Catalogue) مفت حاصل کریں۔

۳۵ سال سے آپ حضرات کی خدمت کرنے والا ادارہ (زیر نگرانی حضرت مولانا ریاست علی صاحب اسٹاذ حدیث دارالعلوم دیوبند)

**کاشانہ رحمت:** - افریقی منزل قدیم، محلہ شاہ ولایت، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی

**KASHANA-E-RAHMAT**

AFRIQUI MANZIL, QADEEM MHO. SHAH WILAYAT,  
NEAR CHATTA MASJID, DEOBAND (SAHARANPUR) 247554



جہالت و گمراہی کے گھپ اندھیروں میں ایک چراغ کی طرح جل رہا ہے۔ اس چراغ کی روشنی گھر گھر پہنچانے میں ہمارا تعاون کیجئے۔

### تعاون کی صورتیں

- ماہنامہ طلسماتی دنیا کے خریدار بنئے۔
- ماہنامہ طلسماتی دنیا کے خریدار بنائیے۔
- مکتبہ روحانی دنیا، دیوبند کی کتابیں خریدئے
- مکتبہ روحانی دنیا کی کتابیں خرید کر لائبریریوں کو دیجئے یا اپنے حلقہ احباب میں تقسیم کیجئے
- ماہنامہ طلسماتی دنیا کی لائف ممبری قبول کیجئے۔
- ماہنامہ طلسماتی دنیا کے لئے اشتہارات فراہم کیجئے۔

ہم آپ کے تعاون کے منتظر ہیں گے

المعلن

منیجر: ماہنامہ طلسماتی دنیا، دیوبند یو پی



# طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

## دارالعلوم نے پورے کرہ ارض کو سیراب کیا ہے ایشیا کی قدیم درس گاہ میں مولانا فضل الرحمن کا خطاب

دیوبند ۲۱ مئی (اشرف عثمانی) (ایس این بی) پاکستان حزب اختلاف کے لیڈر اور جمعیت علماء اسلام کے صدر مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ پاکستان میں ہماری حکومت آتی ہے تو ہماری خارجہ پالیسی امن و سلامتی اور دوستانہ رویوں پر مبنی ہوگی۔ مولانا فضل الرحمن دارالعلوم وقف دیوبند میں اخباری نمائندوں سے گفتگو کر رہے تھے۔ مولانا نے کہا کہ ہندو پاک کے مابین تعلقات بہتر ہو رہے ہیں لیکن ”پیس پروسیس“ میں اور زیادہ گرمی اور تیزی آنی چاہئے۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ ہم امریکہ کے بھی دشمن نہیں ہیں، ہمارا مقصد امن عالم کو فروغ دینا ہے۔ انہوں نے اشارتاً کہا کہ امریکہ کو اپنی اسلام مخالف پالیسی کو بدل دینا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کہنا غلط ہے کہ پاکستان میں مدارس اسلامیہ پر کسی قسم کی پابندی ہے، پاکستان حکومت یہ واضح کر چکی ہے کہ وہاں مدارس میں کسی قسم کی دہشت گردی نہیں ہے۔ قبل ازیں دارالعلوم دیوبند کی مسجد رشید میں منعقدہ استقبالیہ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ دارالعلوم دیوبند نے ہمیں امن و سلامتی، محبت و اخوت اور انسانی دوستی کا درس دیا ہے، ہم اسی مشن سے وابستہ ہیں۔ مولانا نے کہا کہ دارالعلوم نے پورے کرہ ارض کو سیراب کیا ہے اور انسانیت کو اس فریضہ سے آگاہ کیا ہے۔ مولانا فضل الرحمن کی قیادت میں پاکستان کا نور کنی وفد آج کل دیوبند آیا ہوا ہے۔ پاکستان کے رکن پارلیمانی ڈاکٹر خالد محمود نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی استعمار مسلمانوں کو ختم کر دینا چاہتا ہے لیکن یہ ظلمت اب جلد ہی ختم ہو جائے گی اور صبح کا سورج جلد نمودار ہوگا۔ قابل ذکر ہے کہ دارالعلوم وقف دیوبند میں منعقدہ پروگرام میں دونوں اداروں کے ذمہ داران اور طلبہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

### غزہ پٹی میں تشدد کا معاملہ

## حماس سے بات چیت ایک ہفتہ میں : عباس

شرم الشیخ ۲۱ مئی (اے پی) فلسطینی صدر محمود عباس نے کہا ہے کہ وہ غزہ پٹی میں تشدد پر روک لگانے کے لئے ایک ہفتہ کے اندر حماس کے رہنماؤں سے بات چیت شروع کریں گے۔

مصر کے بحر احمر کی ساحل پر آباد اس آرام گاہ میں عالمی اقتصادی فورم کے موقع پر ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے عباس نے کہا کہ ”یہ بحران ہے۔ ہمیں اس کا حل تلاش کرنا ہے۔ آئندہ چار یا پانچ دنوں میں بات چیت شروع کی جائے گی۔“ فلسطینی صدر نے کہا کہ ان کے عوام کے پاس اسرائیل سے امن چاہنے کے علاوہ آگے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ محمود عباس نے کہا کہ ”میرے پاس امن کی راہ کے علاوہ کوئی اور متبادل نہیں ہے۔ امن کے لئے ہمارے ہاتھ بڑھ رہے ہیں گے۔ امن ہمارا واحد متبادل ہے۔“ ☆



# TILISMATI DUNIYA

(URDU MONTHLY)

ABULMALI, DEOBAND-247554 (U.P.)

R.N.I.66796/92, RNP/SHN/139/2006-08

ماہنامہ  
طلسماتی دنیا  
دوبہار

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے خصوصی نمبرات

ہمراؤ نمبر



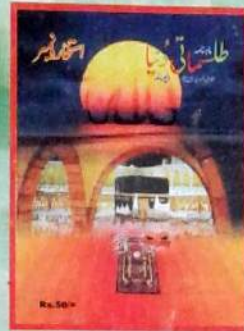
Rs.50/=

آراضِ جنماتی نمبر



Rs.50/=

استخارہ نمبر



Rs.50/=

روحانی ڈاک نمبر



Rs.40/=

روحانی مسائل نمبر



Rs.50/=

جنات نمبر



Rs.40/=

حاضرات نمبر



Rs.50/=

شیطان نمبر



Rs.40/=

جادو ٹونا نمبر



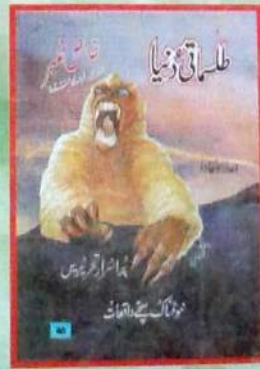
Rs.60/=

موکلات نمبر



Rs.50/=

خاص نمبر



Rs.50/=

عملیاتِ محبت نمبر



Rs.80/=

DESIGNED BY DANISH AAMRI MOB. 9359230354